شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تالیف لطیف

الکلم الطیب

کا شیخ البانی رحمہ اللہ کی تحقیق وتخریج کے بعد اردو ایڈیشن



مسنون دعائیں ذکر الٰہی

ترجمہ واضافہ
فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

مکتبہ کتاب وسنت ریحان چیمہ ڈسکہ

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ

اور تمہارے رب نے کہا کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کرتا ہوں

بسم الله الرحمن الرحيم

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی تالیف لطیف **الکلم الطیب** کا شیخ البانی کی تحقیق و تخریج کے بعد اردو ایڈیشن

ذکر الٰہی
مسنون دعائیں

ترجمہ و اضافہ

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

مکتبہ کتاب و سنت
ریحان چیمہ
ڈسکہ

ذکر الٰہی
مسنون دعائیں

ترجمہ و افادہ

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

مکتبہ کتاب و سنت ریحان چیمہ۔ ڈسکہ

بیت السلام پرنٹنگ پریس
رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Email: bait.us.salam1@gmail.com Fb:Baitussalam book store
Mob: 0321-9350001 0320-6666123Tel: 042-37361371

فہرست

باب اول:

قرآنِ کریم سے دعائیں

باب دوم:

حدیث شریف سے دعائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ طبع پنجم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَ نَعُوْذُ بِا للّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَا لِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ!

قارئینِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:

زیرِ نظر کتاب ''مسنون ذکرِ الٰہی، دعائیں'' اس سے قبل ہاتھ کی کتابت سے مختصر انداز میں شائع کی گئی، جس میں صرف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب "الکلم الطیّب" کی اس تلخیص کا اردو ترجمہ تھا جو علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے ''صحیح الکلم الطیّب'' کے نام سے کی تھی۔

دوسرے اڈیشن میں ہم نے اس کے آخر میں قرآنِ کریم کی

چھیاسٹھ (٦٦) صحیح و حسن درجے کی احادیث سے ایک سو ساٹھ (١٦٠) جملہ دو سو چھبیس (٢٢٦) دعاؤں کا ایک معتد بہ انتخاب اور اسمائے حسنیٰ کا مفصل باب بہ طورِ ضمیمہ شامل کر دیا، تاکہ اس میں وہ دعائیں بھی آجائیں جو اس مختصر میں نہیں تھیں اور ساتھ ہی اپنی نگرانی میں اپنے عزیز و فاضل ساتھی مولانا غلام مصطفیٰ فاروق صاحب سے اس کا طویل مقدمہ لکھوایا جو دعا کے آداب، اوقاتِ قبولیت اور مقاماتِ اجابت وغیرہ امور پر مشتمل تھا اور پھر وہ اڈیشن کئی مرتبہ اسی حالت میں شائع ہوتا رہا، اس لیے اس نئے اڈیشن میں اب کئی تبدیلیاں کی گئی ہیں، جن میں سے:

① ایک تو یہ ہے کہ اس مرتبہ ہم اسے کمپیوٹر پر کمپوز کروا کر دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، جس سے اس کی وہ ضخامت جو عموماً ہاتھ کی بے پروائی سے یا اجرت بڑھانے کے لیے کی گئی کتابت کے نتیجے میں آجایا کرتی ہے، وہ تقریباً ایک تہائی کے قریب کم ہوگئی ہے۔

② دوسری تبدیلی یہ کی گئی ہے کہ دعا کے متعلقات پر مشتمل اس طویل مقدمے کا انتہائی مختصر خلاصہ اس اڈیشن میں ذکر کر

دیا ہے جو اس سے پہلے اڈیشن کے صفحہ ۲۰ تا ۹۰ یعنی اکہتر (۷۱) صفحات پر مشتمل تھا۔ البتہ اُس مقدمے کے مواد میں بہ کثرت مفید اضافوں کے ساتھ اُسے الگ کتاب (آدابِ دعا شرائطِ قبولیت، اوقات، مقامات، مستجاب الدعوات) کے نام سے شائع کر دیا ہے، جو اب اسّی (۸۰) سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَمِنْہُ التَّوْفِیْقَ وَالْقَبُوْلَ.

یہ زیر نظر اڈیشن سلطنت عمان میں مقیم بعض مخیّر حضرات کے خرچ پر شائع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں اور ان کے والدین کو دنیا اور آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابو عدنان محمد منیر قمر

۱۵/ ۹/ ۱۴۳۸ھ ترجمان سپریم کورٹ، الخبر

۱۱/ ۶/ ۲۰۱۷ء وداعیہ متعاون مراکزِ دعوت وارشاد

الخبر، الدمام، الظہران، سعودی عرب

آدابِ دعا

قبولیّت کی شرائط، اوقات، مقامات، مستجاب الدعوات

آج امتِ مسلمہ سخت زبوں حالی میں مبتلا اور ہر طرف سے مشکلات میں گھری ہوئی ہے۔ اسے طرح طرح کے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ امت کے افراد کی تعداد ڈیڑھ ارب کے قریب ہوچکی ہے۔ بے شمار لوگ شب و روز امت کے حالات بہتر ہونے، مسلمانوں کے معزز ہونے، کفار کے تسلّط و اقتدار کے خاتمے اور مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کی بازیابی کی دعائیں کرتے رہتے ہیں، مگر تا حال حالات میں کوئی واضح فرق نظر نہیں آرہا۔ آخر ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہو رہی ہیں؟

اس بات پر غور و خوض کرنے کے لیے اور دعاؤں کی قبولیّت کے لیے چند چیزوں کا پیشِ نظر رہنا اشد ضروری ہے،

مثلاً اہمیّت و فضیلتِ دعا، آدابِ دُعا، شرائطِ قبولیت، مقامات و اوقاتِ دعا اور مستجاب الدعوات لوگ وغیرہ۔

① اہمیّت و فضیلتِ دعا:

دعا کی اہمیت یہی کیا کم ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک صحیح حدیث میں اسے ''عبادت'' قرار دیا ہے، جبکہ ایک دوسری صحیح حدیث میں اسے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ قدر چیز بتایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جابجا دعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ خوف و رغبت کے ساتھ ہمیں پکارتے (دعائیں کرتے) تھے۔ ایسے ہی نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ دعا نہ مانگنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔

اب آیئے قبولیتِ دعا کی شرائط، دعا کے آداب، اوقات و مقاماتِ قبولیتِ دعا اور مستجاب الدعوات و غیر مستجاب الدعوات لوگوں کا مختصر تذکرہ کر دیں اور جنھیں اس سارے مضمون سے متعلقہ آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ ﷺ کے دلائل اور دیگر تفصیلات مطلوب ہوں، وہ ہماری متعلقہ مشار الیہ کتاب کا مطالعہ کرلیں جو کہ الحمد للہ کافی مفصّل و مدلّل اور مطبوع ہے:

شرائطِ قبولیتِ دعا:

① اکلِ حرام سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

② خلوصِ کامل اور حضورِ قلب سے دعا کی جائے۔

③ اپنا عقیدۂ توحید ورسالت صحیح ہو۔

④ فرائض ادا کرنے اور کبائر سے اجتناب کیا جائے۔

آدابِ قبولیتِ دعا:

① دعا کرنے والا طہارت و وضو سے ہو۔

② بہ وقتِ دعا بھی استقبالِ قبلہ مفید ومطلوب ہے۔

③ دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھا کر دعا کریں۔

④ اللہ کی حمد وثنا اور درود وسلام سے دعا کی ابتدا کریں۔

⑤ توبہ واقرارِ گناہ دعا کی قبولیت کا نسخہ ہے۔

⑥ اپنے اعمالِ صالحہ کو وسیلہ کے طور پر دعا کے شروع میں ذکر کریں۔

⑦ اللہ کے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ دعا کریں۔

⑧ پہلے اپنے لیے دعا کرنا چاہیے، پھر دوسروں کے لیے کریں۔

⑨ جامع دعا مانگیں، جس میں دنیا وآخرت کی بھلائی مانگیں۔

(۱۰) مخفی طریقہ سے دعا کریں۔

(۱۱) دعائیہ کلمات میں اصرار وتکرار کرنا شانِ عبودیت و بندگی ہے۔

(۱۲) کثرت سے دعا کرتے رہنا افضل ہے۔

(۱۳) مسنون الفاظ سے دعا کرنا افضل ہے۔

(۱۴) معصیت و گناہ کے کام کی دعا نہیں کرنی چاہیے۔

(۱۵) قبولیتِ دعا کے لیے بے صبری کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہیے۔

(۱۶) دعا میں یہ شرط نہ رکھیں کہ تو چاہے تو قبول کر لے، بلکہ یقین کے ساتھ طلب کریں۔

(۱۷) امام کو اجتماعی دعا میں اپنے آپ کو خاص نہیں کرنا چاہیے۔

(۱۸) دعا کرتے وقت حد سے تجاوز اور مبالغہ آمیزی نہ کریں۔

(۱۹) صالح لوگوں سے دعا کی درخواست کرنا جائز ہے۔

(۲۰) موت کی دعا نہیں کرنا چاہیے۔

(۲۱) دعا مانگتے وقت رونا اور آنسو بہانا روا ہے۔

(۲۲) دعا کے آخر میں آمین کہنا باعثِ قبولیت ہے۔

(۲۳) دعا (خصوصاً قنوت) کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

اوقاتِ اجابت وقبولیّتِ دعا:

① حالتِ سجدہ۔
② ہر رات کی ایک مخصوص ساعت۔
③ نیم شب (آدھی رات)۔
④ رات کا آخری تہائی حصّہ۔
⑤ رات کو اچانک بیداری کے وقت۔
⑥ بوقتِ اذان۔
⑦ بوقتِ اقامت۔
⑧ اذان و اقامت کے مابین۔
⑨ لیلۃ القدر۔
⑩ گھمسان کی جنگ کے دوران۔
⑪ جہاد کے لیے صف بندی کے وقت۔
⑫ دورانِ بارش۔
⑬ جمعہ کے دن کی ایک خاص گھڑی۔
⑭ جمعہ کی (جمعرات اور جمعہ کے درمیان والی) رات۔
⑮ فرض نماز کے بعد مگر اجتماعی دعا کا التزام ثابت نہیں ہے۔

⑯ تلاوتِ قرآن کے بعد۔

⑰ دینی اجتماع کے دوران۔

⑱ یومِ عرفہ (۹ ذوالحجہ)۔

⑲ سحری کے وقت۔

⑳ جب امام ﴿ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ کہے۔

㉑ مُرغ کی بانگ سنتے وقت۔

㉒ روزہ افطار کرتے وقت۔

㉓ طواف کی دو رکعتوں کے بعد۔

㉔ آبِ زمزم پیتے وقت۔

مستجابُ الدعوات لوگ:

① والدین کی دعا اپنی اولاد کے لیے۔

② نیک اولاد کی دعا اپنے والدین کے لیے۔

③ مظلوم و مجبور لوگ۔

④ مسافر۔

⑤ روزہ دار۔

⑥ امامِ عادل (نیک حاکم)۔

⑦ اللہ کا بہ کثرت ذکر کرنے والا۔

⑧ کسی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے دعا کرنے والا۔

⑨ اذان کا جواب دینے کے بعد دعا کرنے والا۔

⑩ حاجی۔

⑪ عمرہ کرنے والا۔

⑫ مجاہد فی سبیل اللہ۔

غیر مستجابُ الدعوات لوگ:

① غلط عقیدے والا یا مشرک۔

② غیر مخلص و غافل دل شخص۔

③ جس کی روزی حلال نہ ہو۔

④ وہ شخص جو فرایض و واجباتِ دینیہ کو ادا نہ کرتا ہو۔

⑤ بدچلن و بدکردار بیوی کا شوہر (دیّوث)۔

⑥ مالی معاملات میں لاپرواہی برتنے والا۔

⑦ مال و دولت نا اہل لوگوں کے سپرد کرنے والا۔

مقاماتِ قبولیّتِ دُعا:

① بیت اللہ شریف کے اندر۔

②، ③ صفا ومروہ پر۔

⑤، ④ جمرۂ صغریٰ و وسطیٰ کے پاس۔

⑥ مزدلفہ میں مشعر الحرام نامی پہاڑی کے پاس۔

⑦ ملتزَم (حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کی درمیانی جگہ) کے پاس۔

⑧ مطاف (جائے طواف و مسجدِ حرام)۔

⑨ مسعیٰ (صفا و مروہ کے مابین جائے سعی)۔

⑩ میدانِ عرفات۔ ⑪ مزدلفہ۔

⑫ منیٰ۔ ⑬ مسجدِ نبوی۔

⑭ مسجدِ اقصیٰ۔

اس کتاب کی طباعت واشاعت کے سلسلے میں جناب عصمت امین خواجہ صاحب [ترکی ٹریڈنگ اینڈ کنٹریکٹنگ کمپنی، فاؤنڈیشنز کنسٹرکشنز، الخبر] اور کمپوزنگ اور سیٹنگ میں جن احباب نے تعاون کیا ہے، ہم ان سب کے شکر گزار ہیں۔

اسی طرح ہم اپنے اشاعتی ادارہ مکتبہ کتاب و سنت ریحان چیمہ سیالکوٹ، پاکستان کے مدیر مولانا غلام مصطفیٰ فاروق کے بھی شکر گزار ہیں جنھوں نے اس کتاب کی طباعت و اشاعت،

تزئین و آرائش پر خوب محنت کی ہے اور کتاب کو ظاہری و معنوی محاسن سے آراستہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انھیں دنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہماری اس کتاب کو شرفِ قبول سے نوازے اور اسے ہمارے اور ہمارے والدین کے لیے اجر و ثوابِ دارین کا ذریعہ بنائے۔ آمین

تمام قارئینِ کرام سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لیے بھی خیر و برکت اور ہمارے والدین کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا ضرور فرمائیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَعَافِھِمْ وَاعْفُ عَنْھُمْ وَاَدْخِلْھُمُ الْجَنَّةَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابوسلمان محمد منیر قمر نواب الدین

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر — ۲/۵/۱۴۲۵ھ

داعیہ متعاون مراکزِ دعوت و ارشاد — ۲۰/۶/۲۰۰۴ء

الخبر، الدمام، الظہران، سعودی عرب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نگاہِ اوّلیں

ذکرِ الٰہی روح کی غذا اور دِل کی دوا ہے۔اس حقیقت کو اللہ رب العزت نے قرآن میں ﴿ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ﴾ کہہ کر واضح فرمایا ہے کہ

''ذکرِ الٰہی: اطمینانِ قلبی کا ذریعہ ہے۔''

اذکار کی طرف راہنمائی کرنے والی بے شمار کتابیں موجود ہیں، جن میں سے اکثر کتابوں پر مخصوص خانقاہی نظام کی چھاپ اور تصوّف کا رنگ غالب ہے۔ چلّہ کشیوں (تربیتِ روح اور تہذیبِ نفس کے عجیب و غریب طریقوں کی بھرمار ہے۔ کشف و کرامات کی ناقابلِ یقین حکایات کے طومار لگا دیے گئے ہیں۔''بزرگوں'' کے فرمودات، اذکار، اور اوراد و وظائف کا تذکرہ بڑی شد و مد سے ہے، مگر قرآن کریم اور حدیثِ رسول ﷺ کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھا گیا۔

آج اس موضوع پر ہینڈ بل، پمفلٹ، رسالہ، پاکٹ بک، کتابچہ اور کتاب گویا ہر سائز میں اتنا مواد موجود ہے کہ کسی کے بس میں نہیں کہ ان میں سے صحیح کتاب کا انتخاب کر سکے۔ یہاں تک کہ بعض تو ایسے ہیں، جن مٰیں مسنونہ و ماثورہ ادعیہ و اذکار کم اور جعل سازی کے شاہکار زیادہ ہیں، مگر ایسے اوراد و وظائف کے ساتھ ایسی داستانیں اور اسناد وابستہ کر دی گئی ہیں کہ کسی ''عقیدت مند'' کو اس کے خود ساختہ، من گھڑت، موضوع اور جعلی ہونے کا کہو تو ممکن ہے کہ وہ اسی وقت آپ کے لیے اپنی آستینیں چڑھا لے۔ درودِ تاج، درودِ ہزارہ، درودِ لکھی، نادِ علی، لی خمسہ، شش ہیکل، گنج العرش اور عہد نامہ جیسے لاتعداد اوراد و اذکار جو نہ صرف نظر ثانی کے محتاج، بلکہ محض محلِ نظر ہی نہیں بعض تو مشرکانہ بھی ہیں۔

اِن کے علاوہ جن کتب میں اس موضوع کے تحت احادیثِ رسول ﷺ کو اہمیت دی گئی ہے۔ بدقسمتی سے ان احادیث کی صحت و عِلّت پر خصوصی توجہ نہیں دی گئی، بلکہ رطب و یابس جمع کر دیا ہے جن میں سے بعض میں تو موضوع احادیث تک بھی موجود ہیں۔

ایسے تمام عیوب سے مصفّٰی و منقّٰی اور مبرّا کتاب ''صحیح الکلم الطیّب'' کا اُردو اڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے، جو شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی مشہور تالیف ''الکلم الطیّب'' کا اختصار ہے۔امام صاحب نے دو سو ترپن (۲۵۳) احادیث کتاب میں شامل کی تھیں اور دورِ حاضر کے عظیم محقق و محدّث شیخ البانی نے تحقیقِ دقیق کے بعد ان میں سے محلِ نظر احادیث کو حذف کر کے ۱۹۵ احادیث پر مشتمل اس مختصر کو ''صحیح الکلم الطیّب'' کا نام دے دیا ہے۔

قارئینِ کرام کے ذہن میں یہ سوال آسکتا ہے کہ شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ جیسے جلیل القدر عالم و فاضل جن کے تبحرِ علمی کا یہ عالم ہے کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کے متعلق یہاں تک کہہ دیا ہے:

''كُلُّ حَدِيْثٍ لَا يَعْرِفُهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فَلَيْسَ بِحَدِيْثٍ''

''ہر وہ حدیث جسے ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ نہیں جانتے وہ حدیث ہی نہیں۔''

تو پھر ان کی کتاب میں محلِ نظر احادیث کیسے آگئیں؟ جبکہ حدیث کے متعلق ان کا مذہب یہ ہے:

"لَمْ يَقُلْ اَحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ اَنَّهٗ يَجُوْزُ اَنْ يُّجْعَلَ الشَّيْءُ وَاجِبًا اَوْ مُسْتَحَبًّا بِحَدِيْثٍ ضَعِيْفٍ وَمَنْ قَالَ هٰذَا فَقَدْ خَالَفَ الْاِجْمَاعَ"[1]

''ائمہ میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ ضعیف حدیث کے ساتھ کسی کام کو واجب یا مستحب قرار دینا جائز ہے اور جس نے یہ کہا اس نے اجماع کی مخالفت کی۔''

اس سوال کا مفصل جواب شیخ البانی رحمہ اللہ نے ''الکلم الطیّب'' کی تحقیق کے مقدمہ (ص: ۱۲ تا ۱۷) میں دیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے:

اوّلاً: مؤلّف نے ان احادیث میں سے بعض کو ''وَيُذكر'' کے صیغے سے وارد کیا ہے اور اصطلاحِ محدّثین میں مجہول کا صیغہ ضعیف احادیث کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح حدیث وارد کرنے سے پہلے ضعفِ حدیث کی طرف اشارہ کر دینا ایک انتباہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

ثانیاً: کسی بھی عالم سے یہ تو ممکن نہیں کہ تمام احادیثِ رسول ﷺ کی

[1] القاعدة الجليلة (ص: ٩٧)

تصحیح و تضعیف وہ خود ذاتی طور پر کر سکے، بلکہ کبھی بعض متقدمین کی تحقیق پر اعتماد کر لیا جاتا ہے۔ اگر کسی حدیث میں ان کی تحسین و تضعیف تساہل کا شکار ہوگئی ہو تو تابع بعض ایسے اغلاط کو اعتماد کی بنا پر نقل کر لیتا ہے، جیسے کہ امام صاحب سے بھی کہیں کہیں ہو گیا ہے۔ وَالْعِصْمَةُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ.

ثالثاً: محسوس ہوتا ہے کہ اس کتاب کا مواد امام نووی رحمہ اللہ کی "کتابُ الأذکار" سے اخذ کیا گیا ہے، جب کہ اس میں احادیث کی تحقیق کی ضرورت نہیں سمجھی گئی اور امام نووی رحمہ اللہ بعض دیگر علما کی طرح فضائل، ترغیب و ترہیب اور مناقب میں ضعیف احادیث لانے کا تساہل کرتے ہیں، بشرطیکہ وہ موضوع نہ ہوں۔

ان باتوں کے علاوہ یہ حقیقت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی انسان معصوم عن الخطا نہیں۔

صدیوں پرانی بات ہے کہ امامِ دار الہجرۃ امام مالک رحمہ اللہ نے کہا تھا:

"مَا مِنَّا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا رَدَّ وَرُدَّ عَلَيْهِ اِلَّا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ صلی اللہ علیہ وسلم"

''کوئی انسان ایسا نہیں، جس کی تردید ناممکن ہو، سوائے اس قبر کے مدفون (رسول اللہ) ﷺ کے۔''

لہٰذا امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب میں ضعیف احادیث کا آجانا خارج از امکان اور انہونی بات نہیں ہے۔

''صحیح الکلم الطیّب'' کے اُردو اڈیشن ''مسنون ذکرِ الٰہی'' کی اس پہلی طباعت اور لوجہ اللہ تقسیم کا اہتمام U.A.E کے معروف خاندان ''باقرین'' کے سرخیل اور داعی الی اللہ جناب الحاج محمد سعید باقرین کے پسران جناب الحاج عامر محمد سعید باقرین اور علی محمد سعید باقرین نے کیا ہے۔ خود مرحوم سعید ۔تغمّده الله في جوار رحمة۔ نے عربی و اسلامی کتب کے علاوہ عرب علاقوں میں موجود اُردوخوان حضرات کے لیے بہت سا اُردو اسلامی لٹریچر بھی طبع کرا کر فی سبیل اللہ تقسیم کیا ہے جو چھوٹی بڑی ڈھائی درجن سے زیادہ کتابوں پر مشتمل ہے۔ وہ اس کارِ خیر میں مسلسل کوشاں تھے مگر عمر نے وفا نہ کی۔ عمرہ کر کے لوٹ رہے تھے کہ ۲۳ رمضان المبارک

۱۴۰۰ھ کو الریاض کے قریب ان کی گاڑی اُلٹ گئی اور وہ اس جانکاہ حادثہ سے جانبر نہ ہو سکے۔ ع

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

مرحوم کی اولاد میں بھی اپنے والدِ گرامی کے مشن کو جاری و ساری رکھنے کا جذبہ جواں ہے۔ وہ فقید الدعوۃ باپ کے لگائے ہوئے اس پودے کو مسلسل سینچتے رہنے کا عزم رکھتے ہیں اور یہ پیش کش اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابو عدنان محمد منیر قمر

۱/۱۱/۱۴۰۰ھ ترجمان اسلامک لاء کورٹ اُم القیوین

۱۱/۹/۱۹۸۰ء ص۔ب: ۳۰

دولۃ الامارات العربیہ المتحدہ

تقدیم

مُحدّث العصر فضیلۃ الشیخ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ!

فاضل دوست جناب پروفیسر زہیر الشاویش ''صاحب المكتب الإسلامي'' نے خواہش ظاہر کی کہ میں شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب ''الکلم الطیّب'' کو مختصر کروں، جس پر میں نے حاشیہ لکھا تھا اور احادیث کی تخریج کی تھی اور انھوں نے ۱۳۸۵ھ میں اسے طبع کیا تھا۔ جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا.

میں نے ان کی اس خواہش کو مفید اور مبارک ۔ان شآء اللہ تعالیٰ۔ سمجھتے ہوئے یہ ذمے داری قبول کر لی۔ اس مختصر اڈیشن میں بھی قارئینِ کرام کے بھرپور تعاون کی خاطر وہ نصیحت دُہرا دیتے ہیں جو اس اصل مفصل کتاب کے مقدمہ (ص:١٦) میں ہے۔ اس میں ہم نے لکھا تھا:

''میں ہر اس شخص کو نصیحت کرتا ہوں، جو اس کتاب یا اس جیسی دیگر کتب کو پڑھے کہ وہ اس میں موجود احادیث پر عمل کرنے کے لیے جلد بازی نہ کرے، بلکہ پہلے صحت و ثبوت کی تحقیق کر لے اور یہ کام ہم نے حاشیہ لکھ کر بہت آسان کر دیا ہے۔ پس ان میں سے جو جو احادیث صحیح و ثابت ہیں، ان پر عمل کرے اور ان پر سختی سے کار بند رہے ورنہ ترک کر دے۔ ان میں سے جو احادیث ثابت ہیں عابد و ذاکر کے لیے وہی کافی ہیں، بلکہ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ جو مسلمان نبی اکرم ﷺ سے ثابت صرف صحیح دُعاؤں اور اذکار اور ان پر عمل پیرا ہو، بلاشبہ وہ ﴿الذّٰكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَّالذّٰكِرٰتِ﴾ میں سے ہے۔''

اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ لوگوں کے سامنے نبی اکرم ﷺ کی صاف و صحیح سُنّت پیش کرنا، جس میں محدّثینِ کرام کے نزدیک غیر ثابت شدہ روایات نہ ہوں، بہت مفیدِ مطلب، سہولت بخش اور زیادہ قابلِ قبول ہے اور وہ سُنّت پیش کرنے سے بدرجہا بہتر ہے، جس میں ایسی روایات ہوں، جن کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف صحیح ثابت نہیں اور خاص طور پر اذکار و اوراد کی کتابوں کا یہی حال ہے، اگرچہ مولّفین اس سے واقف ہیں اور صحیح وضعیف کی اچھی طرح تمیز کر سکتے ہیں، جیسا کہ ہم نے "الکلم الطیّب" کی تحقیق میں کیا ہے۔ بلاشبہہ غیر ثابت شدہ روایات سے پاک و صاف سُنّت عوام تک پہنچانا زیادہ فائدہ مند ہے، جبکہ ان کے لیے حفظ کرنے اور اس پر عمل کرنے کے اعتبار سے آسان ترین بھی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ میں نے اپنی کئی کتابوں میں یہی منہج اختیار کیا ہے، جن میں سے "صحیح ابی داود اور صحیح الترغیب والترہیب" ہیں۔ جنھیں اللہ تعالیٰ نے پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا ہے اور پھر "صحیح الجامع الصغیر و زیاداتہٗ" ہے، جس کی پہلی

اور دوسری جلد طبع ہو چکی ہے اور ''ضعیف الجامع الصغیر و زیاداته'' بھی ہے۔ اسی بنا پر المکتب الاسلامی کے ساتھ طے پایا کہ ہم ''الکلم الطیّب'' کا نئے انداز سے ''صحیح الکلم الطیّب'' کے نام سے اڈیشن شائع کریں، جو غیر ثابت شدہ روایات سے مصفّیٰ و منقّیٰ ہو۔ عنوانات میں سے لفظ ''فصل''، عند الامکان حدیث کے راوی صحابی کا نام، حدیث کے مخرِجین ائمہ کے نام [1] اور تعلیقات حذف کر دی ہیں جو اس ''الصحیح'' میں مناسب نہ تھیں۔

وَاللّٰهَ تَعَالٰی اَسْئَلُ اَنْ یَّتَقَبَّلَ مِنَّا وَیَنْفَعُ بِهِ الْمُسْلِمِیْنَ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ

(فضیلۃ الشیخ) محمد ناصر الدین الالبانی

بیروت ۲۶ رشوال ۱۳۹۰ھ

---

[1] حوالے کے طور پر مخرجین ائمہ کرام کے نام ہم نے اس اردو اڈیشن میں پھر سے دے دیے ہیں، تا کہ اصل کتاب ''الکلم الطیّب'' کی عدم موجودگی میں تشنگی نہ رہے۔ (قمر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضیلتِ ذکر

قرآن کے آئینے میں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَشْرَفِ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَكَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی، وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ﴾

[الأحزاب: ۷۰۔ ۷۱]

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صحیح سیدھی بات کہو، وہ تمھارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا۔''

❁ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾

[الفاطر: ۱۰]

''اس کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور نیک عمل انھیں بلند کرتا ہے۔''

❁ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي﴾ [البقرۃ: ۱۵۲]

''تم میرا ذکر کرو میں تمھیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو۔''

❁ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا﴾ [الأحزاب: ٤١]

''اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو۔''

❁ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ﴾ [الأحزاب: ۳۵]

''اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں (ان کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم ہے)۔''

❁ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ ﴾

[آل عمران: ۱۹۱]

''وہ لوگ (عقل مند ہیں) جو اللہ کا کھڑے، بیٹھے اور کروٹ کروٹ ذکر کرتے ہیں۔''

❁ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴾

[الأنفال: ٤٥]

''جب تمھارا دشمن کی جماعت سے سامنا ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو۔''

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ﴾ [البقرة: ٢٠٠]

''جب تم اپنے مناسکِ (حج) پورے کر لو تو اپنے آبا و اجداد کے ذکر کی طرح یا اس سے بھی زیادہ اللہ کا ذکر کرو۔''

❁ رب العزّت نے فرمایا ہے:

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَآءِ الزَّكٰوةِ﴾ [النور: ٣٧]

''(ایسے لوگ قیامت سے ڈرنے والے ہیں) جنھیں تجارت اور خرید و فروخت ذکرِ الٰہی، نماز قائم کرنے اور زکات ادا کرنے سے غافل نہیں کرتے۔''

❁ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِينَ﴾ [الأعراف: ٢٠٥]

''اور صبح و شام اپنے دِل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ بغیر آواز کیے اپنے رب کا ذکر کریں اور غافلوں میں سے نہ ہوں۔''

فضیلتِ ذکر

حدیث کی روشنی میں

تمام اعمال کا سرتاج:

1- رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''کیا میں تمھیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں جو تمھارے اعمال میں سے بہترین عمل اور تمھارے رب کے نزدیک بہت مقبول و پاکیزہ، تمھارے درجات کو زیادہ بلند کرنے والا، تمھارے لیے فی سبیل اللہ سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر اور جو تمھارے لیے اس سے بھی بہتر ہے کہ تمھارا دشمن سے سامنا ہو، تم اسے تہِ تیغ کرو اور وہ تمھاری گردن زنی کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذکرِ الٰہی۔''[1]

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٣٧٧) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٧٩٠) امام حاکم نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

2- نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''مفرِّدین سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مفرّدین کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ﴾ [الأحزاب: ٣٥] [1]

''اللہ کا ذکر بہ کثرت کرنے والے مرد اور عورتیں۔''

3- حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! شرائع ایمان (احکامِ الٰہی) کی کثرت ہے، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جس سے میں مسلسل چمٹا ہی رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اپنی زبان ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رکھو۔'' [2]

زندہ اور مُردہ؟

4- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور ذکر نہ کرنے والے کی

(1) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٦٧٦)

(2) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٣٧٥) وقال: "حسن"

مثال زندہ اور مُردہ کی ہے۔"[1]

5- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت و نقصان ہوگا اور جو کسی بستر پر لیٹے اور اس پر اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر بھی حسرت و نقصان ہے۔"[2]

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٤٠٧)

[2] سنن أبي داوٗد، رقم الحديث (٤٨٥٦)

فضیلتِ تحمید و تہلیل و تسبیح

دس غلام آزاد کرنے کا ثواب:

6- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے ایک دن میں سو مرتبہ کہا:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے حقیقی بادشاہی اور تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

تو اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس سے سو برائیاں مٹائی جائیں گی۔ یہ کلمہ اس کے لیے شام تک شیطان سے حفاظت کا

اس کے جس نے اس سے بھی زیادہ عمل کیا۔"[1]

تمام گناہ معاف؟

7- آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

"جس نے ایک دن میں سو مرتبہ «سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ» کہا، اس سے اس کی تمام خطائیں ختم کر دی جاتی ہیں، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی کیوں نہ ہوں۔"[2]

محبوبِ الٰہی کلمات:

8- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ دو کلمے زبان پر بہت ہلکے، میزان میں بہت بھاری اور رحمان کو بہت محبوب ہیں۔ وہ یہ ہیں:

«سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ»[3]

"اللہ اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک اور عظمت والا ہے۔"

---

(1) صحيح البخاري، رقم الحديث (٣٢٩٣) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٦٩١)

(2) صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٤٠٥) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٦٩١)

(3) صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٤٠٦) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٦٩٤)

دُنیا بھر سے محبوب:

9- رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''میرا یہ کہنا: «سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ» ''اللہ پاک ہے، تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔'' میرے نزدیک ہر اُس شے سے محبوب ترین ہے، جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔''[1]

10- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں چار کلمات محبوب ترین ہیں۔ ان میں سے جس سے چاہے شروع کر لے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

«سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ»[2]

''اللہ پاک ہے، ہر قسم کی سب تعریفیں اُسی کے لیے ہیں، اُس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (٢٦٩٥)

[2] صحیح مسلم، رقم الحدیث (٢١٣٧)

ہزار نیکیاں، ایک ہزار گناہ معاف:

11- نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم میں سے کسی سے اِتنا بھی نہیں ہوسکتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمائے؟ شرکائے مجلس میں سے کسی نے پوچھا: ہزار نیکیاں کوئی کس طرح کمائے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سو مرتبہ اللہ کی تسبیح ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' کہے تو اُس کے اعمال نامہ میں ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا ایک ہزار گناہ معاف کیے جائیں گے۔''[1]

کم خرچ بالا نشیں:

12- اُمّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے گھر سے نمازِ فجر کے بعد باہر گئے اور وہ اپنی جائے نماز پر بیٹھی تھیں۔ سورج نکلے بوقتِ چاشت آپ ﷺ واپس آئے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تو ابھی تک اسی حال میں ہے جس میں مَیں نے تجھے چھوڑا

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (٢٦٩٨)

تھا؟'' انھوں نے کہا: ہاں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں نے تیرے بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں، اگر تیرے آج کے تمام کلمات کے ساتھ ان کا وزن کیا جائے تو یہ سب سے بھاری ہوں گے۔''

وہ کلمات یہ ہیں:

«سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ»[1]

''اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں: اُس کی مخلوقات کی تعداد جتنی، جس سے وہ راضی ہو جائے، جتنا اُس کے عرش کا وزن ہے اور جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔''

13- آپ ﷺ نے ایک اعرابی سے فرمایا: ''یہ کہو:

«لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۷۲٦)

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ »

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے ہر قسم کی بے شمار تعریفیں ہیں اور سب جہانوں کا پروردگار پاک ہے اور اللہ غالب حکمت والے کے فضل کے بغیر مجھ میں نیکی کرنے اور بُرائی سے بچنے کی کوئی طاقت نہیں۔''

اعرابی نے کہا: یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہوئے، میرے لیے کیا ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو:

« اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ »[1]

''اے اللہ! میری بخشش فرما اور مجھ پر رحم کر، مجھے ہدایت دے، بہ خیریت رکھ اور مجھے رزق عطا کر۔''

جنت میں شجر کاری:

14- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں شبِ معراج حضرت

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲٦۹٦)

ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے ملا۔ انھوں نے فرمایا: ''میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور انھیں بتا دینا کہ جنت کی مٹی بڑی عمدہ اور پانی بہت میٹھا ہے، مگر جنت ایک چٹیل میدان ہے اور اس کی شجر کاری ان کلمات سے ہوتی ہے:

«سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ»[1]

''اللہ پاک ہے، ہر قسم کی تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور وہ سب سے بڑا ہے۔''

جنت کا خزانہ:

15- سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی خبر نہ دوں؟ میں نے کہا: ضرور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہو:

---

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٦٢) حديث حسن

«لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ»[1]

''اللہ کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی اور اللہ کی امان کے بغیر بُرائی سے بچنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔''

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٤٢٠٥) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٧٠٤)

صبح و شام کے اذکار

فضیلت و تاکید:

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴾

[الأحزاب: ٤١]

''اے ایمان والو! اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو۔''

❁ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴾ [الأعراف: ٢٠٥]

''صبح و شام، اپنے دِل میں، عاجزی و خوف کے ساتھ اور

بغیر آواز کیے اپنے رب کا ذکر کرتے رہیں اور غافلوں میں سے نہ ہوں۔''

❁ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴾ [المؤمن: ٥٥]

''شام وسحر اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کریں۔''

❁ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴾ [ق: ٣٩]

''طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب سے پہلے اپنے رب کی تسبیح بیان کریں۔''

❁ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ﴾ [الأنعام: ٥٢]

''اور مت دھتکاریں اُن لوگوں کو جو صبح و شام اپنے رب کو

پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طلب گار ہیں۔''

❁ اللہ ربّ العزّت کا فرمان ہے:

﴿ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ﴾ [مریم:١١]

''اور اس نے ان کی طرف وحی کی کہ صبح و شام تسبیح بیان کرو۔''

❁ اللہ عزّ وجلّ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿ وَ مِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴾ [الطور: ٤٩]

''رات کے وقت اور ستاروں کے غائب ہونے (دن) کے وقت اس کی تسبیح بیان کریں۔''

❁ ربِّ ذوالجلال کا فرمان ہے:

﴿ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴾

[الروم: ١٧]

''شام کرتے اور صبح کرتے وقت اللہ کی پاکی بیان کریں۔''

❁ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ﴾ [هود: ١١٤]

''دن کے دونوں طرف (صبح و شام) اور رات کے کچھ حصہ میں نماز قائم کریں، بلاشبہ نیک اعمال بُرائیوں کو مٹا دیتے ہیں۔''

افضل اعمال والا:

16- نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''جس نے صبح و شام سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ'' کہا، قیامت کے دن اس سے افضل اعمال والا کوئی نہ ہوگا، سوائے اس کے جس نے اسی طرح یا اس سے زیادہ کہا ہوگا۔''[1]

17- اللہ کے نبی ﷺ شام کے وقت یہ کہا کرتے تھے:

«اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٦٩٢)

مَا فِیْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ. رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِی الْقَبْرِ »

''ہم نے شام کی اور اللہ کی مخلوقات نے بھی شام کی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اس رات میں پائی جانے والی اور اس کے بعد آنے والی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور اس رات میں موجود یا اس کے بعد آنے والی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں سُستی اور بڑھاپے کی لاچاری سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب! میں جہنّم اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔''

اور صبح کے وقت بھی آپ ﷺ « اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ... » (یعنی صیغہ ''اَمْسَیْ'' کے بجائے ''اَصبح''

لگا کر) اسی طرح پڑھتے تھے۔[1]

ہر ضرورت میں کافی:

18- حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم بارش اور شدید اندھیرے والی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھائیں۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کہہ'' میں نے کچھ نہ کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا: ''کہہ'' میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبح و شام ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور معوذتین ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾[2] تین تین مرتبہ پڑھا کرو۔ تجھے ہر ضرورت میں یہ کافی ہیں۔''

19- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھلاتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ کہے:

---

(1) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٧٢٣)

(2) سنن أبي داود (٥٠٨٢) سنن النسائي، رقم الحديث (٥٤٢٨) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٥٧٥) حديثٌ حَسَنٌ صحيحٌ.

«اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ نَحْيَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ»

''اے اللہ! تیرے فضل وکرم کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے فضل سے ہی شام کی، تیرے کرم سے ہی ہم جیتے ہیں اور تیری مشیّت سے ہی مرتے ہیں اور آخر تیری طرف ہی اٹھائے جانا ہے۔''

اور جب شام ہو تو یہ کہے:

«اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ» [1]

''اے اللہ! تیرے فضل کے ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے کرم سے ہی صبح کی، تیرے فضل وکرم سے ہی ہم جیتے ہیں اور تیری مشیّت سے ہی مرتے ہیں اور آخر تیری طرف ہی جانا ہے۔''

سیّد الاستغفار:

20- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سیّد الاستغفار یہ ہے:

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٣٩١) حديثٌ حَسَنٌ صحيح.

«اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَ اَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ، فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ»

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں، میں حسبِ استطاعت تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں اپنے عمل کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں، اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، تو مجھے بخش دے۔ بلاشبہہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔''

''جس نے شام کو یہ پڑھا اور اسی رات مرگیا، وہ جنّت میں داخل ہوگیا اور جس نے صبح کو پڑھا اور اسی دِن مرگیا، وہ بھی جنت میں گیا۔''[1]

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٣٠٦)

بستر پر لیٹتے وقت:

21- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبح و شام یہ کہو:

«اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شِرْكِهٖ [وَ فِيْ رِوَايَةٍ] وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ»

''اے اللہ! باطن و ظاہر کو جاننے والے، آسمان و زمین کے بنانے والے، ہر چیز کے رب اور مالک! میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس کی برائی، شیطان کی بُرائی اور اُس کے شرک سے پناہ مانگتا ہوں۔''

[اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں] ''اور اس سے کہ میں اپنے نفس پر یا کسی مسلمان سے کوئی برائی کروں۔''

صبح و شام کے علاوہ بستر پر لیٹ کر بھی یہ دُعا کریں۔ [1]

---

[1] سنن الترمذی، رقم الحدیث (٣٥٢٩) حدیثٌ حَسنٌ صحیحٌ.

موذی مخلوق سے محفوظ:

22- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام کو تین مرتبہ یہ دُعا پڑھ لے، اسے کوئی چیز (موذی مخلوق سانپ، بچھو وغیرہ) تکلیف نہیں پہنچا سکتی۔'' وہ دُعا یہ ہے:

«بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ»[1]

''اللہ کے نام کے ساتھ، جس کی برکت سے ارض و سما میں کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ سُننے والا جاننے والا ہے۔''

رضائے الٰہی کا حصول:

23- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''جو شخص شام کے وقت یہ دُعا پڑھے، اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے خوش کر دے:

---

[1] سنن الترمذی، رقم الحدیث (۳۳۸۸) حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ.

« رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ (ﷺ) نَبِيًّا »[1]

''میں اللہ کے رب ہونے، اِسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔''

24- نبی اکرم ﷺ نے اِن دُعاؤں کو صبح و شام کبھی نہیں چھوڑا:

« اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِىْ دِيْنِىْ وَدُنْيَاىَ وَاَهْلِي وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِىْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَ عَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ، وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِىْ »[2]

---

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٣٨٩) حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

[2] سنن أبي داود، رقم الحديث (٥٠٧٤) سنن النسائي، رقم الحديث (٥٥٢٩) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٨٧١) صحيح الاسناد.

''اے اللہ! میں تجھ سے دُنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور اپنے دین و دنیا اور اہل و مال میں عافیت کا طالب ہوں۔ اے اللہ! شرمسار کن امور کی پردہ پوشی کر اور ڈر خوف سے امن میں رکھ۔ اے اللہ! مجھے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اُوپر سے محفوظ رکھ اور میں تیری عظمت کے ساتھ نیچے سے ہلاک کیے جانے سے پناہ مانگتا ہوں۔''

سوتے وقت کے اذکار

25- رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو یہ کہتے:

«اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا»

”اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا (سوتا) اور جیتا (جاگتا) ہوں۔“

اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ کہتے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ»[1]

”ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لیے ہے، جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف اُٹھائے جانا ہے۔“

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٣١٢) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٧١١)

26- نبی کریم ﷺ ہر رات جب بستر پر لیٹنے لگتے تو دونوں ہتھیلیاں اکٹھی کر کے ان میں پھونک مارتے اور پھر ان میں (درجِ ذیل تین پوری پوری سورتیں) پڑھتے۔ پھر دونوں ہاتھوں سے جہاں جہاں تک ہاتھ پہنچتے سارے جسم مبارک کو چھوتے۔ سر یا منہ کے بعد جسم کے سامنے حصے سے شروع فرماتے اور اسی طرح تین بار کرتے تھے۔[1]

وہ سورتیں یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④﴾ [سورۃ الاخلاص]

''اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور انتہائی رحم کرنے والا ہے۔ کہیے وہ اللہ ہے یکتا، اللہ سب سے بے نیاز ہے (اور سب اُس کے محتاج ہیں) نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔''

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٠١٧) مسند أحمد، رقم الحديث (٢٤٨٥٣)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا
وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ
حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤﴾ [سورة الفلق]

"اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ کہیے میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی، ہر اُس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں (یا والوں) کے شر سے۔ اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ
النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥﴾ [سورة الناس]

"اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ کہیے میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب، انسانوں

کے بادشاہ اور انسانوں کے حقیقی معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا اور جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

چوری سے حفاظت:

27- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلسل دو راتیں کوئی آتا اور صدقے کے مال (کھجور وغیرہ) میں سے، جس پر انھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نگران مقرّر کیا تھا، کچھ چُرا لے جاتا۔ جب تیسری رات ہوئی (تو انھوں نے اسے پکڑ لیا اور) کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچاؤں گا۔ اس نے کہا: ''آپ مجھے چھوڑ دیں، میں آپ کو ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کی بدولت اللہ آپ کو نفع دے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے امورِ خیر کو جاننے کے بڑے مشتاق تھے۔ اُس نے کہا کہ جب آپ بستر پر آئیں تو آیۃ الکرسی مکمل پڑھیں (جو یہ ہے):

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ

لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَــُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴾ [البقرة: ۲۵۵]

''اللہ وہ زندہ جاوید ہستی جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ نہ سوتا ہے اور نہ اُسے اُونگھ آتی ہے، زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اُسی کا ہے، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ جو کُچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے، اس سے بھی وہ واقف ہے اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز کسی کی گرفتِ ادراک میں نہیں آسکتی، الا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔ اُسکی حکومت زمین اور آسمانوں پر چھائی ہوئی ہے اور اُن کی حفاظت اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں

ہے، بس وہی ایک بزرگ و برتر ذات ہے۔"

اس آیت الکرسی کو پڑھ لینے سے اللہ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان صبح تک تیرے قریب نہیں پھٹکے گا۔"

نبی اکرم ﷺ نے سارا واقعہ سُن کر فرمایا:

"اُس نے تجھ سے سچ کہا، حالانکہ وہ خود بڑا جھوٹا ہے، وہ شیطان تھا۔"[1]

28- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے رات کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں، وہ اس کے لیے کافی ہوگئیں۔[1] (وہ آیتیں یہ ہیں)

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

(1) صحيح البخاري، رقم الحديث (٢٣١١)

(2) صحيح البخاري، رقم الحديث (٤٠٠٨) صحيح مسلم (٨٠٧)

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ
إِنْ نَّسِيْنَآ أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا
حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا
طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا أَنْتَ
مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾ [البقرة: ٢٨٥، ٢٨٦]

''رسول اس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اس رسول کے ماننے والے ہیں انھوں نے بھی اس ہدایت کو دِل سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے ہم نے حکم سُنا اور اطاعت قبول کی۔ اے ہمارے رب! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔ اللہ کسی متنفس پر اُس کی مقدرت سے بڑھ کر ذمے داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے، اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو

بدی کمیٹی ہے اس کا وبال اُسی پر ہے (ایمان لانے والو!
تم یوں دُعا کیا کرو:) اے ہمارے رب! ہماری بھول
چوک اور خطاؤں پر ہمارا مواخذہ نہ کر، اے ہمارے رب!
اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تونے ہم سے پہلے لوگوں پر
ڈالے تھے۔ اے پروردگار! جس بوجھ کو اٹھانے کی طاقت
ہم میں نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم
سے درگزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے
مقابلے میں ہماری مدد کر۔''

سانپ بچھو سے حفاظت:

29- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر سے اُٹھ کر کہیں
جائے اور پھر لوٹ کر آئے تو اسے اپنی چادر کے پلّو سے تین
مرتبہ جھاڑ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بستر پر کیا
(سانپ، بچھو وغیرہ) آ گیا ہو؟ اور جب لیٹ جائے تو کہے:

« بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ
أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا

بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ»[1]

”اے اللہ! میں نے تیرے نام کے ساتھ پہلو کو بستر پر ڈالا اور تیرے فضل سے ہی اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری روح قبض کر لے تو اس پر رحم فرما اور اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما جس کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“

اور جب سو کر اُٹھے تو یہ کہے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِكْرِهٖ»

”ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لیے ہے، جس نے میرے جسم کو عافیت بخشی، میری روح کو میری طرف لوٹایا اور مجھے اپنے ذکر کا موقع دیا۔“

تھکاوٹ کا علاج:

30- آپ ﷺ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٣٢٠) صحيح مسلم، الحديث (٢٧١٤) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٠١)

''کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ بتاؤں، جو تمھارے لیے خادم سے بھی بہتر ہے؟ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو ۳۳ مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ''، ۳۳ مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ''، ۳۴ مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہا کرو۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے، اسے ترک نہیں کیا۔ کہا گیا کہ جنگِ صفین کی رات بھی نہیں؟ فرمایا: صفین کی رات بھی نہیں۔'' اگر اسی رات مر جائیں تو ''فطرت'' پر مریں گے۔ یہ اذکار دیگر تمام کلمات کے آخر میں پڑھیں۔[1]

سونے کے آداب:

31- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھ کر تین مرتبہ کہتے:

((اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ))[2]

---

(1) صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٣٦٢) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٧٢٧)

(2) سنن أبي داود، رقم الحديث (٥٠٤٥) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٣٩٨) حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

''اے اللہ! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا، جس دن تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اُٹھائے گا۔''

32- نبی اکرم ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو یہ دُعا فرماتے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَآوَانَا فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَهُ وَلَا مُؤْوِیَ»[1]

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے ہمیں کھلایا پلایا، ہمارے لیے کافی ہوا اور ہمیں سہارا دیا۔ کتنے لوگ ہیں جن کو وہ کافی نہیں ہوتا اور نہ ہی سہارا دیتا ہے۔''

33- نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب بستر پر لیٹے تو یہ دُعا کرے:

«اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَتَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ»[2]

---

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۷۱۵)

[2] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۷۱۲)

”اے اللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی مارے گا، اس کی موت وحیات تیرے لیے ہی ہے، اگر تو زندہ رکھے تو اس کی حفاظت کر اور اگر مار دے تو بخش دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا طلب گار ہوں۔“

34- جب آپ ﷺ بستر پر لیٹتے تو فرمایا کرتے تھے:

«اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیلِ وَالْفُرْقَانِ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ»[1]

---

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٧١٣) سنن أبي داود، رقم الحديث (٥٠٥١) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٠٠)

''اے آسمان و زمین، عرشِ عظیم، ہمارے اور ہر چیز کے رب! بیج اور گٹھلی کو (روئیدگی کے لیے) کھولنے والے! تورات، انجیل اور قرآنِ پاک کو نازل فرمانے والے! میں تیرے ساتھ ہر شر انگیز چیز سے پناہ مانگتا ہوں، جسے تو قابو کرنے والا ہے۔ اے اللہ! تو اوّل ہے تجھ سے پہلے کچھ نہ تھا، تو ظاہر ہے، تجھ پر کسی کو فوقیت نہیں، تو باطن ہے تجھ سے کچھ پوشیدہ نہیں، ہمارا قرضہ چکا دے اور ہمیں فقر و فاقے سے غنی کر دے۔''

35- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جب سونے کا ارادہ کریں تو پہلے نماز والا مکمل وضو کریں، پھر دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دُعا کریں:

«اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّ رَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ. اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ

الَّذِیْ اَرْسَلْتَ»[1]

''اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کیا، اپنا کام تجھ پر چھوڑا، اپنی کمر کو تیری طرف سہارا دیا، کیونکہ بیم و رجا تیری ہی طرف سے ہے۔ تجھ سے بچا سکنے والی کوئی پناہ گاہ اور جائے نجات نہیں سوائے تیرے، میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے ارسال کردہ نبی (ﷺ) پر ایمان لایا۔''

رات جب آنکھ کھل جائے؟

36- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رات کے وقت جس کی آنکھ کھل جائے تو وہ یہ کہے:

«لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَه لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٢٤٧) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٧١٠)

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ»

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، حقیقی بادشاہی اُسی کے لیے ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ پاک ہے، اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور مجھ میں بلند و بالا اور عظمت والے اللہ کے فضل و کرم کے بغیر نیک کام کرنے اور بُرے کام سے بچنے کی کوئی طاقت نہیں۔''

پھر کہے:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ» ''اے اللہ مجھے بخش دے۔''

''یا کوئی بھی دُعا مانگے قبول کی جائے گی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو نماز مقبول ہوگی۔''[1]

مُنہ مانگی مرادیں:

37- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص با وضو بستر پر لیٹا اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہا،

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (١١٥٤) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٨٧٨)

یہاں تک کہ اسے اونگ آ گئی، وہ رات کی کسی بھی ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دُنیا و آخرت کی بھلائی میں سے کچھ بھی مانگے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا فرما دیتا ہے۔''[1]

38- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے جب کوئی نیند سے اُٹھے تو یہ کہے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَعَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَاَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ»[2]

''تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں، جس نے میری روح میری طرف لوٹائی اور میرے جسم کو عافیت دی اور مجھے اپنا ذکر کرنے کا موقع دیا۔''

جو نیند میں ڈر جائے؟

39- رسول اللہ ﷺ نیند میں ڈر جانے والوں کو یہ دُعا سکھلاتے تھے:

---

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٥٢٦) حديث حسن غريب.

[2] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٠١) حديث حسنٌ.

«اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ»[1]

''میں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، اس کے غضب سے، اس کے کے بندوں سے شر سے اور شیطانوں کی گمراہ کن چالوں سے اور ان کے حاضر ہونے سے۔''

بُرا خواب دیکھنے پر:

40- حضرت سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا:

''اچھے خواب اللہ کی جانب سے ہوتے ہیں اور بُرے خواب شیطانوں کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے تو ہوش آتے ہی بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پناہ مانگے

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٣٨٩٣) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٥٢٨) حديثٌ حسنٌ.

(تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. پڑھے) تو۔ان شآء اللہ۔ وہ خواب اسے کوئی نقصان نہ دے گا۔"

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی گراں گزرتے تھے اور جب سے میں نے یہ حدیث سُن لی ہے، مجھے ان کی کوئی پروانہیں رہی۔"

ایک روایت میں ہے:

"حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا، جو مجھے غمزدہ کر دیتے تھے، یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو سُنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا، جو مجھے بیمار کر دیتے تھے، یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ نیک خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں، آپ میں سے جب کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو صرف اپنے پسندیدہ شخص کے سامنے بیان کرے اور اگر برا خواب دیکھے تو

اسے کسی سے بھی بیان نہ کرے۔ اسی وقت تین دفعہ بائیں طرف تھوک دے اور جو اس نے دیکھا اس کی برائی سے شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لے (أَعُوذُ بِاللّٰه.. پڑھے) تو وہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا۔" [1]

41- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے تو تین مرتبہ بائیں طرف تھوک دے اور تین مرتبہ أَعُوذُ بِاللّٰه... پڑھے اور پہلو بدل لے۔" [2]

---

1. صحيح البخاري، رقم الحديث (٧٠٤٤) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٢٦١)
2. صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٢٦١)

عبادتِ شب کی فضیلت
قرآن کی رُوشنی میں

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ﴾ [المزمل: ١۔٦]

”اے چادر اوڑھنے والے! رات کو قیام کریں مگر تھوڑا، آدھی رات یا اِس سے بھی کم کر لیں یا کچھ زیادہ، اور قرآنِ پاک کی آہستہ واضح طور پر تلاوت کریں۔ ہم آپ پر ایک بھاری ذمہ داری ڈالیں گے۔ بلاشُبہہ شب زندہ داری تربیتِ نفس اور راست گوئی کے لیے بہت (مفید عمل) ہے۔“

✿ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴾ [الإسراء: ٧٩]

''اور رات کو (تلاوتِ قرآن کے ساتھ) تہجد بھی پڑھیں جو نفلی ہے، عن قریب اللہ آپ کو مقامِ محمود پر سرفراز فرمائے گا۔''

✿ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴾

[الدهر: ٢٦]

''رات کو سر بہ سجدہ ہوا کریں اور رات کو تا دیر اس کی تسبیح بیان کیا کریں۔''

عبادتِ شب کی فضیلت
حدیث کی روشنی میں

42- نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''ہمارا رب ہر رات کے آخری تہائی حصے میں آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور کہتا ہے:

''کوئی ہے جو دُعا مانگے اور میں اس کی دُعا قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے کچھ مانگے اور میں اسے عطا کروں اور کوئی ہے جو بخشش طلب کرے اور میں اسے بخش دوں۔''[1]

43- نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''رات کے آخری حصے میں اللہ بندے کے قریب ترین

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (١١٤٥) صحيح مسلم، الحديث (٧٥٨)

ہوتا ہے، اگر تجھ میں طاقت ہے کہ تو اس گھڑی میں اللہ کا ذکر کرنے والے شب زندہ داروں میں سے شمار ہو تو اس وقت اس کا ذکر کر۔"[1]

44- نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں مسلمان آدمی اللہ عزوجل سے دُنیا و آخرت کی کسی بھی بھلائی کا سوال کرے تو اللہ اسے عطا کرتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔"[2]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴾ [آل عمران: ۱۷]

"اور سحری کے اوقات میں اللہ سے مغفرت طلب کرنے والے (اہلِ جنت ہیں)۔"

گھر سے نکلتے وقت:

45- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے گھر سے نکلتے وقت یہ کہا:

---

(1) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٥٧٩)

(2) صحيح مسلم، رقم الحديث (٧٥٧)

«بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ تَعَالٰی»

''اللہ کے نام کے ساتھ، میرا اسی پر توکّل ہے، اللہ کی توفیق کے بغیر مجھ میں نیکی کرنے اور بُرائی سے بچنے کی طاقت نہیں۔''

اُسے کہا جاتا ہے:

''تو کفایت یافتہ، نجات یافتہ اور ہدایت یافتہ ہوا۔ شیطان اس سے دور ہٹ جاتا ہے اور اپنے ساتھی (شیطان) سے کہتا ہے کہ تجھے اُس شخص سے کیا حاصل ہوگا جو ہدایت، کفایت اور نجات یافتہ ہے؟''[1]

46- حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے نکلتے وقت ہمیشہ نگاہ آسمان کی طرف اُٹھا کر فرماتے:

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٥٠٩٥) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٢٦)

«اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ» ①

''اے اللہ! میں تیرے ساتھ اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ دین حق سے گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، راہِ حق سے پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں، کسی پر ظلم کروں یا کسی کے ظلم کا نشانہ بنوں، حق سے جاہل ہو جاؤں یا مجھ پر جہالت مسلط کی جائے۔''

گھر میں داخل ہوتے وقت:

47- نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جب آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرے تو شیطانِ لعین (اپنے ساتھیوں کو) کہتا ہے: تمھارے لیے یہاں نہ جائے شب باشی ہے نہ رات کا کھانا اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ

① سنن أبي داود، رقم الحديث (٥٠٩٤) سنن النسائي، رقم الحديث (٥٤٨٦) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٢٧) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٨٨٤)

کیا تو شیطان کہتا ہے: تمھیں شب باشی کے لیے ٹھکانا اور رات کا کھانا مل گیا۔''[1]

48- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی گھر میں داخل ہو تو یہ دُعا کرے:

«اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا»[2]

''اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے اور نکلنے کی جگہ کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ نکلے اور اللہ پروردگار پر ہم نے توکّل کیا۔''

اِس کے بعد اہلِ خانہ کو سلام کہے۔

49- رسولِ کریم ﷺ نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) کہا:

---

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٠١٨)

[2] سنن أبي داود، رقم الحديث (٥٠٩٦)

"اے میرے بیٹے! جب اپنے اہل و عیال کے پاس جاؤ تو انھیں سلام کہو۔ تم پر اور اہلِ خانہ پر برکت نازل ہوگی۔"[1]

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت:

50- نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے:

«بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ»

"اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! محمد (ﷺ) پر رحمتیں نازل فرما۔"

اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی یہی کہے:

«بِسْمِ اللّٰهِ! اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ»[2]

"اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرما۔"

51- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ تم میں سے کوئی جب مسجد میں داخل ہو تو نبی اکرم ﷺ پر سلام "اَللّٰهُمَّ صَلِّ

---

(1) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٦٩٨) حديث حسنٌ.

(2) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣١٤)

عَلٰی مُحَمَّدٍ" کہے اور پھر یہ دُعا کرے:

«اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ»

"اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

اور جب مسجد سے نکلے تو سلام کے بعد یہ کہے:

«اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ»

"اے اللہ! تیرے فضل کا طلب گار ہوں۔"

اور ایک روایت میں ہے کہ مسجد سے نکلتے وقت بھی نبی اکرم ﷺ پر سلام کہے۔[1]

52- نبی اکرم ﷺ جب مسجد سے نکلتے تو یہ پڑھتے:

«اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِوَجْھِهِ الْکَرِیْمِ وَبِسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ»

"عظمت والے اللہ اور اس کے وجہِ (رخِ) کریم اور اس کی ازلی بادشاہی کے ساتھ شیطانِ مردود سے پناہ مانگتا ہوں۔"

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٧١٣) سنن أبي داود، رقم الحديث (٤٦٥) سنن النسائي، رقم الحديث (٧٢٩) حديث صحيحٌ.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی یہ دُعا کرے تو شیطان کہتا ہے: مجھ سے یہ سارا دن محفوظ ہو گیا۔''[1]

فضیلتِ اذان اور دُعائیں:

53- رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''اگر لوگوں کو اذان کہنے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کی فضیلت کا پتا چل جائے تو انھیں قرعہ اندازی کرنے کے سوا چارہ نہ رہے اور وہ ضرور قرعہ اندازی کریں۔''[2]

54- نبی مکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''جب اذان کہی جائے تو شیطان جب تک اذان سُنتا رہے گوز مارتا ہوا بھاگتا جاتا ہے۔ جب اذان مکمل ہو جائے تو پھر لَوٹ آتا ہے۔ جب اقامت کہی جا رہی ہو تو پھر بھاگ جاتا ہے اور اقامت مکمّل ہونے پر پھر لَوٹ آتا

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٤٦٦)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٦١٥) صحيح مسلم، رقم الحديث (٤٣٧)

ہے اور آدمی اور اس کے دِل میں حائل ہو کر کہتا ہے: فلاں چیز یاد کر، فلاں بات یاد کر، چاہے وہ ان خیالات میں نہ پھنسے، مگر آدمی کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اُس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں؟"[1]

55- رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"موذن کی اذان کو جتنے جن و اِنس سُنتے ہیں، وہ سب قیامت کے دن اس کے حق میں شہادت دیں گے۔"[2]

56- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم اذان سنو تو وہی کلمات دُہراؤ، پھر مجھ پر سلام بھیجو، جس نے مجھ پر ایک دفعہ سلام بھیجا، اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ سے میرے لیے وسیلے کا سوال کرو، یہ جنت میں ایک مقام کا نام ہے، جو بندگانِ الٰہی میں سے ایک بندے کے لیے

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٠٨) صحيح مسلم، رقم الحديث (٣٨٩)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٢٠٩)

ہے اور مجھے اُمید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا، جس نے میرے لیے وسیلے کا سوال کیا، اس کے لیے شفاعت حلال ہوگئی۔“[1]

57- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”جب موذِن ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہے اور تم میں سے بھی جس نے ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہا، پھر موذِن ”اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کہے اور اس نے بھی ”اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کہا، پھر موذِن جب ”اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ کہے تو اُس نے بھی ”اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ کہا۔ جب موذِن ”حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ“ کہے تو اس نے ”لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“ کہا۔ جب موذِن ”حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ“ کہے تو اس نے ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“ کہا۔ پھر موذِن نے جب ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہا تو

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (٣٨٤)

اس نے بھی ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہا اور جب مؤذن نے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہا اور اس نے بھی دل سے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہا تو یہ (اذان کا جواب دینے والا) جنّت میں داخل ہوگیا۔''[1]

شفاعتِ رسول ﷺ:

58- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اذان سُن کر یہ دُعا پڑھی، اس کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہوگئی:

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ»[2]

''اے اللہ! اس پوری دُعا اور قائم ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد ﷺ کو مقامِ وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انھیں

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٣٨٥)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٦١٤)

مقامِ محمود پر سرفراز فرما، جس کا تو نے وعدہ کیا ہے۔"

59- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! اذان دینے والے ہم پر فضیلت لے جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم بھی اُسی طرح کہو، جس طرح وہ کہتے ہیں اور جب تو ساتھ ساتھ اذان مکمل کر لے تو اللہ سے مانگ، جو مانگے گا تجھے وہ ملے گا۔"[1]

وقتِ قبولیتِ دُعا:

60- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"اذان اور اقامت کے درمیان کوئی دعا ردّ نہیں کی جاتی۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا:

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیا کہا کریں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت طلب کیا کرو۔"[2]

(1) سنن أبي داود، رقم الحديث (٥٢٤)

(2) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٨٤٨) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٥٩٤) حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

یعنی «نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» کہا کرو۔

61- حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دو وقت کی دعائیں کبھی رد نہیں کی جاتیں یا کم ہی رد کی جاتی ہیں: ① اذان کے وقت کی دعا۔ ② دورانِ جنگ کی دعا، جبکہ ہر کوئی ایک دوسرے کے درپے آزار ہوتا ہے۔''[1]

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٢٥٤٠)

اِفتتاحِ نماز کی دُعائیں

62- رسول اللہ ﷺ جب نماز کا آغاز فرماتے تو قراءت سے پہلے چند لمحے خاموش رہتے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں، تکبیر و اقامت کے درمیانی سکوت میں آپ ﷺ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہ دُعا پڑھتا ہوں:

«اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ» [1]

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٧٤٤) صحيح مسلم، رقم الحديث (٥٩٨)

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں میں اتنی دُوری کر دے، جس طرح تو نے مشرق ومغرب کے مابین دُوری کی ہوئی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔''

63- حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ پڑھا:

«اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا»

''اللہ سب سے بڑا ہے، ہر قسم کی بے شمار تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔''

«اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ»

''میں شیطان مردود سے، اس کے تکبر، تغزل اور جنون

سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔"[1]

64- اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا اِفتتاح کرتے تو یہ پڑھتے تھے:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ»[2]

"اے اللہ! تو اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہے، تیرا نام برکتوں والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔"

65- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور پھر اس کے ساتھ ہی نماز کا آغاز کر دیا۔[3]

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٧٦٤)

[2] سنن أبي داود، رقم الحديث (٧٧٥) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٤٢) سنن النسائي، رقم الحديث (٨٩٩) سنن ابن ماجه (٨٠٤)

[3] صحيح مسلم.

66- رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ کہتے:

«وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ. أَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ»[1]

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٧٧١)

’’میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان و زمین کو بنایا، میں عبادت میں مخلص ہوں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز، قربانی (حج) حیات و ممات اللہ ربّ العالمین کے لیے ہیں، جس کا کوئی شریک نہیں۔ میں اسی کا حکم دیا گیا ہوں اور میں تسلیم کرنے والے مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہِ حقیقی ہے، تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ تو میرا رب اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا، میرے تمام گناہ معاف کردے، تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں اور مجھے اخلاقِ حسنہ کی ہدایت دے، تیرے سوا کوئی اس کی ہدایت نہیں دے سکتا۔ بد اخلاقی کو مجھ سے دُور رکھ، تیرے سوا کوئی اسے دُور نہیں کرسکتا۔ میں تیرے دربار میں حاضر ہوں، ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور شرّ کی نسبت تیری طرف نہیں کی جاتی، میں تیرے فضل ہی سے زندہ ہوں اور تیری طرف ہی آنے والا ہوں تو برکت والا اور بلند ہے، میں

تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔"

67- رسول اللہ ﷺ رات کو نمازِ تہجد کا اِفتتاح اس دُعا سے فرمایا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ»[1]

"اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمان و زمین کے بنانے والے! غیب و ظاہر کے جاننے والے! تو اپنے بندوں کے مابین ان امور میں فیصلہ کرتا ہے جن میں اِن کا اختلاف پیدا ہو جائے، ایسے مختلف فیہ امور میں اپنے حکم سے مجھے راہِ حق کی ہدایت کر، بلاشبہہ تو جسے چاہے اسے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔"

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۷۷۰)

68- رسول اللہ ﷺ رات کے وقت جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ پڑھتے:

«اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ. وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّ مُحَمَّدٌ(ﷺ) حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ»[1]

"اے اللہ! ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، تو آسمان و زمین

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (١١٢٠) صحيح مسلم، رقم الحديث (٧٦٩)

اور ان میں موجود سب کا نور ہے اور ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، تو آسمان و زمین اور اِن میں موجود سب کا قائم رکھنے والا ہے اور ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، تو آسمان و زمین اور ان میں موجود سب کا رب ہے اور ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، تو حق ہے تیرا وعدہ تیرا قول اور تیری ملاقات حق ہیں، جنت، جہنم، انبیا، حضرت محمد (ﷺ) اور قیامت حق ہیں۔ اے اللہ! میں تیرے لیے اسلام لایا، تیرے ساتھ ایمان لایا، تجھی پر توکل کیا اور تیری طرف رجوع کیا، تیری خاطر جھگڑا کیا اور تیرے پاس ہی جھگڑا کر کے فیصلے کے لیے لایا۔ میرے تمام سابقہ، آیندہ، پوشیدہ اور علانیہ گناہوں کی مغفرت فرما۔ تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا دوسرا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔''

رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ کی دُعائیں:

70,69- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''انھوں نے رکوع میں نبی اکرم ﷺ کو تین مرتبہ:

«سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ» ''پاک ہے میرا رب عظمت والا۔''

اور سجدے میں تین مرتبہ:

« سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰي » ''پاک ہے میرا رب بلند مرتبے والا۔'' کہتے سُنا۔''[1]

71- رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق حدیثِ علی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ جب آپ ﷺ نے رکوع فرمایا تو یہ کہا:

« اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ»

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیرے لیے اسلام لایا، میرے کان، آنکھ، دماغ، ہڈی اور اعصاب نے تیرے لیے خشوع کیا۔''

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٨٧١) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٦١) سنن النسائي، رقم الحديث (١٠٦٩) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٨٨٨)

اور جب رکوع سے سر اُٹھایا تو کہا:

«سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ»

''اللہ نے اس کی سُن لی جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ! ہر قسم کی تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، پیمانۂ ارض و سما بھر کر، ان کا درمیانی خلا بھر کر اور ان کے علاوہ تیری مرضی کا کوئی بھی پیمانہ بھر کر۔''

اور جب سجدہ کیا تو سجدوں میں کہا:

«اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ. سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ»[1]

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، تیرے ساتھ ایمان لایا، تیرے لیے اسلام لایا، میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کا نقشہ بنایا، اس کے

---

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٧٧١)

کان اور آنکھیں بنائیں۔ اللہ احسن الخالقین برکتوں والا ہے۔"

72- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع وسجود میں اکثر یہ کہتے تھے:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي»

"اے ہمارے رب! تو اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہے، اے اللہ! میری مغفرت فرما۔"

اِس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآنِ پاک کی عملی تفسیر کرتے تھے۔ قرآن پاک سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾

[النصر: ٣]

"اپنے رب کی تسبیح کے ساتھ اس کی تعریف بیان کریں اور اس سے بخشش طلب کریں، وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔"[1]

---

[1] صحیح البخاري، رقم الحدیث (٧٩٤) صحیح مسلم، رقم الحدیث (٤٨٤)

73- رسول کریم ﷺ رکوع و سجود میں یہ کہا کرتے تھے:

«سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ»[1]

''اے اللہ! تو پاک و مقدس ہے، فرشتوں اور روح الامین کا رب ہے۔''

74- رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''خبردار! میں رکوع و سجود کی حالت میں قرآن پڑھنے سے روکا گیا ہوں۔ رکوع میں اللہ کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں دعا مانگنے کی کوشش کرو۔ تمھاری یہ دعا اس لائق ہے کہ قبول ہو جائے۔''[2]

75- حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، قیام میں آپ ﷺ نے سورۃ البقرۃ پڑھی، آیتِ رحمت سے گزرتے تو رُک کر اللہ سے رحمت کا سوال کرتے اور آیتِ عذاب سے گزرتے تو رک کر عذاب سے اللہ کی پناہ

(1) صحيح مسلم، رقم الحديث (٤٨٧)

(2) صحيح مسلم، رقم الحديث (٤٧٩)

مانگتے۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے اس قیام کے برابر طویل رکوع فرمایا اور رکوع میں کہا:

«سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ»[1]

"اے اللہ! تو پاک ہے، قدرت و طاقت، بادشاہی و عزت اور بزرگی و عظمت والا ہے۔"

پھر سجود میں بھی اسی طرح کہا۔

رکوع سے اُٹھ کر:

76- رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اُٹھتے تو (قومہ میں) فرماتے:

«سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ»

"اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی۔"

اور پھر کھڑے ہو کر فرماتے:

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٨٧٣) سنن النسائي، رقم الحديث (١٠٤٩)

«رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ»[1]

”اے ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے۔“

77- رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو فرماتے:

«اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَ مِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»[2]

”اے اللہ! اے ہمارے رب! ہر قسم کی تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، پیمانۂ زمین و آسمان بھر کر، ان کا درمیانی خلا بھر کر اور ان کے بعد جس چیز کو تو پیمانہ بنائے وہ بھر کر۔ تو صاحبِ ثنا اور بزرگی والا ہے، تیرے بندے نے جو

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٧٢٢) صحيح مسلم، رقم الحديث (٣٩٢)

[2] صحيح مسلم، رقم الحديث (٤٧٧)

تعریفیں کیں تو ان کا صحیح حق دار ہے، ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! تو کوئی نعمت دینا چاہے تو اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے سامنے کسی شان والے کی شان کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔"

78- حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا:

«سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»

"اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ایک آدمی نے کہا:

«رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ»

"اے اللہ! ہر قسم کی بے شمار، طیب اور مبارک تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔"

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف

منہ کیا تو پوچھا: یہ الفاظ کہنے والا کون تھا؟ اس آدمی نے کہا: میں، آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو لپکتے دیکھا کہ سب سے پہلے اسے لکھنے والا کون ہو۔''[1]

قُربِ الٰہی:

79- رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''بندہ اللہ کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔ لہٰذا اس میں بہ کثرت دعا کیا کرو۔''[2]

80- رسول اللہ ﷺ سجود میں یہ کہا کرتے تھے:

« اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ »[3]

''اے اللہ! میرے تمام چھوٹے بڑے، پہلے پچھلے اور علانیہ و پوشیدہ گناہوں کی مغفرت فرما دے۔''

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٧٩٩)

[2] صحيح مسلم، رقم الحديث (٤٨٢)

[3] صحيح مسلم، رقم الحديث (٤٨٣)

81- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے غائب پایا، انھیں تلاش کرتے ہوئے میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے تلوؤں پر پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے، آپ کے پاؤں کھڑے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ رہے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ»[1]

''اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غصے سے، تیرے عفو و کرم کے ساتھ تیری عقوبت و سزا سے اور تیرے (فضل و کرم کے) ساتھ ہی (تیرے عذابوں) سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری حمد و ثنا کا شمار نہیں کرتا، تو ایسا ہی صاحبِ حمد و ثنا ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی ثنا بیان فرمائی ہے۔''

سجدوں کے درمیان بیٹھ کر:

82- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ

---

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٤٨٦)

میں) کہا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ»[1]

"اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، میری درستی فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا کر۔"

83- رسول اللہ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ کہا کرتے تھے:

«رَبِّ اغْفِرْلِيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ»[2]

"اے میرے رب! میری مغفرت فرما، اے میرے رب! میری مغفرت فرما۔"

نماز میں اور تشہد کے بعد دعائیں:

84- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی جب آخری تشہد سے فارغ ہو تو چار

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٨٥٠)

[2] سنن أبي داود، رقم الحديث (٨٧٤)

چیزوں: عذابِ جہنم، عذابِ قبر، فتنۂ حیات و ممات اور دجال کے شر سے پناہ مانگے۔''[1]

85- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ»[2]

''اے اللہ! میں عذابِ قبر، فتنۂ مسیح دجال اور فتنۂ حیات و ممات سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہ کثرت قرض

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (١٣٧٧) صحيح مسلم، رقم الحديث (٥٨٨)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٨٣٢) صحيح مسلم، رقم الحديث (٥٨٧)

سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''آدمی جب قرض دار ہو تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرکے وعدہ خلافی کرتا ہے۔''[1]

86- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: مجھے وہ دعا سکھائیں جو میں نماز میں کیا کروں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہا کرو:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ»[2]

''اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں، میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما، بلاشبہ تو بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔''

87- رسول اللہ ﷺ تشہد اور سلام کی درمیانی دعاؤں

---

(1) مسند أحمد، رقم الحديث (٢٦٠٧٥)

(2) صحيح البخاري، رقم الحديث (٨٣٤) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٧٠٥)

کے آخر میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ»[1]

''اے اللہ! میرے سابقہ، آیندہ، پوشیدہ ور اعلانیہ تمام گناہ اور ظلم و زیادتیاں معاف فرما دے۔ تو انھیں مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو مقدم ہے اور تو ہی موخر ہے، تیرے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔''

88- نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے دریافت فرمایا: ''تم نماز میں دعا کیسے کرتے ہو؟'' اُس نے کہا: تشہد کے بعد کہتا ہوں:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ»

''اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال اور جہنم سے پناہ طلب کرتا ہوں۔''

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٧٧١)

ویسے میں آپ ﷺ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرح خوب گنگنانا (حسنِ طلب) نہیں جانتا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اسی کے اردگرد ہی ہم بھی گنگناتے ہیں۔''[1]

89- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مختصر سی نماز پڑھی، قوم کے کسی آدمی نے کہا: آپ نے بہت خفیف سی نماز پڑھی ہے۔ انھوں نے کہا: کیا یہ کافی نہیں؟ میں نے اس میں وہ دعائیں کی ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنی ہیں۔ جب وہ اُٹھ کر چل دیے تو قوم کا ایک آدمی ان کے پیچھے نکلا اور ان سے اس دعا کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّي. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَ أَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِي

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (۷۹۲)

الْفَقْرِ وَالْغِنٰی، وَ اَسْئَلُكَ نَعِيماً لَا يَنْفَدُ، وَ اَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَاَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَ الشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ فِیْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ»[1]

''اے اللہ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے ساتھ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے اور جب میری وفات میرے لیے بہتر ہو تو مجھے فوت کر دینا۔ اے اللہ! تجھ سے میں اپنے پوشیدہ اور ظاہر امور میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں۔ رضا و غضب میں حق گوئی کی توفیق چاہتا ہوں۔ بدحالی و خوش حالی میں میانہ روی کا طالب ہوں۔ تیری لامتناہی نعمتوں کا سائل ہوں۔ آنکھوں کی غیر منقطع ٹھنڈک کا خواہاں ہوں۔ قضا

[1] سنن النسائي، رقم الحديث (١٣٠٥)

کے بعد رضا، موت کے بعد خوش گوار زندگی، تیرے دیدار کی لذّت اور تیری ملاقات کے شوق کا سوالی ہوں۔ بغیر نقصان دہ مصیبت اور گمراہ کن فتنے میں مبتلا ہوئے۔ اے اللہ! ہمیں زینتِ ایمان سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ و ہدایت دہندہ (دوسروں کے لیے رہنما) بنا دے۔''

90- رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ'' کہتے، پھر یہ پڑھتے:

«اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ»[1]

''اے اللہ! تو سراپا سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہی ہے، اے عزّت وجلال والے! تو برکتوں والا ہے۔''

91- نبی اکرم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ پڑھتے:

«لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا

---

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (٥٩١)

مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»[1]

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! تو کسی کو نعمت دینا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ تیرے سامنے کسی شان والے کی شان اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔''

92- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہر نماز سے سلام پھیرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے:

«لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٨٠٨)

اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ »[1]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ہر تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ مجھ میں اللہ کے فضل کے بغیر نیکی کا کام کرنے اور بُرے کام سے بچنے کی طاقت نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ہم اس کے سوا کسی کی عبادت کرتے ہیں، نعمت و فضل اُسی کے لیے ہیں اور خوبصورت ثنا بھی اُسی کے لیے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ دین کو ہم اسی کے لیے خالص کرتے ہیں چاہے یہ کافروں کو بُرا ہی لگے۔''

یہ کلمات رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

سب سے افضل:

93- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین میں سے غریب لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے پاس آکر کہا کہ مالدار لوگ بلند درجات اور نعمتیں لے گئے۔ وہ بھی ہماری طرح

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (٥٩٤)

ہی نماز پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں، مگر انھیں مال کی وجہ سے ہم پر فضیلت حاصل ہے، جس کے ساتھ وہ حج، عمرے، جہاد کرتے اور صدقات دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ سکھا دوں کہ تم سبقت لے جانے والوں کے ساتھ مل جاؤ اور اپنے بعد والوں سے تم سبقت لے جاؤ اور تم سے افضل کوئی نہ ہو سوائے ان کے جو اسی طرح کریں جیسے تم کرو؟ ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ''، تینتیس (۳۳) مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' اور تینتیس (۳۳) مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہا کرو۔''

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہے، حتیٰ کہ ہر ایک ۳۳، ۳۳ مرتبہ ہو جائے۔''[1]

سمندر کی جھاگ جتنے گناہ مُعاف:

94- رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے:

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٨٠٧) صحيح مسلم، رقم الحديث (٥٩٥)

"جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" ۳۳ مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور ۳۳ مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہا اور آخر میں "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" کہہ کر سو پورا کیا، اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے، چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔"[1]

آسان ترین عمل سے جنت:

95- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے:

"دو عادتیں ایسی ہیں جن کی پابندی کرنے والا مسلمان جنّت میں داخل ہو جائے گا۔ وہ آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں:

① ہر نماز کے بعد دس (۱۰) دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" دس (۱۰) دفعہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور دس (۱۰) دفعہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے۔ یہ زبان کے ساتھ تو ایک سو پچاس ہیں، مگر میزان

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٥٩٧)

میں ایک ہزار پانچ سو۔"

② "جب بستر پر آئے تو ۳۳ مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ" ۳۳ مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" اور ۳۴ مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے۔ یہ زبان پر تو ایک سو ہیں، مگر میزان میں ایک ہزار۔"

راوی کا کہنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ اپنے ہاتھ پر حساب کرتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کا کیا مطلب ہے کہ یہ عمل آسان ہے مگر اس پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں؟ فرمایا:

"سونے کے وقت شیطان آتا ہے اور یہ عمل کرنے سے پہلے اُسے سلا دیتا ہے اور نماز میں اس کے پاس آتا ہے اور یہ کلمات کہنے سے پہلے اسے کوئی کام یاد کرا دیتا ہے۔"[1]

96- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا:

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٥٠٦٥) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤١٠) سنن النسائي، رقم الحديث (١٣٤٨)

''ہر نماز کے بعد معوِّذات (چاروں قل) پڑھا کرو۔''[1]

97- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

''اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ تم ہر نماز کے بعد یہ کہنا کبھی نہ چھوڑنا:

«اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ»[2]

''اے اللہ! تو اپنے ذکر، شکر اور حُسنِ عبادت میں میری مدد فرما۔''

استخارہ:

98- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام امور میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیا کرتے تھے، جس طرح ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

---

1. سنن أبي داود، رقم الحديث (١٥٢٣) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٩٠٣) سنن النسائي، رقم الحديث (١٣٣٦)
2. سنن أبي داود، رقم الحديث (١٥٢٢) سنن النسائي، رقم الحديث (١٣٠٣)

”تم میں سے کوئی جب کسی کام کا ارادہ کرلے تو دو غیر فرضی رکعتیں پڑھنے کے بعد یہ دعا کرے:

«اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَستَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ» [1]

”اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے بھلائی کی دعا کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ بھلائی کا حصہ مانگتا ہوں اور تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں تو قادر ہے اور

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (١١٠٩)

میں بے ہمّت، تو جانتا ہے اور میں بے علم، تو راز ہائے پوشیدہ کو بھی جاننے والا ہے۔ اے اللہ! تیرے علم میں اگر اس کام... (کام کا نام لے)... میں میری دینی و دنیوی و اخروی جلد یا بدیر بھلائی ہے تو اسے میرا مقدر بنا دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے، پھر اس میں برکت فرما۔ اور اگر یہ کام میرے لیے دینی و دنیوی و اُخروی لحاظ سے جلد یا بدیر نقصان دہ ہے تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے دُور کر دے اور میری قِسمت میں بھلائی کر دے، چاہے جہاں بھی ہے اور مجھے اس پر راضی کر دے۔''

99- جس نے اپنے خالق سے استخارہ کیا، اس کی مخلوق سے مشورہ لیا اور اپنے کام میں جلد بازی نہ کی وہ کبھی نادم نہیں ہوا۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾

[آل عمران: ۱۵۹]

''ساتھیوں سے کام کے متعلق مشورہ کرلیں، جب پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ پر توکل کریں۔''

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

''جو قوم رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر باہم مشورے سے قدم اُٹھائے، وہ دانش مندانہ نتیجے کو پہنچ جاتی ہے۔''[1]

تکلیف، پریشانی اور غم کے وقت:

100- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنج وغم کے وقت یہ کہا کرتے تھے:

«لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ»[2]

''عظیم وحلیم اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرشِ عظیم کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں، آسمان و زمین اور عرشِ کریم کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

101- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی مشکل لاحق ہو جاتی تو یہ دعا پڑھتے:

---

[1] ''الوابل الصيّب'' لابن القيم رحمه الله (ص: ١٥٧)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٩٨٥) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٧٣٠)

«يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ»[1]

”اے زندہ و قائم رہنے والے! میں تیری رحمت کے ساتھ تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں۔“

102- حضرت ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مبتلائے رنج و کرب کی دعا یہ ہے:

«اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ»[2]

”اے اللہ! میں تیری رحمت کا اُمیدوار ہوں، مجھے لحہ بھر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا، میرے حالات کی اصلاح فرما، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

103- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

”تجھے ایسے کلمات نہ سکھادوں جنھیں تو رنج و غم کے وقت پڑھے؟“

---

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٥٢٤)

[2] سنن أبي داود، رقم الحديث (٥٠٩٠)

ایک روایت میں ہے کہ یہ کلمات سات مرتبہ پڑھے جائیں:

«اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا» [1]

''اللہ اللہ، میرا وہ رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

104- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ذوالنون (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جو انھوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی، ایسی ہے کہ کوئی مسلمان آدمی جب کسی بھی مشکل میں ہو اور وہ یہ دعا کرے تو اللہ ضرور قبول کرتا ہے:

«لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ» [2]

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے اور میں ظالموں (خطا کاروں) میں سے ہوں۔''

105- نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ کوئی بندہ جب کسی پریشانی و غم میں مبتلا ہو اور وہ یہ دعا کرے تو اللہ اس کی

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (١٥٢٥)

[2] سورة الأنبياء [٨٧] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٥٠٥)

پریشانی وغم کو نہ صرف دُور کرتا ہے، بلکہ اسے کشایش سے بدل دیتا ہے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ»[1]

''اے اللہ! میں تیرا بندہ، تیرے بندے کا اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میں تیرے قابو میں ہوں، مجھ پر تیرا حکم چلتا ہے، مجھ پر تیرا فیصلہ مبنی بر عدل ہے۔ میں تیرے تمام اسمائے حسنیٰ کے ساتھ جو تو نے اپنے لیے اختیار کیے، اپنی کتاب میں نازل فرمائے، مخلوق میں سے کسی کو سکھائے یا جنھیں تو نے اپنے

[1] مسند أحمد (١/ ٣٩١) صحيح ابن حبان (٩٧٢)

علمِ غیب میں ترجیح دے رکھی ہے، ان تمام کے ساتھ کرتا ہوں کہ قرآن کو میرے دِل کا سرور اور سینے کا نور بنادے، غم کافور اور پریشانی دُور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔''

دشمن اور جابر حاکم سے مقابلے کے وقت:

106- نبی اکرم ﷺ جب کسی قوم سے خوف محسوس کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

«اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ»[1]

''اے اللہ! ان کے مقابلے میں ہم تجھے کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔''

107- نبی اکرم ﷺ دشمن سے سامنا کرتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَاَنْتَ نَصِيْرِيْ بِكَ اَجُوْلُ

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (١٥٣٧) سنن النسائي الكبرىٰ، رقم الحديث (٥/ ١٨٨)

وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ))[1]

''اے اللہ! تجھی سے میری طاقت اور تو ہی میرا حامی و ناصر ہے، تیرے فضل کے ساتھ ہی میں گھومتا پھرتا، حملہ کرتا اور لڑتا ہوں۔''

108- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں ہے:

﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ [آل عمران: ۱۷۳]

''ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔''

یہ کلمات حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہے جب وہ نارِ نمرود میں ڈالے گئے اور یہی کلمات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہے جب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہا:

﴿ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ ﴾ [آل عمران: ۱۷۳]

''بے شمار لوگ آپ کے خلاف جمع ہو گئے ہیں۔''[2]

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٢٦٣٢) صحيح ابن حبان (٤٧٦١) مسند أبي يعلى، رقم الحديث (٣١٣٣)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٤٢٨٧)

شیطان کی شیطنت پر:

اللہ ربُّ العزت کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ﴾ [المومنون: ۹۷، ۹۸]

''اور کہیے کہ میں شیاطین کے بہکاووں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ حاضر ہوں۔''

109- نبی کریم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

«اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ»[1]

''میں سُننے والے اور جاننے والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اس کے تکبر، تغزل اور جنون سے۔''

کیونکہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٧٧٥) صحيح ابن خزيمة، رقم الحديث (٤٦٧)

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [حم السجدة: ٣٦]

"جب شیطان ورغلائے بہکائے تو اس سے اللہ کی پناہ لو، بلاشبہ وہ سُننے اور جاننے والا ہے۔"

اذان اور شیطان:

110- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جب اذان دی جائے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا جاتا ہے اور جب اذان مکمل ہوجائے تو آجاتا ہے، پھر جب اقامت کہی جائے تو بھاگ جاتا ہے اور اقامت کے ختم ہونے پر پھر لوٹ آتا ہے۔"[1]

111- حضرت سہیل بن ابی صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بنی حارثہ کی طرف بھیجا۔ میرے ساتھ ہمارا غلام یا ساتھی تھا، مجھے دیوار کے اس پار سے کسی نے میرا نام لے کر آواز دی تو میرے ساتھی نے دیوار کے اُوپر سے جھانکا، مگر اسے کچھ نظر نہ آیا۔ میں نے اس واقعہ کا ذکر اپنے

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٨٣) صحيح مسلم، رقم الحديث (٣٨٩)

والد سے کیا تو انھوں نے کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس سے دوچار ہوگے تو تجھے کبھی نہ بھیجتا۔ بہر حال اگر کبھی ایسی آواز سنو تو اذان کہہ دو۔ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا ہے، وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرما رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

''جب اذان دی جائے تو شیطان بھاگ جاتا ہے۔''[1]

112- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سُنا:

«اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ» ''میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ فرمایا:

«اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ» ''میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں۔''

اور اپنا دستِ مبارک اس طرح آگے بڑھایا جیسے کسی چیز کو پکڑ رہے ہوں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں وہ

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٣٨٩)

کلمات کہتے سُنا ہے جو اس سے قبل کبھی نہیں سُنے اور ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک بھی آگے بڑھایا، آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کا دشمن ابلیس ایک انگارہ لے کر آیا، جسے وہ میرے منہ پر مارنا چاہتا تھا تو میں نے تین دفعہ ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ'' کہا۔ پھر تین مرتبہ ﴿اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ﴾ کہا مگر وہ پیچھے نہ ہٹا۔ پھر میں نے اسے پکڑنا چاہا۔ اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ بندھا ہوا ہوتا اور اہلِ مدینہ کے بچّے اس کے ساتھ کھیل رہے ہوتے۔''[1]

113- حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! شیطان میرے اور میری نماز کے مابین حائل ہو جاتا ہے اور قراءت میں وہ گڑبڑ کرا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ وہ شیطان ہے جسے ''خنزب'' کہا جاتا ہے۔ جب اس

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (٥٤٢)

کی مداخلت محسوس کرو تو «اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ» پڑھو اور بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دو۔‘‘

میں نے اسی طرح کیا تو اللہ نے وہ مجھ سے دُور کر دیا۔[1]

114- حضرت ابو زمیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے، جسے میں وہم و شک کی صورت میں اپنے نفس میں محسوس کرتا ہوں؟ انھوں نے فرمایا: جب آپ اپنے نفس میں ایسی کوئی چیز محسوس کریں تو یہ آیت پڑھیں:

«هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ»[2]

’’وہی اوّل، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن اور وہی ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔‘‘

رضا بہ قضا؛ مصیبت کے وقت دعا:

اللہ پاک کا فرمان ہے:

① صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٢٠٣)

② سورة الحديد [١٣] سنن أبي داود، رقم الحديث (٥١١٠)

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَ اللّٰهُ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴾ [آل عمران: ١٥٦]

''اے ایمان والو! ان کافروں کی طرح نہ ہو جاؤ، جنھوں نے سفر پر جانے والے یا جہاد کے لیے نکلنے والے اپنے بھائیوں کے متعلق کہا کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے نہ قتل کیے جاتے، تاکہ اللہ ان کے دلوں میں حسرت پیدا کر دے، اللہ زندہ کرنے اور مارنے والا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھنے والا ہے۔''

115- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''طاقت ور مومن ضعیف مومن کی نسبت بہتر اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے، اگرچہ سب میں ہی خیر ہے۔ نافع چیز کے حصول کی کوشش کرو اور اللہ سے مدد مانگو (عدمِ حصول کی

صورت میں) بے دل نہ ہو جاؤ اور اگر کوئی مصیبت آن پڑے تو یہ نہ کہو ''اگر'' میں اس طرح کرتا تو یوں ہوتا بلکہ کہو:

《 قَدَّرَ اللّٰهُ وَ مَا شَآءَ فَعَلَ 》

''اللہ نے مقدر کیا اور جو چاہا کر دیا۔''

بلاشبہ ''اگر'' شیطانی عمل کی راہ کھولتا ہے۔''[1]

اللہ کی نعمت پر:

اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کے قصے میں فرمایا ہے:

﴿ وَ لَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ﴾ [الكهف: ٣٩]

''کیا خوب تھا اگر تو اپنے باغ میں داخل ہوتے وقت یہ کہتا: ''جو اللہ چاہے، مجھ میں اللہ کے فضل کے بغیر کوئی طاقت نہیں۔''

116- نبی کریم ﷺ جب کسی خوش گوار چیز کو دیکھتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٦٦٤)

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ»

''تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس کی رحمت کے ساتھ ہی نعمتیں اتمام پذیر ہوتی ہیں۔''

اور جب کسی ناگوار چیز کو دیکھتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ»[1]

''ہر قسم کی تعریف ہر حال میں اللہ ہی کے لیے ہے۔''

چھوٹی یا بڑی مصیبت کے وقت:

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓىِٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۫ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾ [البقرة: ۱۵۶۔ ۱۵۷]

''جنھیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی

---

[1] سنن ابن ماجه، رقم الحديث (۳۸۰۳) المعجم الأوسط (٦/ ۳۷٥) المستدرك (۱/ ٦۷۷)

طرف لوٹنے والے ہیں۔ ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

117- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''ہر ناخوشگوار موقع پر ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ [سورة البقرة: ١٥٦] پڑھا کرو۔ حتیٰ کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹنے یا گم ہونے پر بھی، کیونکہ یہ بھی مصائب میں سے ہے۔''(1)

نعم البدل:

118- اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سُنا:

''کسی کو جب بھی کوئی مصیبت پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

« اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا »

''بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جانا ہے۔ اے اللہ! مجھے مصیبت سے بچانا اور میرے لیے اس

(1) عمل اليوم والليلة لابن السني (٣٥١) شعب الإيمان (١١٧/٧)

سے بہتر چیز مقدر کرنا۔"

تو اللہ اُسے اس مصیبت سے محفوظ رکھتا اور اس سے بہتر چیز اس کے مقدر میں کر دیتا ہے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب (میرے خاوند) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق یہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے بدرجہا بہتر خاوند میرے مقدر میں کر دیا اور وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔[1]

119- حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ ان کی نظر پھٹ چکی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھیں بند کر دیں اور فرمایا:

"جب روح قبض کر کے لے جائی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔"

ان کے اہل و عیال نے چیخ پکار شروع کر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اپنے نفسوں کے لیے بھلائی کے علاوہ کوئی دعا نہ کرنا،

---

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۱٦۵)

کیوں کہ فرشتے تمھارے کہے پر آمین کہتے ہیں۔"

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ »[1]

"اے اللہ! ابو سلمہ (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرما، اسے ہدایت یافتہ لوگوں کے درجے میں پہنچا، اس کے بعد اس کے پسماندگان میں اس کا قائم مقام بنا، اے تمام جہانوں کے رب! ہماری اور اس کی مغفرت فرما، اس کے لیے اس کی قبر وسیع کر دے اور اس میں اس کے لیے روشنی کر دے۔"

قرض دار کی دعا:

120- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب نے انھیں آکر کہا کہ میں اپنی قسطوں کو ادا کرنے سے عاجز آگیا ہوں۔ انھوں نے فرمایا:

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۱۶۹)

''میں تجھے وہ دعا سکھلا دوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھلائی تھی۔ اگر تجھ پر پہاڑ جتنا قرض بھی ہو تو اللہ اسے ادا کرا دے گا۔ یہ دعا کیا کرو:

«اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ»[1]

''اے اللہ! مجھے حرام سے حلال کے ساتھ کفایت عطا کر اور اپنے فضل کے ساتھ مجھے اپنے ماسوا سے غنی کر دے۔''

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٥٦٣) حديث حسن.

دَم کرنا

زہریلے جانور کے کاٹے کا دم:

-121 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم ایک سفر میں تھے۔ وہ کسی عرب قبیلے کے پاس پہنچے اور ان کے ہاں مہمان رہنے کی خواہش ظاہر کی۔ اُنھوں نے میزبانی کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی اثنا میں قبیلے کے سردار کو کسی موذی چیز نے ڈس لیا۔ اہلِ قبیلہ نے ہر قسم کی چارہ سازی کی، مگر اسے کسی چیز سے افاقہ نہ ہوا۔ تب ان میں سے بعض نے کہا کہ مسافرین کی اس جماعت کے پاس جانا چاہیے، ممکن ہے کہ ان میں سے کسی کے پاس علاج کی کوئی تدبیر ہو۔

وہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے جماعت! ہمارے سردار کو کوئی موذی جانور ڈس گیا ہے۔ ہماری

تمام تدابیر اورکوششیں رائیگاں ثابت ہوئی ہیں۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے کہا: اللہ کی قسم! میں دَم کرنا جانتا ہوں لیکن ہم نے جب مہمان ٹھہرنا چاہا تو تم نے میزبانی کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں اس وقت تک دم کرنے والا نہیں ہوں جب تک تم ہمارے لیے اس کا کوئی عوض مقرر نہ کرو۔ تب ان کے مابین چند بکریوں کے عوض دم کرنے پر صلح ہوگئی۔ وہ صحابی گیا، اس پر تھوکتا جاتا اورسورۃ الفاتحہ پڑھتا جاتا۔

سردار کی کیفیت یہ تھی کہ جیسے رسی میں جکڑے ہوئے کسی آدمی کو کھولا جا رہا ہو۔ یہاں تک کہ وہ اُٹھ کر چلنے لگا۔ اسے کوئی تکلیف نہ رہی۔ قبیلہ والوں نے وہ عوضانہ پورا کیا جو طے ہوا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض نے کہا کہ اسے تقسیم کرلیں۔ وہ صحابی جس نے دم کیا تھا، اس نے کہا کہ ابھی کچھ نہ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل کر سارے واقعہ کا ذکر کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کچھ کریں گے۔ وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سارا ماجرا کہہ سُنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: تجھے معلوم نہیں کہ یہ دم ہے؟ پھر ارشاد فرمایا:

''تم اس عوضانہ کو آپس میں تقسیم کرلو اور میرا حصہ بھی رکھو ساتھ ہی آپ ﷺ ہنس دیے۔''①

نظرِ بد کا دم:

122- رسول اللہ ﷺ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو اس دعا کے ساتھ دم کیا کرتے اور فرماتے کہ تمھارے بابا (حضرت ابراہیم علیہ السلام) اسی دعا کے ساتھ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو دم کیا کرتے تھے:

«أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَآمَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ»②

''میں تمھیں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ ہر شیطان، زہریلے کیڑے اور نظرِ بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔''

① صحيح البخاري، رقم الحديث (٢١٥٦) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٢٠١)

② صحيح البخاري، رقم الحديث (٣١٩١)

زہر باد وغیرہ کا دم:

123- اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی اِنسان کسی تکلیف کی شکایت کرتا یا اسے کوئی پھوڑا زخم ہوتا تو آپ ﷺ اپنی انگشتِ مبارک کو اس طرح (حضرت سفیان بن عُیینہ رحمہ اللہ نے اپنی انگلی کو زمین پر رگڑا اور اُٹھا لیا) کر کے یہ دعا پڑھتے:

«بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا»[1]

''اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی گرد اور ہمارے تھوک کی بدولت ہمارے مریض اللہ کے حکم سے شفایاب ہوتے ہیں۔''

124- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے:

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٤١٣) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢١٩٤) سنن أبي داود، رقم الحديث (٣٨٩٥) سنن النسائي الكبرىٰ، رقم الحديث (٧٥٥٠) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٥٢١)

”نبی اکرم ﷺ اپنے اہل میں سے کسی کو دم کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے جائے تکلیف کو چھوتے اور یہ دعا کرتے:

«اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا»[1]

”اے اللہ! لوگوں کے رب، اس تکلیف کو دُور کر اور شفا عطا فرما کہ صرف تو ہی شافی ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے جو کسی بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔“

125- حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسولِ اکرم ﷺ سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی جو انھیں مشرف بہ اسلام ہونے کے وقت سے مسلسل ہو رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اپنے ہاتھ کو اس جگہ رکھو جہاں درد ہے، پھر تین مرتبہ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ“ پڑھ کر سات مرتبہ یہ دعا کرو:

«اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ»

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٤١٨) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢١٩١)

''میں اللہ کی عزت و قدرت کے ساتھ اس دَرد سے پناہ مانگتا ہوں، جسے میں محسوس کرتا اور ڈرتا ہوں۔''[1]

ہر مرض سے شفا:

126- نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے اور کوئی دوسرا اس کی عیادت کے لیے آئے اور اس کی موت کا وقت نہ آچکا ہو اور عیادت کے لیے آنے والا سات مرتبہ یہ دعا اس کے پاس پڑھے تو اُسے اللہ ضرور شفا عطا فرمائے گا:

((اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ))[2]

''میں عظمت والے اللہ اور عرشِ عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفایاب کرے۔''

---

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٢٠٢)

[2] سنن أبي داود، رقم الحديث (٣١٠٦) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٠٨٣) مسند أحمد (١/ ٢٣٩) صحيح الجامع، رقم الحديث (٥٧٦٦)

جب قبرستان میں داخل ہوں:

127- نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قبرستان میں داخل ہونے کی یہ دعا سکھلایا کرتے تھے:

«اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ»[1]

''اے شہرِ خموشاں کے باسیو! اہلِ دِیار مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو، ہم ۔اِن شآء اللہ۔ آپ سے ملنے والے ہیں۔ ہم اپنے اور تمھارے لیے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔''

استسقاء:

128- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ گریہ کناں لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی تو اسی وقت بادل گھر آئے:

---

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۹۷۵)

«اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ»[1]

''اے اللہ! ہمیں بارانِ رحمت سے سیراب کر، ایسی بارش جو رچتی پچتی، شاداب کُن، نفع بخش، بے ضرر اور مدت بعد نہیں بلکہ جلدی ہو۔''

129- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قحطِ باراں کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر لانے کا حکم دیا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مصلّی (عیدگاہ) میں رکھ دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف جانے کا دن مقرر فرما دیا۔ اس دن جب آفتاب کی شعاعیں ظاہر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے، منبر پر بیٹھ گئے، اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا:

''تم لوگوں نے خشک سالی کا شکوہ کیا ہے، بارانِ رحمت آنے اور اس دورِ قحط سالی کے ختم ہونے کی خواہش کی ہے۔ اللہ نے حکم دے رکھا ہے کہ تم اس سے دعا مانگو اور

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (١١٦٩) حاكم (١/ ٤٧٥) صحيح علىٰ شرط الشيخين و وافقهٗ الذهبي و صححه النووي.

اس نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ تمھاری دعا قبول کرے گا۔‘‘

پھر آپ ﷺ نے یہ پڑھا:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ، اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ﴾

’’ہر قسم کی تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا اور روزِ قیامت کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جو چاہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غنی ہے اور ہم فقرا ہیں، ہم پر بارش نازل فرما اور جو تو نے نازل کیا اسے ہمارے لیے ایک مدت تک کے لیے قوت و کفایت کا ذریعہ بنا دے۔‘‘

پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ

آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگی۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف پیٹھ پھیری اور اپنی چادر کے اُوپر والے کنارے کو نیچے کیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہی لوگوں کی طرف رُخ کیا۔ پھر منبر سے اُترے اور دو رکعت نماز (صلاۃ الاستسقاء) پڑھائی۔ اللہ عزوجل نے بادل پیدا فرمائے، بدلیاں کڑکیں، بجلیاں چمکیں اور اللہ کے حکم سے بارش ہوگئی۔ آپ ﷺ کے مسجد تک پہنچتے پہنچتے بارش کے پانی سے ہر طرف جل تھل ہوگئی۔ جب آپ ﷺ نے لوگوں کو بھاگتے چھپتے دیکھا تو اس طرح کھل کر ہنسے کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں اور فرمایا:

''میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اس کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''[1]

آندھی کے وقت:

130- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہوا اللہ کی رحمت ہے، جو اپنے ساتھ رحمت لاتی ہے تو

---

(1) سنن أبي داود، رقم الحديث (١١٧٣)

کبھی عذاب بھی لے آتی ہے۔ جب تم اس کے آثار دیکھو تو اسے گالی مت دو اور اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔“[1]

131- جب تیز و تند ہوا چلتی تو آپ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ»[2]

”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر اِس میں موجود خیر اور اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور میں اس کے شر، اس میں موجود شر اور اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔“

---

(1) سنن أبي داود، رقم الحديث (٥٠٩٧) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٧٢٧) مسند أحمد (٧٦٣١) و صححه النووي.

(2) صحيح مسلم، رقم الحديث (٨٩٩)

گھٹائیں یا بادل دیکھ کر:

-132 نبی کریم ﷺ جب آسمان کے اُفق پر کچھ آثار دیکھتے تو کام کرنا ترک کر دیتے، اگرچہ نماز ہی کیوں نہ پڑھ رہے ہوتے اور یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

« اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا »

''اے اللہ! میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

اور اگر بارش ہونے لگتی تو یہ فرمایا کرتے تھے:

« اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا هَنِيْئًا » [1] ''اے اللہ حسبِ ضرورت اور رچتی پچتی ہو۔''

بجلی کے کڑکنے پر:

-133 حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب بجلی کی کڑک سنتے تو بات چھوڑ کر یہ پڑھتے:

« سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٥٠٩٩) سنن النسائي، رقم الحديث (١٥٢٣) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٨٨٩)

مِنْ خِيفَتِهِ))[1]

''پاک ہے وہ ذات کہ بجلی اور فرشتے بھی جس کے ڈر سے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔''

بارش کے وقت کی دُعائیں:

134- حضرت زید بن خالد جُہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جبکہ رات بارش ہوچکی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف رُخ کیا تو فرمایا:

''کیا تم جانتے ہو کہ تمھارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے کہا ہے کہ میرے بندوں میں سے کچھ مجھ پر ایمان لانے والے اور کچھ میرے ساتھ کفر کرنے والے ہوگئے ہیں، جس نے یہ کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ہے، وہ مجھ پر ایمان لانے والا اور ستارے کے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور جس نے یہ کہا کہ فلاں ستارے کی تاثیر سے بارش

[1] موطأ الإمام مالك (٢/ ٩٩٢)

ہوئی ہے، وہ میرے ساتھ کفر کرنے اور ستارے پر ایمان لانے والا ہے۔"[1]

135- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، درآں حالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس آدمی نے کہا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مال ہلاک اور راستے منقطع ہوگئے ہیں۔ لہٰذا اللہ سے دعا کریں کہ وہ بارش نازل فرمائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور یہ دعا کی:

«اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا»

"اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! آسمان پر کوئی گھٹا یا بادل کے ٹکڑے نظر نہ آتے تھے اور نہ ہمارے اور جبلِ سلع کے مابین کوئی فصیل یا مکان حائل تھا۔ جبلِ سلع کے پیچھے سے گھٹا اٹھی اور وسطِ آسمان میں آکر پھیل گئی اور ایسی بارش ہوئی

---

(1) صحيح البخاري، رقم الحديث (٨٤٦) صحيح مسلم، رقم الحديث (٧١)

کہ پورا ہفتہ ہم سورج نہ دیکھ پائے۔ اگلے جمعے پھر اسی دروازے سے ایک آدمی داخل ہوا، جب کہ نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مال ہلاک اور راستے منقطع ہوگئے۔ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ بارش روک لے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ اُٹھائے اور یہ دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَ لَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ»[1]

"اے اللہ! ہمارے اِرد گرد برسا نہ کہ ہم پر، اے اللہ! پہاڑیوں کی چوٹیوں اور ٹیلوں پر برسا، وادیوں کے دامنوں اور درختوں کے جنگلات پر برسا۔"

اسی وقت مطلع صاف ہوگیا اور ہم باہر نکل کر دھوپ میں چلنے لگے۔

چاند دیکھنے کی دُعا:

136- رسول اللہ ﷺ جب پہلے دن چاند دیکھتے تو یہ دعا

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (١٠١٣) صحيح مسلم، رقم الحديث (٨٩٧)

فرمایا کرتے تھے:

«اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ»[1]

''اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! تو اس چاند کو ہمارے لیے امن و ایمان، سلامتی و اسلام اور اپنے محبوب و پسندیدہ اعمال کی توفیق کا پیامبر بنا۔ اے ہلال! ہمارا (۲۴) اور تیرا رب اللہ ہے۔''

سفر کی دُعائیں:

137- نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص سفر کا ارادہ کر کے نکلے وہ پیچھے رہنے والوں کے لیے یہ دعا کرے:

«اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ»[2]

''میں تمھیں اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی سپرد داری

---

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٥١) سنن الدارمي، رقم الحديث (١٧٣٠) صحيح ابن حبان (٣/ ١٧١)

[2] سنن النسائي الكبرىٰ، رقم الحديث (١٠٢٦٩) مسند أحمد، رقم الحديث (٨٦٩٤) و حسّنهٗ الحافظ.

میں آئی ہوئی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔''[1]

138- رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

''جب کوئی چیز اللہ کے سپرد کر دی جائے تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔''[2]

139- حضرت سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی سفر کا ارادہ کرتا تو حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما اسے کہتے: میرے قریب آؤ، تاکہ میں تمھیں اُس طرح الوداع کروں، جس طرح ہمیں رسول اللہ ﷺ الوداع کیا کرتے تھے اور پھر کہتے:

«أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ أَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ»

''میں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے خواتیم عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی آدمی کو الوداع کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ آپ ﷺ کا ہاتھ نہ چھوڑ دے۔ آگے

---

[1] مسند أحمد (٥٦٠٤)

[2] مسند أحمد (٤٩٥٧)

یہی دعا ذکر کی گئی ہے۔[1]

140- نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! میں سفر پر جا رہا ہوں، مجھے توشۂ سفر عنایت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

« زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى »

''اللہ تعالیٰ تقوے کو تیرا توشہ بنا دے۔''

اس نے کہا: مزید کچھ، آپ ﷺ نے فرمایا:

« وَغَفَرَ ذَنْبَكَ » ''اور تیرے گناہوں کی مغفرت فرمائے۔''

اس نے کہا: کچھ اور، تو فرمایا:

« وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ »[2]

''تو جہاں بھی ہو اللہ حصولِ خیر کو تیرے لیے آسان کر دے۔''

141- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آ کر کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں سفر پر جا رہا ہوں۔ مجھے وصیت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٧٤٤) حديث حسن.

[2] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٤٤) حديث حسن.

«عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ»

"خوفِ الٰہی اختیار کرو اور بلندی پر چڑھتے وقت "اَللّٰہُ أَکْبَرُ" کہو۔"

جب وہ آدمی جانے لگا تو آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَ هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ»[1]

"اے اللہ! اس کے لیے مسافت لپیٹ کر کم اور سفر آسان کر دے۔"

جانور پر سواری کی دُعائیں:

142- حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جن کی سواری کے لیے جانور لایا گیا۔ جب انھوں نے پائیدان پر اپنا پاؤں رکھا تو "بِسْمِ اللّٰہِ" کہا جب اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" اور پھر پڑھا:

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٤٥) حديث حسن. و صحيحه ابن حبان (٢٦٩٢) و الحاكم.

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ [الزخرف: ١٣، ١٤]

''پاک ہے وہ ذات جس نے یہ جانور ہمارے ماتحت کر دیا، ورنہ ہم اس کی طاقت رکھنے والے نہیں تھے اور ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

پھر تین مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہا۔ اس کے بعد تین مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہا، بعد میں یہ دعا کی:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ»

''تو پاک ہے، اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے، تو میری مغفرت فرما دے، کیوں کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔''

پھر آپ رضی اللہ عنہ ہنس دیے، کہا گیا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا، جیسے میں نے کیا ہے، پھر

آپ ﷺ ہنس دیے تھے۔ میں نے پوچھا تھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کس چیز پر ہنسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اپنے بندے پر تعجب آتا ہے۔ جب وہ کہتا ہے: اے اللہ! مجھے میرے گناہ بخش دے، وہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہ بخشنے والا کوئی نہیں۔''(1)

143- نبی اکرم ﷺ کسی طویل سفر پر جانے کے لیے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہہ کر یہ پڑھتے:

((سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ

---

(1) سنن أبي داود، رقم الحديث (٢٦٠٢) سنن النسائي الكبرىٰ، رقم الحديث (٨٨٠٠) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٤٦) حديث حسن صحيح، وصححه ابن حبان و الحاكم والنووي.

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ»

''اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی وتقویٰ اور تیری رضا کے عمل کا سوال کرتے ہیں، اے اللہ! ہم پر یہ سفر آسان فرما دے اس کی مسافت کو لپیٹ دے۔ تو سفر میں ہمارا ساتھی اور اہل میں ان کا محافظ ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت، منظر کی کلفت اور اہل و مال میں سوے انقلاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

جب آپ ﷺ سفر سے واپس پہنچتے، تب بھی یہ دُعا فرماتے اور ان چند کلمات کا اضافہ فرماتے:

«آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ»[1]

''ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد وثنا کرنے والے ہیں۔''

144- ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب پہاڑی گھاٹیوں پر بلندی کی طرف چڑھتے

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (١٣٤٢)

تو "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے۔ اور جب ڈھلوانوں سے اُترتے تو "سُبْحَانَ اللّٰه" کہتے تھے۔[1]

ٹھہرنے کی منزل پر؛ زہریلے کیڑوں اور موذی جانوروں سے حفاظت کی دعا:

145- رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ دورانِ سفر کسی منزل پہ پڑاؤ کرتے وقت جو شخص یہ دعا کرلے، اسے کوئی موذی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، یہاں تک کہ وہ اس جگہ سے کوچ نہ کر جائے:

«اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ»[2]

"میں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ اس کی ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔"

خورونوش کی دُعائیں:

اللہ ربّ العزت کا فرمان ہے:

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٢٥٩٩) صحيح البخاري، رقم الحديث (١٧٩٧) الفاظ مختلف ہیں۔

[2] صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٧٠٨)

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ [البقرة: ١٧٢]

''اے ایمان والو! ہمارے دیے ہوئے پاکیزہ رزق کو کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو، اگر تم صرف اسی اللہ ہی کی عبادت کرتے ہو۔''

146- رسول اللہ ﷺ نے (حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما کو) فرمایا:

''اے میرے بیٹے ''بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے سامنے سے کھاؤ۔''[1]

147- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی شخص کھانا شروع کرتے وقت ذکرِ الٰہی بھول جائے تو (یاد آنے پر) کہے:

«بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ»''[2]

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٣٧٦) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٠٢٢)

[2] سنن الترمذي، رقم الحديث (١٨٥٨) حديث حسن صحيح.

"اِس کے اوّل و آخر میں اللہ ہی کے نام کے ساتھ۔"

148- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں سے کبھی عیب نہیں نکالا، اگر خواہش و رغبت ہوتی تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔[1]

149- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"اللہ اس بندے پر راضی ہوتا ہے جو کھانے کا ہر لقمہ کھائے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے اور پانی کا گھونٹ پیے تو اس پر بھی "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے۔"[1]

150- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جو شخص کھانا کھا کر یہ دعا کرے، اللہ اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیتا ہے:

« اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ

---

(1) صحيح البخاري، رقم الحديث (٣٥٦٣) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٠٦٤)

(2) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٧٣٤)

غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ)) [1]

"ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر (اپنے فضل) سے مجھے یہ رزق دیا۔"

151- ایک ایسے شخص سے روایت ہے جسے نبی اکرم ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل رہا۔ وہ سُنا کرتا تھا کہ جب کھانا آپ ﷺ کے قریب کیا جاتا تو آپ ﷺ "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھتے اور جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو یہ دعا فرماتے:

((اَللّٰھُمَّ اَطْعَمْتَ وَاَسْقَیْتَ وَاَغْنَیْتَ وَاَقْنَیْتَ وَھَدَیْتَ وَاَحْیَیْتَ، لَكَ الْحَمْدُ مَا اَعْطَیْتَ)) [2]

"اے اللہ! تو نے کھلایا، پلایا، صاحبِ دولت و ثروت کیا، تو نے ہدایت دی اور زندہ رکھا۔ ان نعمتوں پر ہر قسم کی

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٥٨) حديث حسن و وافقهٗ ابن حجر و رواه سنن أبو داود، رقم الحديث (٤٠٢٣) و ابن ماجه، رقم الحديث (٣٢٨٥)

[2] سنن النسائي الكبرىٰ (٢٨٧١) و ابن السّني (٤٦٥)

تعریف تیرے ہی لیے ہے۔"

152- نبی اکرم ﷺ کا دستر خوان اُٹھایا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعا کرتے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَ لَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا»[1]

"ہر قسم کی بے شمار، عمدہ، مبارک، لا تعداد اور لا انتہا تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اے ہمارے رب! تیری تعریفوں سے کسی کو استغنا نہیں۔"

ضیافت کے بعد:

153- حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے ہاں مہمان ٹھہرے، ہم نے کھانا اور حلوہ آپ ﷺ کے قریب کیا۔ آپ ﷺ نے ان میں سے کھایا۔ پھر آپ ﷺ کو کھجوریں دی گئیں، آپ ﷺ کھجور کھا کر اس کی گٹھلی انگشتِ شہادت اور

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٤٥٨)

ساتھ والی انگلی کے درمیان گراتے۔ پھر پانی دیا گیا، جس سے آپ ﷺ نے نوش فرما کر اپنی دائیں جانب بیٹھے شخص کو دے دیا۔ آپ ﷺ جانے لگے تو میرے باپ نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کی کہ ہمارے لیے دعا فرمائیں، تب آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ»[1]

''اے اللہ! انھیں تو نے جو رزق دیا ہے، اس میں برکت عطا، کر ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر۔''

154- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف فرما ہوئے۔ وہ روٹی اور زیتون کا تیل لائے۔ آپ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا اور یہ پڑھا:

«اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ»[2]

---

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٠٤٢)

[2] سنن أبي داود، رقم الحديث (٣٨٥٤)

''تمھارے ہاں روزہ دار افطاری کرتے رہیں، تمھارا کھانا ابرار کھائیں اور فرشتے تمھارے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہیں۔''

السلام علیکم:

155- حضرت عبداللہ بن عُمر و رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: بہترین اسلامی اوصاف کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ کہ تو کھانا کھلائے اور ہر کسی کو سلام کہے، چاہے کسی کو جانتا ہو یا ناواقف ہو۔''[1]

156- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

''تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ ایمان دار نہ بن جاؤ اور اس وقت تک ایمان دار نہیں بن سکتے، جب تک کہ تم باہم محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمھیں ایسا کام نہ بتا دوں جس پر عمل پیرا ہونے سے تم باہم محبت کرنے

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (١٢) صحيح مسلم، رقم الحديث (٣٩)

والے بن جاؤ؟ سلام کہنا عام کر دو۔"[1]

157- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"تین کام ایسے ہیں کہ جس نے ان کو معمول بنالیا وہ ایمان دار ہو گیا:

① اپنے نفس سے انصاف کرنا۔ ② دنیا میں السلام علیکم کو عام کرنا۔ ③ تنگ دستی میں فی سبیل اللہ خرچ کرنا۔"[2]

ہنگ لگے نہ پھٹکری:

158- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے "السلام علیکم" کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا، وہ بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دس"۔ پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے "السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ" کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا وہ بیٹھ گیا تو فرمایا: "بیس"

① صحيح مسلم، رقم الحديث (٥٤)

② صحيح البخاري (١/ ١٥) ابن أبي شيبة (٦/ ١٧٢)

پھر تیسرا شخص آیا تو اس نے "السلام علیکم ورحمة اللّٰہ و برکاتہ" کہا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا اور اس کے بیٹھنے پر فرمایا: "تیس"[1]

آدابِ سلام:

159- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"اللہ کے ہاں لوگوں میں سے اولیٰ وہ شخص ہے جو دوسروں کو سلام کہنے میں سبقت کرے۔"[2]

160- نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"اگر چند آدمی مل کر جا رہے ہوں اور ان میں سے ایک آدمی "السلام علیکم" کہہ دے تو یہی کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے بھی ایک آدمی کا جواب کفایت کر جاتا ہے۔"[3]

---

(1) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٨٨٩) حديث حسن وحسنهُ البيهقي و ابن حجر.

(2) سنن الترمذي، رقم الحديث (٦٢٩٤) حديث حسن.

(3) سنن أبي داود، رقم الحديث (٥٢١٠) مسند البزار، رقم الحديث (٥٣٤)، سنن البيهقي (٩/ ٤٨).

161- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کھیل کود میں مشغول بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کہا۔''[1]

162- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی جب مجلس میں پہنچ جائے تو سلام کہے اور اگر اسے بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے۔ پھر جب اُٹھے تو اسے چاہیے کہ پھر سلام کہے۔ پہلا سلام آخری سے زیادہ حق دار نہیں ہے۔''[2]

چھینک اور جمائی:

164- نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ تم میں سے کوئی جب چھینک مارے اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' کہے تو سننے والے ہر مسلمان پر واجب و حق ہے کہ وہ

(1) صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٢٤٧)، صحيح مسلم، رقم الحديث (٢١٦٨)

(2) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٧٠٦) حديث حسن.

"یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" (اللہ تم پر رحم کرے) کہے۔ جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ تم میں سے کسی کو جب جمائی آئے تو اسے روکنے کی مقدور بھر کوشش کرے، کیونکہ جب کوئی جمائی لے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔"[1]

164- نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی جب چھینک مارے تو اسے چاہیے کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہے اور اس کے بھائی یا دوست کو چاہیے کہ "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہے۔ اس کے یہ کہنے کے بعد چھینک مارنے والے کو چاہیے کہ یہ کہے:

"یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَ یُصْلِحُ بَالَكُمْ"[2]

"آپ کو اللہ ہدایت دے اور صالح البال کرے۔"

ابو داود کے الفاظ یہ ہیں:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ»[3]

"ہر حال میں ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔"

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٢٢٦)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٢٢٤)

[3] سنن أبي داود، رقم الحديث (٥٠٣٣)

165- رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

”تم میں سے کوئی چھینک مار کر «اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ» کہے تو تم «یَرْحَمُكَ اللّٰہُ» کہو اور اگر وہ «اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ» نہ کہے تو تم بھی جواب نہ دو۔“[1]

---

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۹۹۲)

نکاح و بیاہ

خطبۂ نکاح:

166- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبۂ حاجت سکھلایا:

«اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ [آل عمران: ۱۰۲]

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ [النساء:١]

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ [الأحزاب:٧٠۔٧١]

”ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، ہم اسی کی حمد و ثنا کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اپنے نفس کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جسے وہ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے، اس کا کوئی ہادی نہیں بن سکتا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناتے توڑنے سے بھی بچو، بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو، جتنا اس سے ڈرنا چاہیے اور دیکھو تم مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی باتیں کیا کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ تمھارے کام سنوار دے اور تمھارے گناہ معاف فرما دے اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، اس نے بڑی مراد پائی۔“[1]

شادی کی مبارک:

167- نبی کریم ﷺ جب کسی کو اس کی شادی کی مبارکباد

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (۱۰۹۷) سنن الترمذي، رقم الحديث (۱۱۰۵)

دیتے تو یہ فرماتے:

«بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ» ①

''اللہ تعالیٰ تیرے لیے مبارک کرے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو بھلائی میں اکٹھا کرے۔''

آدابِ زفاف اور صالح اولاد:

168- نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی جب کسی عورت سے شادی کرے یا غلام خریدے تو یہ دعا کرے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ»

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی اور اس کی جبلّت وفطرت کی بھلائی چاہتا ہوں اور تجھ سے اس کے اور اس کی جبلّت کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔''

① سنن الترمذي، رقم الحديث (١٠٩١) حديث حسن صحيح على شرطِ مسلم كما قال الحاكم و وافقهُ الذهبي.

اور جب اونٹ خریدے تو اس کی کوہان کی چوٹی کے بال پکڑ کر یہ دعا کرے۔[1]

169- نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

''تم میں سے کوئی اگر اپنی بیوی سے جماع کرنے سے پہلے یہ دعا کرلے:

« بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا »

''اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور تو ہمیں جو اولاد دے اسے بھی شیطان سے بچانا۔''

تو ان کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا شیطان اُسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔[2]

---

① سنن أبي داود، رقم الحديث (٢١٦٠) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٩١٨)

② صحيح البخاري، رقم الحديث (١٤١) صحيح مسلم، رقم الحديث (١٤٣٤)

بچے کی ولادت پر

اذان:

170- حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ جب حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے (حضرت) حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) کو جنم دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں اذان کہی۔[1]

گھٹی:

171- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''نو مولود بچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور انھیں گھٹی دیتے۔''[1]

1. سنن الترمذي، رقم الحديث (١٥١٤) حديث حسن صحيح.
2. صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٨٦) سنن أبي داود، رقم الحديث (٢٨٦) علىٰ شرط الشيخين.

عقیقہ:

172- حضرت عمرو بن شعیب سے، ان کے والد سے، ان کے دادا سے نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے:

''آپ ﷺ نے ''ولادت کے ساتویں دن بچے کا نام رکھنے، سر کے بال اتارنے (اور ان کے برابر چاندی صدقہ کرنے) اور عقیقہ کرنے کا حکم دیا۔''[1]

173- نبی اکرم ﷺ نے اپنے لختِ جگر ابراہیم، ابو موسیٰ کے بیٹے ابراہیم، ابو طلحہ کے بیٹے عبداللہ اور ابو اسید کے بیٹے منذر رضی اللہ عنہم کی ولادت کے وقت ان کے نام رکھے۔[2]

اللہ کے محبوب نام:

174- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔[3]

175- نبی کریم ﷺ نے مکروہ ناموں کو اچھے ناموں سے

---

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٨٣٢) حديث حسن.

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (١٣٠٣) وغيره.

[3] صحيح مسلم، رقم الحديث (٢١٣٢)

بدل دیا۔ زینب کا نام برّہ تھا، اسے کہا گیا کہ وہ خود ستائش کرتی ہے، اس کا نام زینب رکھ دیا۔ آپ ﷺ یہ کہا جانا مکروہ سمجھتے تھے کہ ''وہ برّہ (نیکوکار) کے ہاں سے نکلا۔'' آپ ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: حزن (مشکل) فرمایا: تیرا نام سہل ہے اور عاصیہ (نافرمان) کا نام بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔ ایک آدمی سے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا، اصرم (مفلس ومحتاج) آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا نام زُرعہ (بیج وکھیتی) ہے اور عفرہ (خاک زار) نامی قطعہ زمین کو خضرہ (سبز زار) کا نام دے دیا۔[1]

مُرغ، گدھے اور کتے کی آواز سن کر:

176- نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم گدھے کی ہنہناہٹ سنو تو «اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ» پڑھو، اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

---

(1) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢١٤١) سُنن أبي داود، كتاب الأدب (٤٩٥٢، ٤٩٥٤، ٤٩٥٦) طبراني في المعجم الصغير.

اور جب مُرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو، اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔‘‘ (1)

177- رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

’’جب تم رات کو کتے کا بھونکنا اور گدھے کا ہنہنانا سنو تو ان سے اللہ کی پناہ طلب کرو (’’اَعُوْذُ بِاللّٰهِ...‘‘ پڑھو) وہ ایسی چیز دیکھتے ہیں جسے تم نہیں دیکھ رہے ہوتے۔‘‘ (2)

مجلس سے اُٹھتے وقت:

178- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور بہ کثرت باتیں کرے اور اُٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی وہ تمام خطائیں معاف کر دیتا ہے جو انجانے میں اس سے سرزد ہوگئیں:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

---

(1) صحيح البخاري، رقم الحديث (٣١٢٧) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٧٢٩)

(2) سنن أبي داود، رقم الحديث (٥١٠٣) مسند أحمد (٣/ ٣٠٦) الأدب المفرد، رقم الحديث (١٢٣٤)

أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ»

''اے اللہ! تو اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہے میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے مغفرت طلب کرتا اور تیری طرف متوجہ ہوتا (توبہ کرتا) ہوں۔''[1]

179- دوسری حدیث میں ہے:

''اگر کسی نیک مجلس میں ہوگا تو یہ دعا بھی اُسی کے تابع ہو جائے گی۔ اور اگر کسی مخلوط مجلس میں ہوگا تو یہ دعا اس کا کفارہ بن جائے گی۔''[2]

لمحۂ فکریہ:

180- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''کوئی قوم جب کسی ایسی مجلس سے اُٹھے جس میں انھوں نے اللہ کا سرے سے ذکر ہی نہ کیا ہو تو وہ گویا گدھے کی مُردار

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٣٣) حديث حسن صحيح، ابن حبان (٢/ ٣٥٣) حاكم، علىٰ شرطِ مسلم و وافقهُ الذهبي.

[2] سنن النسائي، رقم الحديث (٤٨٥٧) طبراني (٢/ ١٣٨) حاكم، علىٰ شرطِ مسلم ووافقه الذهبي.

سے اُٹھے ہیں اور وہ مجلس ان کے لیے باعثِ حسرت ہے۔"[1]

181- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم ہی کسی مجلس سے یہ ادعیہ کیے بغیر اُٹھتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهِ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَ انْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا»[2]

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٤٨٥٥) حاكم (١/ ٦٦٩) علىٰ شرطِ مسلم و وافقه الذهبي.

[2] سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٥٠٢) حديث حسن، ابن السنّي، حاكم، علىٰ شرط البخاري ووافقه الذهبي.

''اے اللہ! ہم میں تقسیم کر دے اپنی خشیت جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اپنی اطاعت جو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور یقین جو ہم پر مصائبِ دُنیا کو ہلکا کر دے۔ اے اللہ! تو جب تک زندہ رکھے ہمیں ہمارے کانوں، آنکھوں اور قوت سے فائدہ پہنچا اور اسے ہم سے موروثی بنا۔ جو ہم پر ظلم کرے اس کا بدلہ دلا، جو ہم سے عداوت کرے اس کے خلاف ہماری مدد فرما، ہماری مصیبت کو ہمارے دینی امور میں حارج نہ کر دینا اور دنیا کو ہمارے لیے سب سے بڑا غم اور انتہائے علم نہ بنا، اور ہم پر ایسا کوئی شخص مسلّط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔''

غصے کے وقت:

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ [حم السجدة: ٣٦]

''اور اگر شیطان تمھیں اُکسانے بہکانے لگے تو اللہ سے

پناہ مانگو بے شک وہ (اللہ) سُننے والا اور جاننے والا ہے۔''

182- حضرت سلیمان بن صُرَد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا جبکہ دو آدمی ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سُرخ اور گردن کی رگیں پھول گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں ایک کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ کافور ہو جائے اور وہ کلمہ: «اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ» ہے۔''[1]

مصیبت زدہ کو دیکھ کر:

183- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جو شخص مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے، اللہ اسے اس مصیبت میں مبتلا نہیں کرے گا:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٧٠١) صحيح مسلم، رقم الحديث (١٠٩)

عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا» [1]

"تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا، جس میں تجھے مبتلا کر رکھا ہے اور جس نے مجھے کثیر مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔"

بازار میں: دس لاکھ......

184- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص بازار میں داخل ہو اور یہ دعا پڑھے اللہ اس کے نامۂ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھتا، اس سے دس لاکھ بُرائیاں مٹاتا اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کرتا ہے:

«لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ» [2]

---

(1) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٣١)

(2) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٢٨) و حسنه و الحاكم وابن السّني و أحمد في الزّهد.

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک ہے، حقیقی بادشاہی اسی کی اور ہر قسم کی سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود ازلی و ابدی زندگی والا ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

سواری کا جانور پھسلنے پر دعا:

185- ایک آدمی سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا کہ سواری کا جانور پھسلا۔ میں نے کہا: ''شیطان کا بُرا ہو۔'' آپ ﷺ نے فرمایا:

'' ''شیطان کا بُرا ہو'' مت کہو۔ جب تم نے یہ کہا تو شیطان اکڑتا اور تکبّر کرتا پورے مکان جتنا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ میری قوت سے پھسل کر اوندھا ہوا ہے، بلکہ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ ﴾ کہو۔ جب یہ کہا تو وہ ذِلت سے سکڑ کر مکھی جتنا رہ جاتا ہے۔''[1]

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٤٩٨٢) مسند أحمد (٥/ ٥٩) سنن النسائي الكبرى، رقم الحديث (١٠٣٨٨)

ہدیہ اور دعا دیے جانے پر دعا:

186- اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری ہدیہ دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لوگوں میں تقسیم کر دو۔ جب خادمہ تقسیم کر کے واپس آئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پُوچھا کہ لوگوں نے کیا کہا؟ خادمہ نے بتایا کہ لوگوں نے کہا:

''بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ'' ''اللہ تم میں برکت فرمائے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

((وَفِيهِمْ بَارَكَ اللّٰهُ)) ''انھیں بھی اللہ برکت دے۔''

ہم ان کے لیے اس طرح دعا کر دیتے ہیں۔ اس طرح ہمارا اجر ہمارے لیے باقی رہ جائے گا۔''[1]

جب تنکا دُور کیا جائے:

187- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کسی آدمی کی ڈاڑھی یا سر سے کوئی تنکا نکالا تو اس آدمی نے کہا: ''اللہ

---

[1] ابن السني من طريق النسائي بسند جيد، رقم الحديث (٢٧٧)

تجھ سے برائی دور کرے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اللہ پاک نے ہمارے اسلام لانے کے وقت سے ہی برائی کو ہم سے دور کر دیا ہے۔" جب تم سے ایسی کوئی چیز پکڑ لی جائے تو یہ کہو:

«اَخَذَتْ يَدَاكَ خَيْرًا»[1]

"تیرے ہاتھوں نے بھلائی پکڑی۔"

پہلا پھل دیکھ کر:

188- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"لوگ جب پہلا موسمی پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اسے پکڑتے تو یہ دعا فرمانے کے بعد وہ پھل بچوں میں سے سب سے نو عمر کو دے دیتے:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا»[2]

---

[1] ابن السنی، موقوف جیّد الاسناد، رقم الحدیث (۲۸۲)

[2] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۱۳۷۳)

''اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما، ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے صاع اور مُد میں برکت فرما۔''

چشم بد دور:

اللہ رب العزت کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَ لَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ [الکہف: ٣٩]

''کیا ہی خوب ہوتا اگر تو باغ میں داخل ہوتے ہوئے ''مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه'' کہہ لیتا کہ جو اللہ نے چاہا ہو گیا اللہ کے کرم کے سوا ہم میں کیا طاقت ہے۔''

189- نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''نظرِ بد (کا لگنا) حق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر کے ساتھ مسابقت کرے تو نظرِ بد اس سے سبقت لے جاتی ہے۔''[1]

190- نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''تم میں سے جب کوئی ایسی چیز دیکھے جو فی نفسہٖ یا اس کی

---

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (٢١٨٨)

مالی حالت اس کے دِل کو اچھی لگے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ بلا شبہ نظر لگنا برحق ہے۔''[1]

191- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنون اور چشمِ بد سے پناہ مانگتے تھے۔ یہاں تک کہ معوّذتَین (الفلق و النّاس) نازل ہو گئیں۔[2] جب یہ اُتریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے سوا سب کو چھوڑ دیا۔''

فال اور شگون:

192- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

''امراضِ متعدّی اور شگون کچھ نہیں، ان میں سے بہتر فال ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پُوچھا: فال کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کا اچھی بات سُننا۔''[3]

---

[1] عمل اليوم والليلة لابن السنّي، رقم الحديث (٢٠٤)

[2] سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٠٥٨) سنن النسائي، رقم الحديث (٥٤٩٤) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٥١١)

[3] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٤٢٢) صحيح مسلم، رقم الحديث (١١١)

193- نبی اکرم ﷺ فال کو پسند فرماتے تھے۔[1]

194- آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا گویا میں عقبہ بن رافع رضی اللہ عنہ کے گھر میں ہوں۔ ہمیں ابن طاب کی کھجوریں دی گئیں۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ ''دنیا میں ہمارے لیے رفعت وعزت اور آخرت میں ہمارے لیے اجر ونعمت ہے اور ہمارا دین عمدہ ہے۔''[2]

195- شگون کے متعلق حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا:

''ہم میں سے کچھ لوگ شگون لیتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ چیز تم صرف اپنے سینوں میں محسوس کرتے ہو، مگر یہ تمھیں کسی ارادے سے ہرگز نہ روکے۔''[3]

---

① صحيح ابن حبان، رقم الحديث (٦١٢١) مسند أحمد (١/ ٣١٩)

② صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٢٧٠) في الرّؤيا.

③ صحيح مسلم، رقم الحديث (٥٣٧)

شگون اور فال کیا ہے؟

سابقہ حدیث میں دو چیزوں شگون اور فال کا ذکر آیا ہے، جن کے متعلق تھوڑی سی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں۔

① شگون:

اس کے متعلق تو معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والے لوگ بھی جانتے ہیں کہ یہ توہّم پرستی، ضعیف الاعتقادی اور مرضِ وساوس کے سوا کچھ نہیں۔ اگر کوئی شخص کسی کام کو گھر سے نکلے اور بلی اس کا راستہ کاٹ جائے تو اُس سے صرف توہّم پرست، ضعیف الاعتقاد، کمزور ایمان، وسواسی اور جاہل لوگ ہی سوچ سکتے ہیں کہ اب اس میں کامیابی نہیں ہوگی، لہٰذا واپس ہو جانا چاہیے، مگر مضبوط ایمان والا مسلمان ان باتوں سے اپنے عزائم اور ارادوں کو ترک نہیں کرتا، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ کامیابی و ناکامی اللہ کے ہاتھ میں ہے، بلی بیچاری کے بس میں کچھ نہیں، وہ بڑی سوچ بچار، مشورۂ اَخیار اور بھرپور اعتماد و اعتبار کے بعد عزم کرتے ہی اللہ پر توکّل کرلیا کرتا ہے:

﴿ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ﴾ [آل عمران: ۱۵۹]

اب اس کا راستہ بلی کاٹے چاہے پیچھے سے کوئی اسے آواز دے یا گھر سے نکلتے وقت اسے کیسا بھی شخص ملے۔ وہ ان باتوں سے کوئی سروکار رکھے بغیر اللہ سے نیک تمنائیں لیے اپنی منزل کی طرف گامزن رہتا ہے۔

اللہ کے ہاں اگر کوئی کام دُور رس دینوی یا اُخروی اعتبار سے کسی کے حق میں اچھا نہ ہو اور اس میں کامیابی نہ ہو سکے تو یہ سوچنا بھی غلط ہے کہ بلی کے راستہ کاٹ جانے، فلاں کے پیچھے سے آواز دینے یا گھر سے باہر قدم رکھتے ہی فلاں کے ''متھے لگ جانے'' (چہرے پر نظر پڑ جانے) کی وجہ سے ناکامی ہوئی ہے، کیونکہ یہ کہنا تو مدبّر الامور ذاتِ الٰہی پر عدمِ اعتماد کا اظہار کرنے اور قادر و قدیر ذات کی قدرت میں نقص نکالنے کے مترادف ہے جو نہ صرف غلط بلکہ کافرانہ ادا، جرم اور گناہ ہے۔

② فال:

حدیث کے یہ الفاظ کہ ''رسول اللہ ﷺ کو فال پسند تھی'' پڑھ کر شاید کسی کی رگ پھڑکے کہ چلو ایک مسئلہ تو حل ہوا، خواہ مخواہ بعض لوگ سمع خراشی کرتے رہتے ہیں کہ فال یہ ہے اور فال وہ

ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے عرض ہے کہ حدیث کے الفاظ کو بہ غور پڑھیں اور دیکھیں کہ کس فال کو پسند فرمایا ہے؟ اور فال کی آپ ﷺ نے کیا تعریف کی ہے۔ آپ ﷺ سے جب پوچھا گیا:

«مَا الْفَالُ؟» ''فال کیا ہے؟''

تو فرمایا:

«اَلْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ يَسْمَعُهَا الرَّجُلُ» [1]

''فال اس اچھے کلمہ کو کہتے ہیں جسے آدمی سنتا ہے۔''

اس کو آپ اس مثال سے بہ آسانی سمجھ سکتے ہیں کہ ایک آدمی کسی کام کو گھر سے نکلا، راستے میں اتفاق سے کسی ملنے والے نے کہا:

''مُوَفَّقٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه'' ''اللہ خیر کرے گا۔''

تو یہ کلمہ پسند فرمایا گیا۔ ایسے ہی کتبِ حدیث میں بعض ضعیف الاسناد واقعات ملتے ہیں۔ مثلاً سفرِ ہجرت میں کہیں کسی کے اُونٹ چرتے دیکھے، پوچھا کس کے ہیں؟ بتایا گیا کہ بنو اسلم کے ہیں تو اس کلمہ سے سلامتی اور کسی کے نام مسعود سے

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٤٢٢) صحيح مسلم (١١١)

سعادت کا معنیٰ لیا۔ ایسے ہی دیگر واقعات کو یکجا کر کے دیکھا جائے تو یہی نتیجہ اَخذ کیا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے چلتے ہوئے سرِراہ ملنے والے کی زبان سے نکلے ہوئے اچھے کلمات کو اچھے مطالب پر محمول کیا اور پسند فرمایا مگر ہمارے ہاں برصغیر کے ممالک خصوصاً پاک و ہند میں لفظِ فال کے جو مفاہیم و مطالب لیے جاتے اور معمول بہا ہیں ان کا اس حدیثِ پاک اور دیگر واقعات سے دُور کا بھی واسطہ نہیں، بلکہ وہ سب انداز لٹیروں نے ڈاکے مارنے اور جیبیں کاٹنے کے لیے اپنا رکھے ہیں۔ جنھیں ''پھال'' (فال) ٹیوہ لگانا، ہاتھ دیکھنا وغیرہ جیسے نام دیتے ہیں۔ مثلاً:

① کسی کی چوری ہو جائے تو احباب اسے دلاسہ دینے اور دل جوئی کرنے آتے ہیں اور جاتے ہوئے چارہ سازی کے لیے یہ مشورہ بھی دیے جاتے ہیں کہ بھئی! فلاں جگہ ایک ''سیانا پھال پاندا اے'' (فال نکالتا ہے) اس کے پاس جاؤ، وہ آپ کو بتا دے گا کہ تمھارا چور کون ہے؟ لیجیے اب کہیے کہ اُس ''فلاں'' کو عالم الغیب سمجھیں؟

② کوئی ہاتھوں پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے اور چاہتا ہے کہ اللہ اس کے مقدر کھول دے اور وہ راتوں رات دولت مند ہو جائے، اس کی شادی اس کی مرضی سے ہو جائے، جرم کیا ہے مگر مقدمے میں باعزت بری ہو جائے۔ جب کچھ بنتا نظر نہ آیا تو برلبِ سڑک جونہی کسی کے آگے پیچھے دائیں بائیں ماہر دست شناس، ماہر پامسٹری، ماہرِ علم نجوم، جو چاہو سو پوچھو، محبوب آپ کے قدموں میں، ہاتھ کی ریکھائیں بولتی ہیں، پروفیسر عامل کامل اور اسی طرح کے درجنوں چھوٹے بڑے بورڈز، بینرز اور کتبے لگے ہوئے دیکھے، اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلا دیا یا بالفاظ دیگر اسے ۔نعوذ باللہ۔ علیم وقدیر بنا دیا۔

③ ایک انداز یہ بھی ہے کہ شہروں خصوصاً دیہات میں ایک خاص بہروپ لیے ہوئے کچھ عورتیں پھرتی رہتی ہیں۔ کسی بڑے سے صحن والے گھر میں ڈیرہ ڈال لیتی ہیں۔ توہم پرست اور گنوار عورتیں اس کے گرد منڈلانے لگتی ہیں۔ وہ باری باری ہاتھ دیکھتی اور قسمت بیان کرتی جاتی ہیں۔

یہاں تک کہ ہاتھ دیکھتے، مستقبل کا حال بتاتے اور قسمت بیان کرتے انھیں بے خود کر دیتی ہیں اور خود ہاتھ کی صفائی، چالاکی اور عیاری و مکاری سے کئی گھروں پر ہاتھ صاف کر جاتی ہیں۔ ایسے واقعات سُننے میں آتے ہی رہتے ہیں کہ فلاں جگہ مذکورہ طریقہ سے چوری ہوگئی۔ بھلا ان اوچھے ہتھکنڈوں اور عیارانہ چالوں کا ''فال'' سے کیا تعلق ہے؟

درحقیقت یہ شاطر، گھاگ اور مکار عناصر کی سازش ہے کہ دینی و دنیوی اعتبار سے غلط باتوں کو جاذب و دلکش نام دے کر اپنی دکان داریاں چمکا رکھی ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ان سب لوگوں سے بچنا چاہیے، کیونکہ یہ سب فتنہ پردازیاں ہیں اور ان میں متاعِ دنیا اور دولتِ دین و ایمان ہر دو کا نقصان ہے۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُسْتَعَانُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ.

ابو عدنان

ضمیمہ

اِس صفحے سے قبل تک کتاب "صحیح الکلم الطیّب" کا ترجمہ و حواشی تھے، جبکہ اس سے آگے والے صفحات بہ طورِ "ضمیمہ" شامل کیے جارہے ہیں، تاکہ ان میں وہ دُعائیں بھی شامل کی جاسکیں جو بعض وجوہات کی بنا پر "اصل کتاب" میں وارد نہیں کی گئی تھیں، جیسے دعائے قنوت و جنازہ وغیرہ۔

اِن دُعاؤں کو ہم دو الگ الگ ابواب کے تحت ذکر کررہے ہیں، جن میں سے پہلا باب ہے: "قرآنِ کریم سے دعائیں۔"

اس میں قرآنی دُعاؤں میں سے اڑسٹھ دعاؤں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اور دوسرا باب ہے:

"حدیثِ شریف سے دعائیں۔"

جس میں بہت زیادہ دعائیں آگئی ہیں اور پھر ان ابواب کے تحت ذیلی عنوانات بھی ہیں۔ وَبِيَدِ اللّٰهِ التَّوْفِيْقَ.

مترجم و مرتب

باب 1

قرآنِ کریم سے دعائیں

قرآنِ کریم سے دعائیں

قرآنِ کریم میں انبیا علیہم السلام اور صالحین کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے متعدد دُعائیں ذکر فرمائی ہیں، جن میں دین و دُنیا کی ہر بھلائی کے لیے دُعائیں وارد ہوئی ہیں۔ مثلاً:

دُعائے حضرت آدم علیہ السلام:

کوئی خطا سرزد ہو جانے پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت و بخشش طلب کرنے کے لیے کوئی بھی شخص حضرت آدم علیہ السلام والی یہ دعا کرسکتا ہے:

1- ﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ [الأعراف: ۲۳]

''اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم

خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔‘‘

دُعائے حضرت نوح علیہ السلام:

2۔ ﴿رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ﴾

[المؤمنون: ۲۹]

’’اے میرے پروردگار! مجھے مبارک جگہ اتارنا اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔‘‘

3۔ ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا﴾

[نوح: ۲۸]

’’اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لاکر میرے گھر میں آئے اس کو اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور ظالم لوگوں کے لیے اور زیادہ تباہی بڑھا۔‘‘

4۔ ﴿اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ﴾ [القمر: ۱۰]

’’(اے اللہ!) میں (دشمن کے مقابلے میں) مغلوب و کمزور ہوں تو ان سے میرا بدلہ لے۔‘‘

5- ﴿ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴾

[نوح: ٢٦]

''اے پروردگار! رُوئے زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی سلامت نہ چھوڑ۔''

دُعائے حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام:

6- ﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾

[البقرۃ: ١٢٧]

''اے ہمارے پروردگار! ہم سے یہ (خدمت و دُعا) قبول فرما، بے شک تو سننے والا ہے۔''

7- ﴿ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ ﴾ [الإبراهيم: ٤٠۔ ٤١]

''میرے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنائے رکھ، اے ہمارے پروردگار! میری دُعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! حساب (قیامت) کے دن میری، میرے ماں باپ کی اور تمام مومنوں کی مغفرت و بخشش فرما۔''

8- ﴿ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ ﴾ [الشعراء: ۸۳ تا ۸۸]

"میرے پروردگار! مجھے حکم (علم و دانش) عطا فرما اور نیکوکاروں میں شامل کر اور پچھلے لوگوں میں میرا ذکرِ خیر جاری کر اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے کر دے اور میرے باپ کو بخش دے کہ وہ گمراہوں میں سے ہے اور مجھے اُس دن (بروزِ قیامت) رسوانہ کرنا جب لوگ اُٹھائے جائیں گے جس دن نہ مال ہی کچھ فائدہ دے سکے گا اور نہ بیٹے۔"

اولاد طلب کرنے کی دعائیں:

جسے نرینہ اولاد کی خواہش ہو وہ حضرت ابرہیم خلیل علیہ السلام والی درجِ ذیل دعا اور آگے نمبر (۱۱) اور نمبر (۱۲) کے تحت آنے

والی حضرت زکریا علیہ السلام کی دعائیں اور نمبر (۴۶) والی بھی کرے۔

9- ﴿ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴾ [الصافات: ۱۰۰]

''اے میرے پروردگار! مجھے وہ اولاد عطا فرما جو سعادت مندوں (نیکوکاروں) میں سے ہو۔''

10- ﴿ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ [الممتحنة: ۵]

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافروں کے ہاتھوں عذاب نہ دلانا اور ہماری مغفرت فرما، بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔''

دعائے حضرت زکریا علیہ السلام:

نمبر (۹) کے تحت گزری دعائے حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نمبر (۴۶) والی دعا کے ساتھ ہی یہ دُعائیں بھی نرینہ اولاد کے لیے کریں:

11- ﴿ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴾ [آل عمران: ۳۸]

اے میرے پروردگار! مجھے اپنی جناب سے اولادِ صالح عطا فرما، بے شک تو دُعا سننے (قبول کرنے) والا ہے۔''

12- ﴿ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴾

[الأنبياء: ٨٩]

''اے میرے پروردگار! مجھے اکیلا (بلاوارث) نہ چھوڑ دینا اور تو سب سے بہترین وارث ہے۔''

دُعائے حضرت لوط علیہ السلام:

13- ﴿ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴾

[العنكبوت: ٣٠]

''اے میرے پروردگار! ان مفسد لوگوں کے مقابلہ میں میری نصرت فرما۔''

دُعائے حضرت یوسف علیہ السلام:

تختِ مصر پر رونق افروز ہونے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی تھی:

14- ﴿ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ

تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴾

[یوسف: ۱۰۱]

''اے آسمانوں اور زمین کے خالق! تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کارساز ہے تو مجھے (دنیا سے) اپنی اطاعت (کی حالت) میں اُٹھانا اور (آخرت میں) اپنے نیک بندوں میں شامل کرنا۔''

دُعائے حضرت یونس علیہ السلام:

15- ﴿ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾

[الأنبیاء: ۸۷]

''تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، تو پاک ہے (اور) میں قصوروار لوگوں میں سے ہوں۔''

سنن ترمذی میں ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو مسلمان کسی بھی مشکل میں ہو وہ دُعائے حضرت یونس علیہ السلام کرے تو اللہ ضرور قبول کرتا ہے:

یہ دعا اصل کتاب میں بھی گزر چکی ہے، لیکن باب کی نسبت سے اسے مکرر ذکر کر دیا ہے۔

دُعائے حضرت ایوب علیہ السلام:

16- ﴿ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴾

[الأنبياء: ٨٣]

''(اے پروردگار!) مجھے ایذا پہنچ رہی ہے اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔''

اَصحابِ طالُوت کی دُعا:

17- ﴿ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ﴾ [البقرة: ٢٥٠]

''اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کفار پر فتح یاب کر۔''

دُعائے حضرت سلیمان علیہ السلام:

18- ﴿ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ ﴾ [النمل: ١٩]

'اے میرے پروردگار! مجھے توفیق عطا فرما کہ جو احسان تو

نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیے ہیں، اُن کا شکر ادا کروں اور ایسے نیک کام کروں کہ تو اُن سے خوش ہو جائے، مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔"

دُعائے حضرت موسیٰ علیہ السلام:

19 - ﴿ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴾ [الأعراف: ١٥٥]

"تو ہی ہمارا کارساز ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔"

20- ﴿ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ﴾ [الأعراف: ١٥٦]

"اور ہمارے لیے اِس دُنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی، ہم تیری طرف ہو چکے ہیں۔"

21- ﴿ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ ﴾

[طٰہٰ: ٢٥ ـ ٢٧]

''اے میرے پروردگار! میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں۔''

-22 ﴿ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ﴾ [القصص: ١٦]

''میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے تو مجھے بخش دے۔''

-23 ﴿ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ [القصص: ٢١]

''اے میرے پروردگار! میں تیری طرف سے نازل ہونے والی خیر ونعمت کا محتاج ہوں۔''

قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا:

-24 ﴿ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾ [یونس: ٨٥۔ ٨٦]

''اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے لیے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہم کو کافروں سے نجات دے۔''

دعائے آسیہ علیہا السلام:

فرعون کی بیوی آسیہ علیہا السلام نے اس کے ظلم وستم اور جبر و جور

سے تنگ آ کر یہ دعا کی تھی:

25- ﴿ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ﴾

[التحریم: ۱۱]

''اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنا دے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی دُعا:

26- ﴿ رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴾ [آل عمران: ۵۳]

''اے ہمارے رب! جو فرمان تو نے نازل کیا، ہم نے مان لیا اور رسول کی پیروی قبول کی، ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔''

اصحابِ کہف کی دُعا:

27- ﴿ رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ﴾ [الکہف: ۱۰]

''اے ہمارے پروردگار! ہم پر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما اور ہمارے کام میں درستگی کے سامان مہیا فرما۔''

دُعائے رسولِ مقبول ﷺ:

28- ﴿رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا﴾

[بني إسرائيل: ۸۰]

"اے پروردگار! مجھے جہاں بھی تو لے جا سچائی کے ساتھ لیجا اور جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال اور اپنی طرف سے زور و قوت کو میرا مددگار بنا۔"

29- ﴿رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ﴾

[المؤمنون: ۱۱۸]

"اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔"

30- ﴿رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا﴾ [طٰهٰ: ۱۱٤]

"اے میرے پروردگار! مجھے مزید علم عطا فرما۔"

31- ﴿رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾﴾ [المؤمنون: ۹۷، ۹۸]

''اے پروردگار! میں شیطان کی اکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں تو اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔''

اہلِ ایمان کی دُعائیں:

32- ﴿ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ [البقرۃ: ٢٠١]

''پروردگار! ہمیں دُنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔''

33- ﴿ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾ [البقرۃ: ٢٨٦]

''اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہوگئی ہو تو ہمارا مواخذہ نہ کرنا، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ

ڈالنا، جیسا کہ تو نے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، پروردگار! جو بوجھ اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، وہ ہم سے نہ اُٹھوانا، اے پروردگار! ہمارے گناہوں سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک ہے اور کافروں کے مقابلہ میں ہمیں فتح و نصرت عطا فرما۔"

34 - ﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴾ [آل عمران: ۸]

"اے ہمارے رب! جب تو نے ہمیں ہدایت سے نوازا ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کرنا اور ہمیں اپنے ہاں سے نعمت عطا فرما تُو تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔"

35- ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾

[آل عمران: ۱۴۷]

"اے ہمارے رب! ہمارے گناہ اور ہمارے کاموں میں ہم سے ہونے والی زیادتیاں ہمیں معاف کر دے اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما۔"

36- ﴿ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴾ [آل عمران: ۱۹۳]

اے ہمارے رب! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر دے اور ہمیں دُنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اُٹھا۔"

37- ﴿ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴾ [آل عمران: ۱۹٤]

"اے ہمارے پروردگار! تو نے جن چیزوں کے اپنے پیغمبروں کے ذریعے ہم سے وعدے کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔"

38- ﴿ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴾ [النساء: ۷۵]

"(اے ہمارے پروردگار!) ان ظالموں کی بستی سے ہمیں نجات دے اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی

طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر کر۔''

39- ﴿رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ﴾

[الأعراف: ١٢٦]

''اے ہمارے رب! ہم پر صبر و استقامت کے دہانے کھول دے اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں فوت کر۔''

40- ﴿رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٨٥﴾ وَ نَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ﴾ [يونس: ٨٥۔ ٨٦]

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں ان ظالموں کے لیے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں قومِ کفار سے نجات عطا فرما۔''

41- ﴿رَبِّ اَوۡزِعۡنِيۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِيۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰهُ وَاَصۡلِحۡ لِيۡ فِيۡ ذُرِّيَّتِيۡ اِنِّيۡ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاِنِّيۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ﴾

[الأحقاف: ١٥]

''اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ تو نے جو احسانات مجھ پر اور میرے والدین پر کیے ہیں ان کا شکر ادا کروں اور وہ نیک عمل کروں کہ جن کو تو پسند کرے اور میرے

لیے میری اولاد کی اصلاح کر دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔''

42- ﴿ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ [التحریم: ٨]

''اے ہمارے پروردگار! ہمارا نور ہمارے لیے مکمل فرما دے اور ہمیں معاف کر، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

43- ﴿ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾ [المؤمنون: ١٠٩]

''اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔''

عِبادالرحمٰن کی دُعائیں:

44- ﴿ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ [آل عمران: ١٦]

''اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، تو ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔''

45- ﴿ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴾ [الفرقان: ٦٥]

''اے ہمارے پروردگار! دوزخ کا عذاب ہم سے دور کر دے، بے شک اس کا عذاب بڑی اذیت ناک چیز ہے۔''

46- ﴿ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴾ [الفرقان: ٧٤]

''اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں کی طرف سے (سکونِ قلب) اور اولاد کی طرف سے دِل کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔''

اَخلاف (بعد والوں) کی دُعا

(پہلے گزرے لوگوں) کے لیے:

47 - ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴾ [الحشر: ١٠]

''اے ہمارے رب! ہمارے اور ہم سے پہلے گزرے ہمارے بھائیوں کے گناہ بخش دے اور اہلِ ایمان کے لیے ہمارے دلوں میں حسد و کینہ پیدا نہ ہونے دے، اے ہمارے رب! تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔''

اولاد کی دُعائیں والدین کے لیے:

48- ﴿ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴾

[بني إسرائيل: ٢٤]

''اے میرے رب! میرے والدین پر رحم فرما، جیسا کہ

انھوں نے بچپن میں مجھے (شفقت کے ساتھ) پالا ہے۔''

یہ قرآنِ کریم سے منتخب دُعائیں ہیں، جو دعا کرنے والوں کی طرف منسوب کر دی ہیں، لیکن انھیں ہم میں سے جو شخص بھی چاہے، کسی بھی وقت مانگ سکتا ہے اور ان میں ہر قسم کی دُعائیں ہیں، روحانی و اُخروی فوز و فلاح کے لیے بھی اور مادی و دنیوی مال و متاع کے لیے بھی۔

فضائلِ آیات وسُوَر

یوں تو پورا قرآنِ مجید ہی باعثِ برکت وثواب ہے لیکن قرآنِ کریم کی بعض آیات اور سورتوں کی بہت فضیلت آئی ہے جن سے دُعا اور دَم دونوں ممکن ہیں۔ مثلاً:

تمام امراض سے شفا کا دَم:

49- سورۃ الفاتحہ کے دیگر ناموں کے علاوہ اس کا ایک نام ''شفاء'' اور ''رقیہ'' یعنی دَم بھی ہے۔ تو گویا اسے پڑھ کر دَم کرنا ہر بیماری کے لیے شفا کا موجب ہے۔ جیسا کہ اصل کتاب کا نمبر 121 دیکھنے سے تفصیل معلوم ہوتی ہے جو صحیحین یعنی بخاری ومسلم میں آئی ہے اور مذکورہ نمبر کے تحت گزری ہے۔

چوری اور شیطان سے حفاظت کا نسخہ:

50- آیت الکرسی، قرآنِ کریم کی معروف آیتِ شریفہ

ہے جو کہ سورۃ البقرہ میں (آیت: ۲۵۵) ہے۔ اسے رات کو سوتے وقت پڑھنے سے شیطان قریب نہیں آتا اور اللہ کی طرف سے اس شخص کے مال و متاع کی نگہبانی کی جاتی ہے، جیسا کہ اصل کتاب میں نمبر ۲۷ کے تحت صحیح بخاری شریف کے حوالے سے تفصیل گزری ہے۔

51- ایک حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ آیۃ الکرسی قرآنِ کریم کی سب سے زیادہ فضیلت و عظمت والی آیت ہے۔[1]

کفایت و کشایش:

52- سورۃ البقرہ کی ہی آخری دو آیتوں کی بھی بڑی فضیلت ہے، حتیٰ کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے کسی رات کو یہ دو آیتیں پڑھ لیں وہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔[2]

اِن آیتوں کے لیے اصل کتاب کا نمبر ۲۸ دیکھیں۔

53- انہی دونوں آیتوں کے بارے میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

---

(1) صحيح مسلم، رقم الحديث (٨١٠)

(2) صحيح البخاري ، رقم الحديث (٤٧٢٢) صحيح مسلم، رقم الحديث (٨٠٧، ٨٠٨) سنن أبي داود، رقم الحديث (١٣٩٧) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٨٨١)

''جس گھر میں تین راتیں مسلسل انھیں پڑھ دیا، شیطان اس گھر کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔''[1]

شیطان سے خلاصی:

54- آیت الکرسی اور آخری دو آیتوں کی اس فضیلت و برکت کے علاوہ نبی اکرم ﷺ کا اس پوری سورۃ البقرہ کے بارے میں ارشاد ہے کہ جس گھر میں یہ سُورت پڑھی جائے، اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔[2]

55- ایک حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے، جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جائے۔''[3]

---

(1) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٨٨٢) و سنن الدارمي (٢/ /٥٤٢) . صحيح

(2) صحيح مسلم، رقم الحديث (٧٨٠) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٨٧٧) مستدرك حاكم، رقم الحديث (٢٠٦٢) سنن الدارمي (٢/ ٥٤١) طبراني كبير (٩/ ١٢٩) .

(3) صحيح مسلم، رقم الحديث (٧٨٠)

مغفرت و بخشش کے لیے وکیل:

56- اس سورۃ البقرہ کے ساتھ ہی سورت آلِ عمران کو نبی اکرم ﷺ نے دو ''پھول'' قرار دیا ہے اور فرمایا ہے:

''قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے یہ دونوں جھگڑا کریں گی (تاکہ انھیں بخشوالیں) سورۃ البقرہ پڑھا کرو۔ اس کا پڑھنا باعثِ برکت اور اس کا ترک کرنا باعثِ حسرت ہے اور کاہل و بے کار لوگ اسے پڑھ ہی نہیں سکتے۔''[1]

فتنہ دجال سے حفاظت:

57- سورۃ الکہف کے بارے میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''جس نے اس کی پہلی دس آیتیں حفظ کرلیں وہ فتنۂ دجال سے محفوظ ہوگیا۔''[2]

58- ایک حدیث میں ہے:

''اگر کوئی دجال کا زمانہ پائے تو سورۃ الکہف کے آغاز کی

---

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٨٠٤)

[2] مسند أحمد، رقم الحديث (٥/ ١٩٦)

تلاوت کرے۔ وہ اس کے فتنہ سے بچا دیں گی۔"[1]

شافعِ مغفرت:

59- سورۃ الملک کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

"یہ اپنے تلاوت کرنے والے کی اس وقت تک شفاعت کرے گی جب تک کہ اس کی مغفرت نہ ہو جائے۔"[2]

60- نبی کریم ﷺ سورۃ الملک اور حم السجدۃ کو ہر رات پڑھا کرتے تھے۔[3]

ایک تہائی قرآن کا اجر، دخولِ جنت اور اللہ کی محبت کا راز:

61- سورۃ الاخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کے بارے

---

(1) صحيح مسلم، رقم الحديث (٨٠٩) سنن أبي داود، رقم الحديث (٤٣٢٣) السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (٥٨٢)

(2) سنن أبي داود، رقم الحديث (١٤٠٠) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٨٩١) سنن النسائي الكبرىٰ (٦/ ١٧٨)، سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٧٨٦) حديث حسن.

(3) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٨٩٩) سنن الدارمي (٢/ ٤٥٥) مسند أحمد (٣/ ٣٤٠) حديثٌ صحيح.

میں نبی اکرم ﷺ کے متعدد ارشادات ہیں، جن میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

''اس کی تلاوت کا ثواب ایک تہائی قرآن (دس پاروں) کی تلاوت کے برابر ہے۔''[1]

62- ایک آدمی کو آپ ﷺ نے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھتے سُنا تو فرمایا:

''اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔''[2]

63- ایک صحابی رضی اللہ عنہ ہر رکعت میں کوئی سورت پڑھتا تو ساتھ ہی سورۃ الاخلاص بھی پڑھ لیتا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بشارت دی:

''اس سورت کی محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دیا ہے۔''[3]

64- ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اس سورت

---

① صحيح البخاري، رقم الحديث (٤٧٢٦) صحيح مسلم، رقم الحديث (٨١١) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٨٩٣) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٧٨٧)

② سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٨٩٧) حديثٌ صحيح.

③ صحيح البخاري، رقم الحديث (٧٤١)

سے محبت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''تجھے اس کی محبت جنت میں داخل کر دے گی۔''[1]

65- ایک آدمی کو اس سورت کی محبت کے ساتھ بہ کثرت تلاوت پر فرمایا:

''اسے کہہ دو کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔''[2]

سوتے وقت اپنے آپ کو دَم کرنا:

66- مُعوِّذتَین یعنی قرآن کریم کی آخری دو سورتوں ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ کامل اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ کامل کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ نبی اکرم ﷺ بستر پر سوتے وقت یہ دونوں سورتیں پڑھ کر دونوں ہاتھوں میں پھونک مار کر دونوں ہاتھوں کو سر اور چہرے کے بعد سامنے والے اعضا جسم اور پھر جہاں جہاں تک ہاتھ پھیر سکتے، سارے جسمِ اطہر پر تین مرتبہ ہاتھ پھیرتے تھے، جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم کے حوالے

---

1. سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٩٠١)
2. صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٩٤٠) صحيح مسلم، رقم الحديث (٨١٣)

سے اصل کتاب کے نمبر ۶۲ کے تحت بھی تفصیل گزری ہے۔

-67 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد یہ دونوں سورتیں پڑھا کروں۔ ①

-68 ترمذی میں معوذتین کا لفظ ہے، جب کہ ابو داود، ابن حبان اور ابن خزیمہ میں معوذات کا لفظ ہے جو کہ جمع کا صیغہ ہے اور اس شکل میں سورۃ الاخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ بھی شامل ہو جاتی ہے۔

---

① سنن أبي داود، رقم الحديث (١٥٢٣) سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٩٠٣) صحيح ابن حبان (٥/ ٣٤٤) صحيح ابن خزيمة (١/ ٣٧٢) مسند أحمد (٤/ ١٥٥) حديث صحيح.

باب 2

حدیث شریف سے دعائیں

حدیث شریف سے دعائیں

حدیثِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے بے شمار اوراد و اذکار ''اصل کتاب'' میں گزر چکے ہیں، لیکن بہ کثرت دُعائیں کسی وجہ سے رہ گئی ہیں۔ انھیں ہم یہاں ذکر کر رہے ہیں:

دُعائے قنوت:

1۔ نمازِ وتر کی آخری رکعت میں مانگنے کے لیے نبی اکرم ﷺ نے اپنے نواسے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو یہ دُعا سکھلائی تھی:

((اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَ عَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ لَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا

اِلَیْكَ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّيِّ»[1]

''یا الٰہی! مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے زمرہ میں کہ جنھیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت سے نواز، ان لوگوں کی جماعت میں جنھیں تو نے عافیت سے نواز اور میری کار سازی کر، ان لوگوں میں کہ جن کی تو نے کار سازی کی، اور اپنی عطا کردہ نعمتوں میں مجھے برکت عطا فرما اور مجھے مقدر کی گئی چیز کی برائی سے بچا، بے شک تو جو چاہتا ہے اس کا حکم فرماتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چل سکتا اور جسے تو دوست بنا لے اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا اور جس کا تو دشمن ہو وہ عزت نہیں پا سکتا۔ اے ہمارے رب! تُو بابرکت و بلند ہے تجھ سے تیری ہی رحمت کے سوا نجات نہیں۔ نبی امی ﷺ کی عظمت بڑھا اور آپ ﷺ پر رحمتیں نازل فرما۔''

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (١٤٢٥) سنن الترمذي، رقم الحديث (٤٦٤) سنن النسائي، رقم الحديث (١٧٤٥) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١١٧٨)

2- دوسری دُعا: «اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ... الخ» ہے۔ لیکن سنن کبریٰ بیہقی اور ابن ابی شیبہ کی روایات کے مطابق یہ دُعا قنوتِ وتر نہیں، بلکہ قنوتِ فجر ہے۔ لہٰذا نمازِ وتر میں دُعائے قنوت کرنی ہو تو «اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ... الخ» کرنی چاہیے۔ البتہ حضرت عمر فاروق، عثمان غنی اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کی طرح اگر کوئی نمازِ فجر میں قنوت کرنا چاہے تو یہ دُعا کرسکتا ہے:

«اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَلَا نَکْفُرُكَ نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بَالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ»[1]

''یا الٰہی! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے

[1] سُنن الکبریٰ للبیهقي (٢/ ٢١٠) مصنّف عبد الرزاق (٣/ ١١٠)، مصنّف ابن أبي شيبة (٢/ ٩٥) صحيح، إرواء الغليل (٢/ ١٧٠)

ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں بھلائی سے، اور تیرے ساتھ کفر نہیں کرتے، (ناشکری نہیں کرتے) اور تیری نافرمانی کرنے والے سے ہم دستبردار (الگ) ہوتے ہیں۔ یا الٰہی! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں، تیری طرف ہی ہم دوڑتے ہیں اور تیری جناب میں ہم حاضر ہیں، تیرے عذابِ حق سے ہم ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں، بے شک تیرا عذابِ حق کفار کو ملنے والا ہے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ "اَللّٰھُمَّ" سے لے کر "یَفْجُرُكَ" تک بعد میں اور دوسرے والے "اَللّٰھُمَّ" سے لے کر "مُلْحِقٌ" تک پہلے پڑھتے تھے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ اس دُعا کو نمازِ وتر میں پڑھا کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دُعا کو پڑھنا کسی صحیح سند سے ثابت ہی نہیں۔ لہٰذا پہلی دُعا ہی پڑھنی چاہیے۔

قنوتِ نازلہ:

قنوتِ وتر کا اصل مقام رکوع سے پہلے اور قراءت کے بعد

ہے، جبکہ سب مسلمانوں کے لیے مشکل اور ہنگامی حالات میں جو دُعا ''قنوتِ نازلہ'' پانچوں ہی نمازوں میں مشروع ہے، اس کا محل یا موقع و مقام رکوع کے بعد ہے اور نبی اکرم ﷺ سے قنوتِ نازلہ کی متعدد دُعائیں ثابت ہیں، جن میں سے حسبِ موقع قبائل و اقوام کے نام بدل کر وہ دُعائیں آج بھی کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً:

3- نبی اکرم ﷺ کے ستر قراء صحابہ رضی اللہ عنہم کو بعض قبائل کے لوگوں نے دھوکے سے قتل کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ایک ماہ تک ان کے خلاف یہ بددُعا کی:

«اَللّٰھُمَّ الْعَنْ لِحْیَانَ وَرِعْلًا وَذَکْوَانَ وَعَصِیَّۃَ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ»[1]

''اے اللہ! قبیلہ لحیان و رعل و ذکوان اور اللہ و رسول کے نافرمان لوگوں پر لعنت فرما۔''

4- ابو جہل اور اس کے ساتھیوں نے جب آپ ﷺ پر

---

[1] صحیح البخاري، رقم الحدیث (٣٨٦٨) صحیح مسلم، رقم الحدیث (٦٧٥)

دورانِ سجدہ اونٹ کی گندی اوجڑی ڈال دی تو آپ ﷺ نے ان کے لیے یوں بددعا فرمائی:

« اَللّٰھُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ اَللّٰھُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ، اَللّٰھُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ اَللّٰھُمَّ عَلَیْكَ بِاَبِیْ جَھْلٍ وَعُتْبَةَ وَرَبِیْعَةَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْكَ بِاَبِیْ جَھْلٍ وَعُتْبَةَ وَرَبِیْعَةَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْكَ بِاَبِیْ جَھْلٍ وَعُتْبَةَ وَرَبِیْعَةَ »[1]

''اے اللہ! مشرکینِ قریش سے تو ہی نپٹ۔ اے اللہ! مشرکینِ قریش کو تو ہی سنبھال۔ اے اللہ! مشرکینِ قریش کو تو ہی لے۔ اے اللہ! ابوجہل، عتبہ اور ربیعہ سے تو ہی نپٹ۔ اے اللہ! ان کو تو ہی سنبھال، اے اللہ! ان کو تو ہی لے۔''

5- قبیلۂ بنی مضر کے خلاف یوں بددعا فرمائی تھی:

« اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰی مُضَرٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا

[1] صحیح البخاري، رقم الحدیث (٢٣٧) صحیح مسلم، رقم الحدیث (١٧٩٤)

عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِي يُوْسُفَ»[1]

''اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنی پکڑ کو سخت کر دے۔ اے اللہ! انھیں یوسف علیہ السلام کے زمانے میں پڑنے والے قحط جیسے قحط میں مبتلا کر دے۔''

6- ان بد دعاؤں کی طرح ہی قنوتِ نازلہ کے طور پر کسی مصیبت و مشکل میں مبتلا شخص کے لیے دعا بھی کی جا سکتی ہے۔ جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکینِ مکہ کی قید میں پھنسے ہوئے، بعض لوگوں کے لیے یوں دعا فرمائی تھی:

«اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ»[2]

''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو (قیدِ دشمن سے) نجات دلا دے۔''

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٧٧١) صحيح مسلم، رقم الحديث (٦٧٥)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٧٧١) صحيح مسلم، رقم الحديث (٦٧٥)

مرض و جنازہ

دخول و خروجِ مسجد اور اذان و نمازِ پنج گانہ سے متعلقہ دُعائیں اصل کتاب میں نمبر (۵۰) تا (۹۷) میں آ گئی ہیں اور انھی سے متعلقہ ''دُعائے قنوت'' اور ''قنوتِ نازلہ'' بھی ہم نے اس ضمیمہ میں ذکر کر دی ہیں اور اب ہم یہاں مرض کی دُعائیں، دَم اور نمازِ جنازہ کا مختصر طریقہ ذکر کر رہے ہیں:

7- عیادت کرنے والے کی دُعا:

اس سلسلے میں بھی ایک دُعا اصل کتاب میں نمبر (۱۲۶) کے تحت بھی گزر چکی ہے۔ جبکہ ایک دوسری دُعا یہ ہے:

«لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ»[1]

---

[1] صحيح البخاري في الصحيح، رقم الحديث (٣٤٢٠) الأدب المفرد (ص: ١٨٦) سنن البيهقي (٣/ ٣٨٢)

"کچھ ڈر نہیں، اللہ نے چاہا تو (یہ بیماری گناہوں سے) پاک کر دے گی۔"

بخار کا علاج و دُعا:

8- ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"بخار جہنم کی بھاپ ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔"[1]

9- نبی اکرم ﷺ نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے کے پاس تشریف لے جا کر یہ دُعا فرمائی:

«اِكْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِلٰهَ النَّاسِ»[2]

"اے تمام لوگوں کے پروردگار! اے لوگوں کے معبود! اس کی تکلیف دُور کر دے۔"

---

[1] سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٤٧١) السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (١٨٢٢)

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٣٩١) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٤٧٣) مسند أحمد، صحيح الجامع الصغير (١٢٣٣، ١٢٣٥، ٣١٨٦) السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (١٥٢٦)

10- بیمار کا دَم:

نبی اکرم ﷺ جب کبھی بیمار ہو جاتے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو یہ دَم کیا کرتے تھے:

«بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ» ①

''اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں کہ وہ آپ کو تکلیف دینے والی ہر چیز سے ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد کی آنکھ (نظر) سے شفایاب کرے اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔''

11- اپنے آپ پر دم کرنا:

اصل کتاب میں نمبر (۲۶) کے تحت اور ضمیمہ کی قرآنی دعاؤں کے آخر میں گزرا ہے کہ نبی کریم ﷺ (معوّذات) پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں میں پھونک مارتے اور پھر دونوں ہاتھوں کو

① صحيح مسلم، رقم الحديث (٢١٨٦) مسند أحمد (٣/ ٢٨، ٥٦) صحيح الجامع، رقم الحديث (٨٥٤٨)

سارے جسم پر پھیرتے تھے۔ یہ بھی ایک دم ہے۔ اگرچہ حالتِ صحت میں پیشگی دم ہے۔ جبکہ ایک حدیث میں ہے:

''حالتِ مرض میں بھی نبی اکرم ﷺ ان (معوذات) سے اپنے جسم پر دم فرمایا کرتے تھے۔''①

12- مریض کی دُعا اپنے لیے:

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ ''تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے، بلکہ وہ یوں دُعا کرے:

«اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ»②

''اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے، تب تک

① صحيح البخاري، رقم الحديث (٤١٧٥) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢١٩٢) سنن أبي داود، رقم الحديث (٣٩٠٢) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٥٢٩) صحيح الجامع، رقم الحديث (٤٥٤٩)

② صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٣٤٧) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٦٨٠) سنن أبي داود، رقم الحديث (٣١٠٨) سنن الترمذي، رقم الحديث (٩٧٠) سنن النسائي (١٨٢٠) مسند أحمد (٣/ ١٠١) صحيح الجامع (٧٤٨٧)

مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو، تب مجھے فوت کر دینا۔"

عالمِ نزع میں تلقینِ شہادتین:

13- اگر کوئی شخص عالمِ نزع (جان کنی کی حالت) میں ہو تو اس کے پاس والے لوگوں کو چاہیے کہ بار بار بڑے اچھے انداز سے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه" پڑھیں اور اسے بھی اس کا کہیں تاکہ وہ بھی پڑھے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے قریب المرگ آدمی کے پاس اسے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔[1]

14- اس "تلقین" کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی مرنے والے کی زبان سے نکلے ہوئے آخری کلمات "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه" ہوں گئے تو وہ ایک حدیث کی رُو سے (ایک نہ ایک دن ضرور) جنتی ہو جائے گا (چاہے پہلے اسے اپنے کیے کی کچھ سزا ہی

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٩١٦) سنن أبي داود، رقم الحديث (٣١١٧) سنن الترمذي (٩٧٦) سنن النسائي (١٨٢٦) سنن ابن ماجه (١٤٤٤) مصنف ابن أبي شيبة (٢/ ٤٤٦)

کیوں نہ بھگتنا پڑے)۔[1]

جان کنی میں مبتلا شخص کے پاس سورت یٰسین پڑھنے کا تذکرہ بھی ایک حدیث میں آیا ہے، لیکن وہ حدیث ضعیف اور ناقابلِ استدلال ہے۔[2]

میّت کو بوسہ دینا:

15- کسی کا کوئی قریبی رشتے دار یا عزیز دوست فوت ہو جائے تو اس کی پیشانی پر بوسہ دینا جائز ہے، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کو بوسہ دیا تھا۔[3]

---

(1) سنن أبي داود، رقم الحديث (٣١١٦) مستدرك حاكم (٥/ ٢٣٣) مسند أحمد، صحيح ابن حبان.

(2) التلخيص لابن حجر (١/ ٢/ ١٠٤) إرواء الغليل للألباني، رقم الحديث (٦٨٨)

(3) صحيح البخاري، رقم الحديث (١١٨٤) سنن النسائي، رقم الحديث (١٨٤١) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٤٧٠) مسند أحمد (١/ ٣٣٤)

میّت پر رونا:

16- اگر میّت کو دیکھ کر فرطِ جذبات سے رونا آئے اور آنسو جاری ہو جائیں تو اس کی ممانعت نہیں ہے۔[1]

چلّانے، پیٹنے، گریبان پھاڑنے اور بَین کرنے کی ممانعت:

17- ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''جو شخص اپنے رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور اہلِ جاہلیت کی طرح نوحہ و واویلا کرے (چیخے چلائے) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''[2]

18- ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

''جو شخص (موت کی مصیبت میں) اپنا سر منڈوائے، چیخے چلّائے، اور اپنے کپڑے پھاڑے (وہ ہم میں سے نہیں ہے)۔''[3]

---

1. صحيح البخاري، رقم الحديث (١٢٤١) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٣١٥)
2. صحيح البخاري، رقم الحديث (١٢٣٦) صحيح مسلم (١٠٣) سنن النسائي (١٨٦٠) سنن ابن ماجه (١٥٨٤)
3. صحيح البخاري، رقم الحديث (١٢٣٤) صحيح مسلم، رقم الحديث (١٠٤) سنن النسائي، رقم الحديث (١٨٦٣)

صبر پر جنت:

-19 نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میرے اُس بندے کے لیے جنت ہے، جس کے کسی پیارے کی میں روح قبض کرتا ہوں اور وہ (اس کی موت پر) صبر کرتا ہے۔''[1]

نمازِ جنازہ کا طریقہ:

-20 نمازِ جنازہ کے لیے میّت کی چارپائی اس طرح رکھیں کہ میت کا سر شمال کی طرف اور پاؤں جنوب کی جانب ہوں اور باوضو ہو کر تین یا اس سے زیادہ صفیں بنائیں۔[2]

-21 میّت اگر مرد ہے تو امام کے لیے سُنّت یہ ہے کہ وہ

---

(1) صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٠٦٠) مسند أحمد (٢/ ٤١٧)

(2) سنن أبي داود، رقم الحديث (٣١٦٦) سنن الترمذي، رقم الحديث (١٠٢٨) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٤٩٠) مسند أحمد (٤/ ٧٩)

اس کے سر کے سامنے کھڑا ہو۔[1]

22- اگر عورت کی میّت ہو تو امام اس کے درمیان میں کھڑا ہو۔[2]

23- نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔[3]

ان چاروں تکبیروں کے بعد کیا کیا اذکار وغیرہ ہیں؟ ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

تکبیرِ اوّل:

24- کندھوں یا کانوں تک رفع یدین کریں اور تکبیرِ تحریمہ

---

① سنن أبي داود، رقم الحديث (٣١٩٤) سنن الترمذي، رقم الحديث (١٠٣٤) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٤٩٤)

② صحيح البخاري، رقم الحديث (٣٢٥) صحيح مسلم، رقم الحديث (٩٦٤) سنن أبي داود، رقم الحديث (٣١٩٥) سنن النسائي، رقم الحديث (٣٩٣) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٤٩٣)

③ صحيح البخاري، رقم الحديث (١٢٦٨) صحيح مسلم، رقم الحديث (٩٥١) سنن أبي داود، رقم الحديث (٣٢٠٤) سنن النسائي، رقم الحديث (١٩٧١)

''اللہ أکبر'' کہیں۔[1]

دوسری تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کرنا بھی بہ قولِ امام ترمذی، اکثر اہلِ علم صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل ہے، اگرچہ اہلِ کوفہ (احناف) اس کے قائل نہیں۔[2]

25- پھر عام نمازوں کی طرح ہی ہاتھ باندھ لیں اور ان کا مقام صحیح احادیث کی رُو سے سینہ ہے۔ زیرِ ناف والی احادیث ضعیف ہیں اور اس کی تفصیل ہم اپنی کتاب ''نمازِ نبوی'' اور ''نماز میں ہاتھ: کب؟ کہاں؟ کیسے؟'' میں بیان کر چکے ہیں۔

سُورۃ الفاتحہ اور کوئی دوسری سورت:

26- تکبیرِ تحریمہ کے بعد سورۃ الفاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھیں۔[3]

---

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (١٠٧٧)

[2] سنن الترمذي (٣/ ٣٣٨)

[3] صحيح البخاري، رقم الحديث (١٢٧٠) سنن أبي داود، رقم الحديث (٨١٨) سنن النسائي، رقم الحديث (١٩٨٧) سنن الترمذي، رقم الحديث (١٠٢٦)

ثنا و استفتاح:

صحیح بخاری اور دیگر کتب میں وارد اس حدیث میں تکبیرِ تحریمہ کے بعد سورۃ الفاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھنے کا ذکر آیا ہے، ثنا و استفتاح کا ذکر ہی نہیں آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازِ جنازہ میں ثنا اور استفتاح کا پڑھنا مشروع نہیں۔ شافعیہ و حنابلہ اور دیگر ائمہ و فقہا کا یہی مسلک ہے۔[1]

سرّی قراءت:

27- بعض احادیث کی رو سے صحیح تر بات یہ ہے کہ نمازِ جنازہ میں امام کی قراءت سراً یعنی بلا آواز ہو۔ فجر و مغرب اور عشا و جمعہ کی طرح جہراً (بلند آواز سے) نہ ہو۔[2]

---

(1) أحكام الجنائز للألباني (ص: ١١٩) الإنصاف في مسائل الخلاف (٢/ ٥٢٠) المغني لابن قدامة (٦/ ٤٨٥) الروضة الندية شرح الدرر البهية للشوكاني و نواب صديق حسن خان (١/ ٢٥١، ٢٥٢)

(2) سنن النسائي، رقم الحديث (١٩٨٩)

دوسری تکبیر اور دُرود شریف:

28- قراءت سے فارغ ہو کر دوسری تکبیر کہیں اور درود شریف (درودِ ابراہیمی: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ .... الخ) پڑھیں۔ (جو کہ نماز کے تشہد میں پڑھا جاتا ہے)[1]

تیسری تکبیر اور جنازے کی دُعائیں:

29- درود شریف پڑھنے کے بعد تیسری تکبیر کہیں اور پورے اخلاص کے ساتھ میّت کے لیے مغفرت و بخشش کی دُعا کریں۔[2]

30- پہلی دُعا:

«اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ»

---

1. حوالہ جاتِ مذکورہ سابقہ۔
2. حوالہ جات سابقہ و سنن أبي داود، رقم الحدیث (۳۱۹۹) سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث (۱۴۹۷) صحیح ابن حبان (۷/ ۳۴۵)

”اے اللہ! ہمارے تمام زندہ و مردہ، حاضر و غائب، چھوٹے بڑے مرد و زن کی بخشش فرما، اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے، اسے ایمان کی حالت میں موت دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر و ثواب سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔“[1]

31- دوسری دُعا:

« اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَ نَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْ لَهٗ دَاراً خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجاً خَيْراً مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ

(1) سنن أبي داود، رقم الحديث (٣٢٠١) سنن الترمذي، رقم الحديث (١٠٢٤) سنن النسائي، رقم الحديث (١٩٨٦) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٤٩٨) صحيح ابن حبان (٧/ ٣٣٩) سنن البيهقي (٤/ ٤٠) مسند أحمد (٢/ ٣٦٨)

وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ ﴾[1]

''اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اسے عافیت دے اور اسے معاف فرما، اس کی ضیافت و مہمانی بہتر کر، اس کی قبر کو فراخ کر دے اور اس کے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے۔ اور اسے اس دُنیاوی گھر سے بہتر گھر، اور یہاں کے اہل و عیال سے بہتر لوگ اور یہاں کے جوڑے سے بہتر جوڑا عطا فرما، اور اسے جنت میں داخل کر اور عذابِ قبر و عذابِ جہنم سے پناہ دے۔''

32- تیسری دُعا:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَ عَذَابَ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ

---

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٩٦٣) سنن الترمذي، رقم الحديث (١٠٢٥) سنن النسائي، رقم الحديث (١٩٨٤) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٥٠٠)

الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ»[1]

''اے اللہ! فلاں بن فلاں (یہاں میّت کا نام لیں چاہے مرد ہو یا عورت) تیری سُپرد داری اور جوارِ رحمت میں ہے، اسے قبر کے فتنہ و امتحان اور جہنم کے عذاب سے بچا تو صاحبِ حق و وفا ہے، تو اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، بے شک تو بڑا بخشنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔''

33- چوتھی دُعا:

«اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ (وَابْنُ عَبْدِكَ) وَابْنُ اَمَتِكَ (كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ) اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٣٢٠٢) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٤٩٩) صحيح ابن حبان (٧/ ٣٤٣) مسند أحمد (٣/ ٤٩١)

حَسَنَاتِهٖ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ»[1]

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے (تیرے ایک بندے) اور ایک بندی کا بیٹا ہے (یہ اس بات کی شہادت دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں اور تو اس کے بارے میں خوب جانتا ہے) وہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر وہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر وہ بُرا تھا تو درگزر فرما۔''

یہ آخری دُعا دراصل دو دُعاؤں کا مجموعہ ہے، جنھیں الگ الگ پورا پورا نقل کرنے کی بجائے دوسری کے اضافی الفاظ بین القوسین ذکر کر دیے ہیں۔

34- پانچویں دُعا:

اگر بچے کی میت ہو تو پہلی دُعا کی جائے جس میں ''صَغِيرَنَا'' کا لفظ بھی آیا ہے اور اگر یہ دُعا بھی کر لے تو صحیح ہے:

---

[1] مستدرك حاكم (١/ ٥١١) سنن البيهقي (٤/ ٤٠) معجم طبراني كبير (٢٢/ ٢٤٩) مؤطا مالك (١/ ٢٢٨)

«اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّ اَجْرًا»[1]

''اے اللہ! اسے ہمارا پیشرو اور ذریعۂ اجر وثواب بنا دے۔''

چوتھی تکبیر اور سلام:

35- اب چوتھی تکبیر کہیں اور دونوں طرف سلام پھیر لیں۔[2]

36- اگر کبھی کبھی صرف ایک سلام پر اکتفا کیا جائے۔ (جیسا کہ ان عرب ممالک میں مروّج ہے) تو بھی جائز ہے۔[3]

37- کبھی کبھار چوتھی تکبیر کہنے اور سلام پھیرنے کے درمیان بھی دُعا کی جا سکتی ہے۔[4]

38- جنازے کے لیے کبھی پانچ تکبیریں کہنا بھی ثابت ہے۔[5]

---

[1] سنن البيهقي (٤/ ٩) بسند حسن، موقوفًا.

[2] سنن البيهقي (٤/ ٤٣)

[3] سنن الدارقطني (٢/ ٧٢) سنن البيهقي (٤/ ٤٣) مستدرك حاكم (١٣٣٢) و سنده حسن.

[4] سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٥٠٣)

[5] صحيح مسلم، رقم الحديث (٩٥٧) سنن أبي داود، رقم الحديث (٣١٩٧) سنن النسائي، رقم الحديث (١٩٨٢) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٥٠٥)

39- بعض آثار سے پتا چلتا ہے کہ میّت صاحبِ شرف و فضیلت ہو تو اس پر چار سے زیادہ پانچ اور چھ تکبیریں بھی کہی جاسکتی ہیں۔[1]

40- میّت کو قبر میں رکھتے وقت دُعا:

نبی اکرم ﷺ میّت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دُعا فرمایا کرتے تھے:

«بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ»[2]

''اللہ کے نام سے اور نبی اکرم ﷺ کے طریقہ کے مطابق (اس میّت کو قبر میں دفن کرتے ہیں۔''

41- تدفین کے بعد دعا: نبی اکرم ﷺ میّت کی تدفین کے بعد فرماتے:

''اپنے بھائی کے لیے بخشش اور ثابت قدمی کی دُعا کرو،

---

[1] سنن البيهقي (٤/ ٣٧)

[2] سنن أبي داود، رقم الحديث (٢٦١٤) سنن الترمذي، رقم الحديث (١٠٤٦) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٥٥٠) مسند أحمد (٢/ ٢٧) صحيح الجامع، رقم الحديث (٤٢٧٢)

کیونکہ اب (منکر نکیر) اس سے سوال کریں گے۔"[1]

تنبیہ:

قبر پر مٹی کی پہلی دوسری اور تیسری لپ ڈالتے وقت جو کلمات ﴿مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ ...﴾ کہے جاتے ہیں وہ کہنا مسنون عمل نہیں ہے۔ نمازِ جنازہ کی سلام پھیرنے کے بعد اور قبرستان سے باہر نکل کر (۴۰ قدم پر) جو دُعا کی جاتی ہے یہ بھی نبی اکرم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں اور زیارتِ قبور کی دُعا اصل کتاب میں نمبر (۱۲۷) کے تحت گزر چکی ہے۔

42- شہدائے اُحد کی زیارت کے لیے جائیں تو بھی مذکورہ دعا ہی کرلیں، البتہ مدینہ منورہ میں بقیع الغرقد المعروف جنت البقیع کی زیارت کے وقت یہ دعا کرلیں:

« اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ دَارَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِيۡنَ وَاَتَاكُمۡ مَا تُوۡعَدُوۡنَ غَدًا مُؤَجَّلُوۡنَ وَاِنَّا اِنۡ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمۡ

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٣٢٢١) سنن البيهقي (٤/ ٥٦) صحيح الجامع، رقم الحديث (٩٥٦)

لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ»[1]

''اے مومن لوگو! تم پر سلامتی ہو اور تمھیں وہ مل گیا، جس کا تم سے وعدہ تھا اور ہم بھی جب اللہ نے چاہا آپ سے آملیں گے۔ اے اللہ! بقیع الغرقد کے آسودہ گان کی مغفرت فرما۔''

43- یا پھر یہ دعا کریں:

«اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِيْنَ وَاِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ»[2]

''اس شہرِ خاموشاں کے مومن و مسلمان باسیوں پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے چلے جانے والے اور پیچھے رہ جانے والوں پر رحم فرمائے اور ان شاء اللہ ہم بھی آپ سے ضرور آملیں گے۔''

44- وضو کی دعائیں: ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ''بِسْمِ اللّٰهِ''

---

[1] صحيح مسلم (٤/ ٩٤) سنن البيهقي (٥/ ٢٤٩) ابن السنّي (٥٩٧)

[2] صحيح مسلم (٤/ ٩٤)

”(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے۔“ کہہ کر وضو شروع کرو۔[1]

بہ وقتِ وضو اور عام کام کرتے وقت صرف اِتنا ہی کہیں

”الرحمٰن الرحیم“ ساتھ ملانا ثابت نہیں ہے۔

45- دورانِ وضو کی دُعا:

بعض روایات کی رو سے نبی اکرم ﷺ نے دورانِ وضو یہ دُعا فرمائی:

«اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِيْ (فِیْ) دَارِيْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ»

”اے اللہ! مجھے میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں فراخی کر دے اور میرے رزق میں برکت فرما۔“[2]

جبکہ صحیح تر بات یہ ہے کہ یہ دُعا دورانِ وضو کے بجائے نماز

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (١٩٧) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٢٧٩) سنن النسائي، رقم الحديث (٧٨)

[2] مسند أحمد (٤/ ٦٣) زوائدِ مسند، مصنف ابن أبي شيبة (٦/ ٥٠) سنن النسائي الكبرىٰ، رقم الحديث (٩٩٠٨) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٧٦)

کے آخر میں پڑھی جانے والی دعاؤں میں سے ہے۔

46- وضو کے بعد کی دُعا:

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر یہ کہا:

«اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ»

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

اِس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ جس سے چاہے داخل ہو۔[1]

47- دوسری دُعا:

---

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٣٤) سنن أبي داود، رقم الحديث (١٦٩) سنن الترمذي، رقم الحديث (٥٥) سنن النسائي، رقم الحديث (١٤٨) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٤٧٠) صحيح الجامع، رقم الحديث (٢٠٤٣)

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ»[1]

"اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک بازوں میں سے کر دے۔"

48- تیسری دُعا:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ»[2]

"اے اللہ! تو پاک ہے ساتھ اپنی تعریف کے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف تائب ہوتا ہوں۔"

نوٹ:

بعض روایات میں ہر ہر عضو کو دھوتے وقت الگ الگ

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٥٥) مصنف عبد الرزاق (١/ ١٨٦) مصنف ابن أبي شيبة (١/ ١٣)

[2] سنن النسائي، رقم الحديث (٨٩٩) صحيح الجامع، رقم الحديث (٦٠٤٦)

دُعائیں وارد ہوئی ہیں جو کہ عام کتبِ نماز میں بھی نقل کی جاتی ہیں، لیکن وہ دُعائیں کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

49- وتر کے بعد کی دُعا:

وتر کے سلام کے بعد تین دفعہ یہ دُعا پڑھیں اور تیسری مرتبہ اسے ذرا لمبا کرنا مسنون ہے:

«سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ»[1]

''پاک ہے بادشاہ جو کہ مقدّس ہے۔''

50- روزہ افطار کرنے کی دُعا:

نبی اکرم ﷺ روزہ افطار کرتے وقت یہ دُعا فرمایا کرتے تھے:

«ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ»

''پیاس گئی اور آنتیں گیلی ہوئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر و ثواب ثابت ہوگیا۔''[1]

51- دوسری دُعا:

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (١٤٣٠) سنن الترمذي، رقم الحديث (١٦٩٩)

آپ ﷺ یہ دُعا بھی فرمایا کرتے تھے:

«اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ»②

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق کے ساتھ افطار کیا۔''

اور جب کسی کے یہاں کوئی روزہ افطار کرے تو اس وقت کی دُعا اصل کتاب میں نمبر (۱۵۴) کے تحت زیرِ عنوان ''ضیافت کے بعد'' گزر چکی ہے۔

52- لیلۃ القدر کی دُعا:

اگر کسی کو لیلۃ القدر مل جائے تو وہ یہ دُعا کرے:

«اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ»③

---

① سنن أبي داود، رقم الحديث (٢٣٥٧) تحقيق مشكاة المصابيح (١٩٩٣) و إرواء الغليل (٩٢٠)

② سنن أبي داود، رقم الحديث (٢٣٥٨) يتقوّىٰ بالشواهد تحقيق مشكاة المصابيح (١٩٩٤) وضَعّفَهُ البعض.

③ سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٥١٣) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٨٥٠) مسند أحمد (٦/ ١٧١) صحيح الجامع، رقم الحديث (٤٢٩٩)

''اے اللہ! تو عفو و درگزر کرنے والا اور اسے ہی پسند کرنے والا ہے۔ مجھے بھی معاف فرما دے۔''

حج و عمرہ کا تلبیہ:

52- حج و عمرہ کے تلبیہ کی دعا:

«لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ»[1]

''میں حاضر ہوں، اے میرے رب! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک ہر قسم کی تعریف، تمام نعمتیں اور بادشاہی تیرے ہی لیے ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

53- دوسری دعا:

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (١٤٧٤) صحيح مسلم، رقم الحديث (١١٨٤) سنن اربعه، سنن أبي داود، رقم الحديث (١٨١٢) سنن الترمذي، رقم الحديث (٨٢٥) سنن النسائي، رقم الحديث (٢٧٤٧) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٢٩١٨) صحيح ابن خزيمة (٤/ ١٧١) مسند أحمد (١/ ٣٠٢)

«لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ»[1]

''میں حاضر ہوں، اے معبودِ برحق! میں حاضر ہوں۔''

54- تیسری دعا:

«لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ»[2]

''میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور ہر قسم کی بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں، میں طلب وسوال تجھی سے کرتا ہوں اور عمل بھی تیرے لیے ہی کرتا ہوں۔''

55- تلبیہ کے ساتھ یہ کلمات بھی ثابت ہیں:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ» ''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔''

56- تلبیہ کے شروع میں:

تلبیہ کے شروع میں حسبِ موقع ان الفاظ کا اضافہ کر لیں۔

---

(1) سنن النسائي، رقم الحديث (٢٧٥٢) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٢٩٢٠) سنن البيهقي (٥/ ٤٥) مسند أحمد (٢/ ٣٤١)

(2) صحيح مسلم، رقم الحديث (١١٨٤) موطأ إمام مالك (١/ ٣٣١) وغيره.

اگر صرف عمرہ کرنے کا ارادہ ہے تو یہ کہیں:

«اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً»

''اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوا ہوں۔''

57- اگر صرف حجِ مفرد کا ارادہ ہو تو یہ کہیں:

«اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا»

''اے اللہ! میں حج کے لیے حاضر ہوا ہوں۔''

58- اگر حجِ قِران کرنے کا ارادہ ہو تو یہ کہیں:

«اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا وَ عُمْرَةً»

''اے اللہ! میں حج و عمرہ کے لیے حاضر ہوا ہوں۔''

59- اگر حجِ تمتع کرنا ہو تو میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں اور یہ کہیں:

«اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً»

''اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوا ہوں۔''

60- ۸/ ذوالحج (یومِ ترویہ) کو مکہ مکرمہ میں اپنی رہائش گاہ سے حج کا احرام باندھیں اور یہ کہیں:

«اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا»[1]

61- طواف بیت اللہ کی دعا:

طواف کے سات چکروں کے لیے سات دعائیں تجویز کی گئی ہیں، جبکہ وہ تجویز نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں بلکہ خود ساختہ ہے، لہٰذا ان کے چکرو میں نہ آئیں، تاہم رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان نبی کریم ﷺ سے یہ دعا ثابت ہے:

﴿ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ [البقرۃ: ۲۰۱]

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔''[2]

62- سعی بین الصفاء والمروہ کی دعائیں:

صفا پہاڑی پر چڑھ کر یا اس کے پاس کھڑے ہوکر یہ آیت

---

(1) صحيح البخاري، رقم الحديث (١٤٩٥) مسند أحمد، رقم الحديث (١٤٨٧٦)

(2) سنن أبي داود، رقم الحديث (١٨٩٢) مسند أحمد (٣/ ٤١١) صحيح ابن حبان (٩/ ١٣٤)

پڑھیں:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ [البقرة: ١٥٨]

''بے شک صفا و مروہ اللہ کے شعائر و نشانیوں میں سے ہیں۔''

اور ساتھ ہی یہ کہیں:

«اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ»[1]

''میں بھی وہیں سے سعی شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے (تذکرہ) شروع فرمایا ہے۔''

63- صفا پر قبلہ رو کھڑے ہو کر تین مرتبہ:

«اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ»

کہیں اور پھر تین مرتبہ ہی یہ ذکرِ الٰہی دہرائیں:

«لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ»

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں۔

---

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (١٢١٨) سنن أبي داود، رقم الحديث (١٩٠٥) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٠٧٤)

بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ»[1]

"اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے نے تمام سرکش جماعتوں کو شکست دی۔"

64- طواف کی طرح ہی سعی کے ہر چکر کے لیے بھی سات دعائیں جمع کردی گئی ہیں، ان کے چکر میں نہ آئیں، بلکہ قرآن وسنت کی ثابت شدہ دعائیں کرتے جائیں، البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے دو صحیح مگر موقوف سندوں سے ثابت ہے کہ وہ دورانِ سعی یہ دعا کیا کرتے تھے:

«رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ»[2]

---

(1) حوالہ جات سابقہ أيضاً.

(2) مصنف ابن أبي شيبة (۳/ ٤٢٠) سنن البيهقي (٥/ ٩٥)

''اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، تو غالب اور صاحبِ کرم ہے۔''

65- یومِ عرفہ کی دعا:

یوم عرفہ کو سارا دن مسنون دعائیں کرتے رہیں، البتہ اس دن کی افضل ترین دعائے انبیاعلیہم السلام یہ ہے:

«لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ»[1]

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تمام بادشاہی اور ہر طرح کی حمد وثنا اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

ذبح وقربانی کی دعائیں:

66- ذبح ونحر کے وقت یہ کلمات کہیں:

«بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ»[2]

---

(1) سنن البيهقي (٥/ ١١٧) مصنف ابن أبي شيبة (٣/ ٣٨٢)

(2) صحيح البخاري رقم الحديث (٥٥٦٤) صحيح مسلم، رقم الحديث (١٩٦٦) سنن البيهقي (٩/ ٢٦٨)

’’اللہ کے نام سے،اور اللہ سب سے بڑا ہے۔‘‘

67- خاص قربانی کا جانور ذبح ونحر کرتے وقت یہ کلمات بھی ثابت ہیں:

«اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا مِنْكَ وَلَكَ»①

’’اے اللہ! یہ تیری توفیق سے ملا اور تیری رضا کے لیے دیا ہے۔‘‘

68- مذکورہ الفاظ کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ لیں:

«اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّی»②

’’اے اللہ! اسے میری طرف سے قبول فرما۔‘‘

① سنن أبي داود، رقم الحديث (٢٧٩٥) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣١٢١) مسند أحمد (٣/ ٣٧٥)

② ماخوذ از صحيح مسلم، رقم الحديث (١٩٦٧) سنن أبي داود، رقم الحديث (٢٧٩٢)

مختلف دُعائیں

بیت الخلا میں داخل ہونے کی دُعا:

-69 نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو یہ دُعا فرماتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ»

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنوں اور جنیوں سے۔''[1]

قضائے حاجت کے لیے بیٹھتے وقت دُعا:

-70 بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت تو مذکورہ دُعا کریں گے، جب کہ بیت الخلا کے اندر جا کر بولنا یا دُعا کرنا صحیح نہیں،

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٩٦٣) صحيح مسلم، رقم الحديث (٣٧٥) سنن أبي داود، رقم الحديث (٤) سنن الترمذي (٥) صحيح الجامع، رقم الحديث (٤٥٨٨) إرواء الغليل (٥٠)

لہٰذا جب بیت الخلا میں داخل ہونے لگیں تو اسی وقت یا پھر کسی کھلی جگہ قضائے حاجت کی نوبت آجائے تو بیٹھتے وقت یہ کہیں:

« بِسْمِ اللّٰهِ » ’’اللہ کے نام سے۔‘‘

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

’’یہ کہہ کر بیٹھنے سے جنات کی آنکھوں اور اِنسانوں کی شرم گاہوں کے مابین پردہ ہو جاتا ہے۔‘‘ [1]

بیت الخلا سے نکل کر دُعا:

71- بیت الخلا سے نکل کر نبی کریم ﷺ یہ دُعا کیا کرتے تھے:

« غُفْرَانَكَ » [2] ’’(اے اللہ!) تیری بخشش چاہتا ہوں۔‘‘

نیا کپڑا پہننے کی دُعا:

72- نبی کریم ﷺ نیا کپڑا پہنتے وقت یہ دعا پڑھتے:

---

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٦٠٦) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٢٩٧) إرواء الغليل (٤٩) صحيح الجامع، رقم الحديث (٣٦٠٥)

[2] سنن أبي داود، رقم الحديث (٣٠) سنن الترمذي، رقم الحديث (٧) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٠٠) صحيح الجامع، رقم الحديث (٤٥٨٣) صحيح ابن حبان (٤/ ٢٩١)

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهٖ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ»①

''ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لیے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، جس سے میں اپنی شرم گاہ چھپاتا ہوں اور لوگوں میں حسن و زیبائش اختیار کرتا ہوں۔''

73- دوسری دُعا:

یہ دُعا کرنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ»②

① سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٥٦٠) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٥٥٧) مصنف ابن أبي شيبة (٥/ ١٨٩) مسند أحمد (١/ ٤٤) ''حديثٌ حسن بالشواهد وإن ضعفهُ البعض'' دیکھیں: ضعیف الجامع، رقم الحدیث (٥٨٣٩) تحقیق مشکاۃ المصابیح (٤٣٧٤) تحقیق صلاۃ الرسول ﷺ (ص: ٧٦١۔ ٧٦٢ طبع دوم)

② سنن أبي داود، رقم الحديث (٤٠٢٣) مستدرك حاكم (١/ ٦٨٧) مسند أبی یعلیٰ (٦٢/٣) حديث حسن، إرواء الغليل (١٩٨٨)

''ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لیے ہے، جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے یہ (اپنے فضلِ خاص کے ساتھ) میری کسی محنت و مشقت کے بغیر عطا کیا۔''

74- تیسری دُعا:

«اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ» (1)

''اے اللہ! ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا ہے، میں تجھ سے اس کپڑے اور اس کے مقاصد کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کپڑے اور اس کے مقاصد کے شر سے۔''

کپڑا اُتارنے کی دُعا:

75- ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

(1) سنن أبي داود، رقم الحديث (٤٠٢٠) سنن الترمذي، رقم الحديث (١٧٦٧) صحيح ابن حبان (١٢/ ٢٤٠) صحيح الجامع، رقم الحديث (٥٤٤٠)

''بنی نوعِ اِنسان کی شرم گاہوں اور جنات کی آنکھوں کے مابین پردہ ہو جاتا ہے اگر کپڑا اتارتے وقت ﴿بِسْمِ اللّٰہِ﴾ ''اللہ کے نام سے۔'' کہہ لیں۔''[1]

کسی کو نیا کپڑا پہنے دیکھ کر:

76- ﴿اِلْبَسْ جَدِیْداً وَعِشْ حَمِیْداً وَمُتْ شَہِیْداً﴾[2]

''نئے کپڑے پہنو، معزز زندگی گزارو اور شہادت کی موت پاؤ۔''

کسی کے تعاون و احسان اور نیکی کرنے پر اس کے لیے دُعا:

77- اگر کوئی کسی کے ساتھ نیکی کرے تو وہ نیکی کرنے والے کے لیے (کم از کم صرف اِتنا ہی) کہہ دے:

﴿جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْراً﴾

---

(1) صحيح الجامع، رقم الحديث (٣٦٠٤)

(2) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٥٥٨) مسند أحمد (٢/ ٨٨) السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (٣٥٢) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٤٥)

''اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔''

تو ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ اس نے پوری تعریف کر دی۔[1]

کوئی گناہ کر بیٹھنے پر:

78- اگر کوئی گناہ کر بیٹھے تو وضو کرے اور دو رکعتیں نفلی نماز پڑھے اور اللہ سے اس گناہ کی مغفرت و بخشش طلب کرے تو اس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، کیونکہ سورۃ النساء میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [النساء: ١١٠]

''جو برائی کرے یا اپنے نفس پر زیادتی کر بیٹھے پھر اللہ سے توبہ کا طالب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔''[2]

---

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٠٣٨) سنن النسائي الكبرىٰ (٦/ ٥٣) صحيح ابن حبان (٨/ ٢٠٢) صحيح الجامع، رقم الحديث (٦٢٤٤)

[2] سنن أربعه، صحيح ابن حبان، مسند أحمد (١/ ٨) صحيح الجامع، رقم الحديث (٥٦١٤)

بے مقصد بحث، فضول سوالات، بُرے خیالات اور شیطانی وساوس پر:

79- نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''شیطان بندے کے پاس آ کر کہتا ہے کہ تجھے کس نے پیدا کیا؟ وہ کہتا ہے: اللہ عزّ وجل نے، پھر وہ کہتا ہے کہ ان آسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا ہے؟ وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے۔ پھر وہ کہتا ہے کہ اللہ کو کس نے بنایا ہے؟

''جب کوئی شخص اس قسم کی وسواسی کیفیت کو محسوس کرے تو فوراً تین مرتبہ یہ کہے: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)) میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لایا۔''[2]

80- ایک حدیث میں ہے کہ وہ ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ ...

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٦٨٦٦) صحيح مسلم، رقم الحديث (١٣٤) سنن أبي داود، رقم الحديث (٤٧٢١) مسند أحمد (٣/ ١٠٢) صحيح ابن حبان (١٥/ ١١٧) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٦٥٣) و السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (١١٦، ٦٤٦٣)

الخ" پڑھے اور اس وسواس کو ذہن سے جھٹک دے۔[1]

81- جبکہ ایک حدیث میں ہے کہ اگر لوگوں میں اس قسم کی بات ہونے لگے کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو یہ کہیں:

«اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ»

"اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا نہ اسے کسی نے جنم دیا اور نہ ہی کوئی اس کی ہمسری کرنے والا ہے۔"

پھر بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دیں اور ساتھ ہی "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ... الخ" پڑھیں۔[2]

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٣١٠٢) صحيح مسلم، رقم الحديث (١٣٤) صحيح الجامع، رقم الحديث (٧٨٧٠) و السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (٩١١٧)

[2] سنن أبي داود، رقم الحديث (٤٧٢٢) صحيح الجامع، رقم الحديث (٨٠٣٤) السلسلة الصحيحة (١١٨)

شیطانی وساوس وغیرہ کے سلسلے میں ہی بعض دُعائیں اصل کتاب کے نمبر (۱۰۹ تا ۱۱۴) میں بھی گزری ہیں۔

باؤلے پن کا دَم:

82- باؤلے یا پاگل (دماغی مریض) کو تین دن صبح وشام دو دو مرتبہ روزانہ سورۃ الفاتحہ پڑھ کر یوں دم کریں کہ جب سورۃ الفاتحہ کی قراءت مکمل ہو تو منہ کا لعاب جمع کر کے مریض کے منہ پر پھونکا مار دیں۔[1]

اصل کتاب کے نمبر (۱۲۱) کے تحت زہریلے کیڑے کے کاٹنے پر بھی سورۃ الفاتحہ سے اسی قسم کا دَم مذکور ہوا ہے۔

کسی کے گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت لینے کا طریقہ:

83- کسی کے گھر جانا ہو تو اندر بلا اجازت داخل نہیں ہونا چاہیے، گھنٹی ہونے کی شکل میں اسے بجائیں ورنہ دروازے پر دستک دیں۔ اندر سے کوئی پوچھے تو سب سے پہلے "السلام علیکم" کہیں اور پھر اندر جانے کی اجازت

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٣٨٩٧) السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (٨١٩)

طلب کریں۔[1]

84- تین مرتبہ گھنٹی بجانے یا دستک دینے پر بھی اگر کوئی دروازہ نہ کھولے تو کبیدہ خاطر ہوئے بغیر واپس چلے جائیں، تعلیمِ نبوی ﷺ یہی ہے۔[2]

85- اگر کوئی سلام کہے اور اجازت لیے بغیر کسی کے گھر گھس آئے تو گھر والے کو اجازت ہے کہ وہ اسے باہر نکال دے اور اس سے سلام کرنے اور اجازت لینے کا مطالبہ کرے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ کیا تھا۔[3]

دستک دینے پر اگر اندر سے کوئی پُوچھے: کون؟ تو یہ نہ کہیں: ''میں ہوں'' بلکہ اپنا نام لینا چاہیے۔[4]

---

[1] صحيح البخاري، صحيح مسلم، سنن أبي داود، صحيح الجامع، رقم الحديث (٣١٥)

[2] سنن أبي داود، سنن الترمذي، مسند أحمد، السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (٨١٨)

[3] صحيح البخاري، صحيح مسلم.

[4] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٨٩٦) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢١٥٥)

اپنا شہر یا گاؤں دیکھنے کی دُعا:

86- جب کسی سفر سے واپسی پر اپنے شہر یا گاؤں کو دیکھیں تو یہ دُعا کریں:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِهَا قَرَارًا وَرِزْقًا حَسَنًا»[1]

”اے اللہ! ہمارے لیے اس میں قرار اور اچھا رزق پیدا فرما دے۔“

جب کہ ایک دوسری دعا اصل کتاب کے نمبر (۱۴۳) کے تحت بھی گزری ہے۔

کسی بستی میں داخل ہونے کی دُعا:

87- جب کسی شہر یا بستی میں جانا ہو تو اُسے دیکھتے ہی یہ دُعا کریں:

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاَنَا اَسْئَلُكَ خَيْرَ

[1] كتاب الدعاء للطبراني، حديث حسن، تحقيق الأذكار (ص: ١٩٤)

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا»[1]

''اے ساتوں آسمانوں اور ان کے زیرِ سایہ تمام چیزوں کے پروردگار! اور اے ساتوں زمینوں اور ان کی اٹھائی ہوئی تمام چیزوں کے پروردگار! اور اے شیطانوں اور ان کے بہکائے ہوئے لوگوں کے پروردگار! اور اے ہواؤں اور ان کی بکھیری ہوئی تمام چیزوں کے پروردگار! میں تجھ سے اس بستی اور اہالیانِ بستی کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس میں موجود ہر چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس بستی اور اہالیانِ بستی اور اس میں موجود ہر چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔''

رات گئے آسمان کو دیکھنے کی دُعا:

88- ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ رات گئے باہر نکلے تو آسمان

(1) السنن الکبریٰ سنن النسائي، رقم الحدیث (٥/ ٢٥٦) صحیح ابن حبان (٦/ ٤٢٥) الوابل الصیّب لابن القیم رحمه الله (فصل: ٣٨) الکلم الطیّب لابن تیمیة (ص: ٩٨) الأذکار للنووي (ص: ١٩٢)

کی طرف دیکھ کر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

﴿ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴾ [آل عمران: ١٩٠]

''بے شک آسمانوں اور زمین کے بنانے اور دن رات کے بدلتے رہنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔''

89- پھر آپ ﷺ نے یہ دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّمِنْ بَیْنِ یَدَیَّ نُوْرًا وَّ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ» [1]

''اے اللہ! میرے دِل، آنکھوں اور کانوں کو منور فرما دے اور میرے دائیں اور بائیں اور میرے آگے اور پیچھے اور

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٩٥٧) صحيح مسلم، رقم الحديث (٧٦٣) سنن النسائي، رقم الحديث (١١٢١) مسند أحمد (١/ ٢٨٤) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٧٠)

میرے اُوپر اور نیچے نور ہی نور کر دے اور قیامت کے دن میرے لیے نور کو زیادہ بڑا کر دے۔‘‘

اِسی طرح ایک دُعا اصل کتاب کے نمبر (۳۷) کے تحت بھی گزری ہے، جو کہ مطلق رات کو آنکھ کھل جانے پر کی جانے والی ہے۔

کسی بھی وقت آسمان کو دیکھنے کی دُعا اور اس کا اجرِ عظیم:

90- نبی اکرم ﷺ آسمان کی طرف دیکھ کر سُورت آلِ عمران کی (آیت: ۱۹۱) کے یہ الفاظ پڑھا کرتے تھے:

﴿ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾

’’اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ سب باطل و بے کار پیدا نہیں کیا تو پاک ہے ہمیں عذابِ جہنم سے بچا لے۔‘‘

91- اس سے آگے آیت (۲۰۰) تک یعنی سورت کے آخر تک بھی پڑھا کرتے تھے۔[1]

[1] صحيح البخاري، صحيح مسلم.

92- ایک حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ اللہ اس کی مغفرت کر دیتا ہے جو کہ آسمان کی طرف دیکھ کر یہ کہے:

«اَشْهَدُ اَنَّ لَكَ رَبًّا وَّ خَالِقًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ»[1]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا بھی ایک پروردگار و خالق ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما دے۔''

93- ایک حدیث میں ہے کہ آسمان کی طرف دیکھ کر آپ ﷺ فرماتے:

«يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى طَاعَتِكَ»[2]

''اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنی اطاعت پر قائم رکھ۔''

قرض ادا کرنے کے وقت قرض خواہ کے لیے دُعا:

94- نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے چالیس ہزار درہم قرض لیے اور بہ وقتِ ادا کرنے ان کے

(1) صحيح البخاري، صحيح مسلم.

(2) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٦٥٤) مسند أحمد (٢/ ٤١٨) تفسير ابن كثير (٢/ ٢٩٨)

لیے یہ دُعا بھی فرمائی:

«بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَا لِكَ» ①

”اللہ تمھارے اہل و عیال اور دولت و مال میں برکت فرمائے۔“

جبکہ مقروض کی دُعا اصل کتاب میں نمبر (۱۲۰) کے تحت گزر چکی ہے۔

کھانا کھلانے اور دودھ یا پانی پلانے والے کے لیے دُعا:

95- جب کوئی شخص کسی کو کھانا کھلائے یا دودھ یا پانی پلائے تو کھانے پینے والے کو کھلانے والے کے لیے یہ دُعا کرنا چاہیے:

«اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ» ②

”اے اللہ! جس نے مجھے کھانا کھلایا ہے اسے تو کھلا (رزقِ فراواں عطا کر) اور جس نے مجھے پلایا ہے، اسے تو خود پلا۔“

① سنن النسائي، رقم الحديث (٤٦٨٣) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٢٤٢٤) الأذكار للنووي (ص: ٢٧٥)

② صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٠٥٥)

کھانا کھانے کی دُعا:

96- خورد ونوش کی دُعائیں اصل کتاب میں نمبر (۱۴۶) تا (۱۵۲) کے تحت ذکر ہوگئی ہیں، جبکہ ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی کھانا کھائے تو یہ دُعا کرے:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَ اَبْدِلْنَا خَيْرًا مِنْهُ»[1]

''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت فرما اور ہمیں اس سے بھی بہتر کھانا عطا کر۔''

دودھ پینے کی دُعا:

97- اسی مذکورہ سابقہ حدیث میں ہے کہ دُودھ پئیں تو یہ دُعا کریں:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَ زِدْنَا مِنْهُ»[2]

''اے اللہ! ہمارے لیے اِس میں برکت فرما اور ہمیں یہ اور زیادہ دے۔''

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (٣٧٣٠) سنن الترمذي، رقم الحديث (٣٤٥٥) مسند أحمد (١/ ٢٢٥) السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (٢٣٢٢) مشكاة، رقم الحديث (٤٢٨٣)

[2] حوالہ جاتِ سابقہ أيضاً.

کسی کو ہنستے دیکھنے پر دُعا:

98- جب کسی کو ہنستے ہوئے دیکھیں تو اس کے لیے یہ دُعا کریں:

«أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ» [1] ''اللہ آپ کو سدا خوش رکھے۔''

عروسہ کے لیے دُعا:

99- نکاح کا خطبہ، شادی کی مبارک، آدابِ زفاف وغیرہ امور تو اصل کتاب میں نمبر (١٦٦) تا (١٦٩) کے تحت گزر گئے ہیں، جب کہ ایک حدیث میں ہے کہ عورتیں جب عروسہ کو اس کے شوہر کے گھر میں داخل کریں تو اس کے لیے یہ دُعا کریں:

«عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ» [2]

''اللہ تعالیٰ تمھیں خیر و برکت سے مالا مال کرے۔''

---

[1] صحیح البخاري، رقم الحدیث (٣٤٨٠) صحیح مسلم، رقم الحدیث (٢٣٩٦)

[2] صحیح البخاري، رقم الحدیث (٤٨٦١)

مسجد میں اعلانِ گمشدگی پر:

100- مسجد میں اعلانِ گمشدگی سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔[1]

اور اگر کوئی شخص (بچے کی گمشدگی کے سوا) کسی چیز کے گم ہو جانے کا اعلان مسجد میں کرے تو اسے کہیں:

«لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ»[2] ''اللہ تیری چیز واپس نہ لوٹائے۔''

البتہ انسانی جان کی اہمیت کے پیشِ نظر اہلِ علم نے بچے کی گمشدگی کے مسجد میں اعلان کی گنجایش دی ہے۔[3]

مسجد میں خرید و فروخت کرنے والے کے لیے:

101- مسجد میں خرید و فروخت سے بھی نبیِ کریم ﷺ

---

(1) سنن أربعة و مسند أحمد (٦٦٧٦) صحيح الجامع، رقم الحديث (٦٧٦٢)

(2) صحيح مسلم، رقم الحديث (٥٦٨) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٧٦٧) سنن الدارمي (١٤٠١) صحيح ابن حبان (١٦٥١) مشكاة المصابيح، رقم الحديث (٧٠٦، ٧٣٣) صحيح الجامع، رقم الحديث (٥٧٣) إرواء الغليل (١٢٨٢)

(3) تفصیل کے لیے دیکھیں: ہماری کتاب ''احکام و آدابِ مساجد'' طبع مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ۔

نے منع فرمایا ہے۔[1]

اور اگر کوئی شخص مسجد میں خرید وفروخت کررہا ہو تو اسے کہیں:

« لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ »[2]

''اللہ تیری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے۔''

سجدۂ تلاوت کی دُعا:

102- دورانِ تلاوت جب سجدہ آجائے تو اس سجدہ میں یہ دُعا کریں:

« اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْراً وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْراً وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْراً وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ »

''اے اللہ! میرے لیے اس کے عوض اپنے پاس اجر وثواب لکھ لے اور مجھ سے اس کی بدولت (گناہوں کا) بوجھ

---

(1) سنن أربعة و مسند أحمد (٦٦٧٦) صحيح الجامع، رقم الحديث (٦٧٦٢) و مشكاة، رقم الحديث (٧٣٢)

(2) سنن الترمذي، رقم الحديث (١٣٢١) مشكاة المصابيح (٧٣٣) صحيح الجامع، رقم الحديث (٥٧٣) الإرواء، رقم الحديث (١٢٨٢)

اتار دے اور میرے لیے اسے ذخیرۂ آخرت بنا دے اور مجھ سے اسے اُسی طرح قبول فرما جیسے تو نے اپنے بندے حضرت داود علیہ السلام سے قبول کیا۔‘‘ (1)

103- سجدۂ تلاوت کے سلسلہ میں ایک دوسری دعا بھی بہت معروف ہے، جس میں ہے:

«سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ» (2)

’’میری پیشانی نے اس ذات کو سجدہ کیا، جس نے اس کی تخلیق کی اور صورت بنائی اور اپنی قدرت سے قوتِ بصارت و شنوائی (سننے کی طاقت) عطا فرمائی۔‘‘

لیکن اس حدیث میں اس دُعا کو سجدۂ تلاوت میں پڑھنے کا ذکر نہیں ہے، بلکہ یہ عام نماز کے سجدہ کی دعا ہے۔ چنانچہ

(1) سنن الترمذي، سنن ابن ماجه، صحيح ابن حبان، صحيح ابن خزيمة (٥٦٢، ٥٦٣) الأذكار للنووي (ص: ٥٥، ٥٦)

(2) سنن الترمذي، سنن النسائي، مصنف ابن أبي شيبة، الفتوحات الربانية لابن علان (٢/ ٢٧٩)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان الفاظ والی دُعا سجدہ میں کیا کرتے تھے۔[1]

البتہ امام ابن ماجہ نے اسے ''باب سجود القرآن'' میں ذکر کیا ہے۔

آئینہ دیکھنے کی دُعا:

104- مذکورہ سابقہ دُعا والا معاملہ ایک دوسری دُعا کا بھی ہے کہ وہ مطلقاً تو ثابت ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

«اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ»[2]

''اے اللہ! جس طرح تو نے میری شکل اچھی بنائی ہے۔ اِسی طرح مجھے اخلاقِ حسنہ سے بھی نواز دے۔''

لیکن اس حدیث میں یہ ثابت نہیں کہ اسے آئینہ دیکھتے وقت پڑھا جائے۔ البتہ ابوالشیخ نے اپنی کتاب ''إخلاق النبي ﷺ''

---

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٧٧١) سنن أبي داود، رقم الحديث (٧٦٠) سنن الترمذي، رقم الحديث (٥٨٠) سنن النسائي، سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٠٥٤)

[2] صحيح ابن حبان، مسند أحمد، مسند أبي يعلىٰ، إرواء الغليل (٧٤)

میں اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، ابن السنی نے "عمل الیوم واللیلۃ" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، مسند ابی یعلی، مجروحین ابن حبان، الدعاء و معجم کبیر طبرانی، ابن السنی اور اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور الشکر ابن ابی الدنیا، معجم طبرانی اوسط، ابن السنی ابوالشیخ کی اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مجروحین ابن حبان اور زوائدِ زہد مروزی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مختلف ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ یہ دُعا مروی ہے اور ان سب کے یہاں "آئینہ دیکھنے" کا بھی ذکر آیا ہے، لیکن ان روایات میں سے کسی کی سند صحیح نہیں ہے۔ [1]

فجر کی سنتوں کے بعد کی دُعا:

105- فجر کی سنتیں پڑھ کر بیٹھے بیٹھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ دُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبرِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَمُحَمَّدٍ

---

(1) تفصیل کے لیے دیکھیں: الارواء (٧٤، /١ ١١٣۔ ١١٦) تخریج صلاۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (ص: ٧٥٣، ٧٥٤ طبع دوم)

النَّبِيِّ ﷺ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ»[1]

"اے اللہ! حضرت جبرائیل، اسرفیل، میکائیل علیہم السلام اور نبی محمد ﷺ کے پروردگار! میں نارِ جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

بے خوابی کا علاج یا نیند اچاٹ ہو جانے پر دُعا:

106- جو بے خوابی میں مبتلا ہو اور کسی وجہ سے اس کی نیند اچاٹ ہو جائے اور سو نہ سکے تو اسے چاہیے کہ یہ دُعا کرے:

«اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ»[2]

"میں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب سے، اس کے بندوں کے شرّ سے اور شیطانوں کی گمراہ کن چالوں سے اور ان کے حاضر ہونے سے۔"

یہ دعا اصل کتاب میں نمبر (۴۰) کے تحت "جو نیند میں ڈر جائے" کے زیرِ عنوان ابوداود و ترمذی کے حوالے سے بھی گزری

---

[1] مستدرك حاكم، طبراني الكبير، السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (١٥٤٤) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٣١٥)

[2] السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (٢٦٤)

ہے، جبکہ عمل الیوم واللیلۃ ابن السُّنّی میں اسے ''بے خوابی'' زائل کرنے کی دُعا کے طور پر بھی ذکر کیا گیا ہے۔ غرض ''سوتے وقت کے اذکار'' کی تفصیل اصل کتاب میں نمبر (۲۶) سے لے کر (۴۱) تک گزری ہے۔

پھوڑے پھنسی کا علاج یا دَم:

107- اگر کسی کو کوئی پھوڑا پھنسی نکل آئے تو کوئی کپڑا وغیرہ اس پر رکھ کر یہ دُعا کریں:

«اَللّٰهُمَّ مُصَغِّرَ الْكَبِيْرِ وَمُكَبِّرَ الصَّغِيْرِ صَغِّرْ مَا بِيْ»[1]

''اے اللہ! بڑی چیزوں کو چھوٹا اور چھوٹی چیزوں کو بڑا کرنے والے! میرے اس پھوڑے کو چھوٹا کر دے۔''

جلے کا دَم:

108- اگر کوئی آگ یا کسی گرم چیز سے جھلس یا جل جائے تو یہ دُعا پڑھ کر اس کے متاثرہ حصہ کو دَم کریں اور اس جگہ پر

[1] مسند أحمد، مستدرك حاكم، سنن النسائي، الفتوحات الربانية لابن علان (٤/ ٤٨)

پھونکے کی شکل میں منہ کا لعاب بھی پھینکتے جائیں:

«اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيُ لَاشَافِيَ اِلَّا اَنْتَ»[1]

"اے لوگوں کے پروردگار! اس کی تکلیف دُور کر دے، اے شفا بخش دے تو شفا بخشنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شافی نہیں۔"

کسی مشکل کے وقت دُعا:

109- کسی مشکل میں مبتلا شخص یہ دُعا کرے:

«اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا»[2]

"اے اللہ! کوئی چیز (یا کام) آسان نہیں سوائے اس کے جسے تو آسان کر دے اور تو مشکلات کو جب چاہے آسان کر دیتا ہے۔"

---

[1] سنن النسائي، رقم الحديث (١٠٢٤، ١٠٢٥) مسند أحمد صحيح ابن حبان، صحيح الجامع، رقم الحديث (٨٦٨)

[2] صحيح ابن حبان، الدعوات الكبير للبيهقي، سوئے حرم (ص: ٢٤٤)

مُعوّذاتِ نبویّہ ﷺ

بے بسی، کاہلی، بزدلی، سخت بڑھاپے، عذابِ قبر اور فتنۂ موت وحیات سے اللہ کی پناہ مانگنے کی دعا:

110- ان اشیا سے اللہ کی پناہ مانگنے کی دُعا یہ ہے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ»[1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بے بسی، کاہلی، بزدلی، بخل اور شدید بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں فتنۂ حیات وممات سے۔''

[1] صحيح البخاري، صحيح مسلم، سنن أبي داود، سنن الترمذي، سنن النسائي، مسند أحمد، صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٩٥) و سوئے حرم (ص: ٢٤٥)

111- ایک حدیث میں ہے:

«اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ»①

”اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: پریشانی، غم، بے بسی، سستی، بخل، بزدلی، قرضہ اور لوگوں کے (ناجائز) غلبہ سے۔“

112- سنن نسائی میں یہ الفاظ بھی ہیں:

«وَاَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ»②

”اور یہ کہ میں بہت زیادہ بوڑھا کر دیا جاؤں (جب کہ پیری صد عیب ہو جاتی ہے)۔“

① صحيح البخاري، صحيح مسلم، سنن أبي داود، سنن الترمذي، صحيح النسائي، رقم الحديث (٥٠٣٦) مسند أحمد، صحيح الجامع، رقم الحديث (١٣٠٠) السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (١٥٤١)

② صحيح سنن النسائي، رقم الحديث (٥٠٣٢، ٥٠٣٣، ٥٠٥٨، ٥٠٥٩، ٥٠٧١)

مذکورہ اشیا اور سنگدلی و غفلت، فقر و فاقہ اور دیگر روحانی و جسمانی بیماریوں سے اللہ کی پناہ:

113- نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے:

«اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمِّ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ» [1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: بے بسی، کاہلی، بزدلی، بخل، شدید بڑھاپے، سنگدلی، غفلت فقر و فاقہ، ذلت و مسکنت سے اور اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں:

[1] مستدرك الحاكم، الدعاء للبيهقي، صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٩٦) مشكاة المصابيح، رقم الحديث (٢٤٧٠) إرواء الغليل، رقم الحديث (٨٥٢)

فقر و غربت، کفر، فسوق و معاصی (گناہ) نافرمانی، نفاق اور نمود و نمایش سے اور میں پناہ مانگتا ہوں: بہرہ، گونگا، دیوانہ، کوڑھی پن، برص (چمبا ہونے) اور تمام بری بیماریوں سے۔‘‘

برص، جنون، کوڑھی پن اور دیگر امراضِ جسمانیہ سے اللہ کی پناہ:

114- ایک حدیث میں صرف اِن جسمانی امراض سے پناہ کی یہ دُعا وارد ہوئی ہے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ»[1]

’’اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: برص جنون و پاگل پن، کوڑھی پن اور بری بیماریوں سے۔‘‘

[1] سنن أبي داود، سنن النسائي، مسند أحمد، صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٩٢) مشكاة المصابيح (٢٤٧٠) سونے حرم (ص: ٢٦٧)

فقر و تونگری اور دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ اور گناہوں کی بخشش کے لیے دعا:

115- نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ»[1]

”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، کاہلی، شدید بڑھاپے،

---

[1] صحيح البخاري، صحيح مسلم، سنن الترمذي، سنن النسائي، سنن ابن ماجه، صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٩٩) سوئے حرم (٢٦٩)

گناہ، قرض، قبر کے فتنے، قبر کے عذاب، آگ کے فتنے اور آگ کے عذاب سے اور تونگری و امیری نیز فقر و غربت اور مسیح دجال کے فتنے سے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی برف اور اولوں سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں (کے آثار سے) اس طرح دھو دے جس طرح سفید کپڑا مَیل سے دھو دیا جاتا ہے، نیز میرے اور میری خطاؤں کے مابین اتنی دُوری کر دے جتنی کہ مشرق و مغرب کے مابین ہے۔"

اِس دُعا کا کچھ حِصّہ اصل کتاب میں نمبر (۶۳) کے تحت "افتتاحِ نماز کی دُعائیں" کے زیرِ عنوان بھی گزرا ہے، لیکن وہ دُعا اُسی قدر ہی اپنی جگہ کامل و مستقل ہے۔

گر کر، دَب کر، ڈوب کر، جَل کر، میدانِ جہاد میں پیٹھ دکھا کر، زہریلے کیڑے کے کاٹنے سے مرنے اور بوقت موت شیطان کے فتنہ سے اللہ کی پناہ:

116- اِن سب امور سے اللہ کی پناہ مانگنے کی دُعا یہ ہے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَالْهَدَمِ وَالْغَرَقِ

وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْت وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِراً وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغاً))[1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: اونچائی سے گر کر، کسی چیز کے نیچے دب کر، ڈوب کر اور جل کر مرنے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے فتنہ میں مبتلا کرے، میں تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مرنے سے اور کسی زہریلے کیڑے کے کاٹنے کے نتیجہ میں مرنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

بعض مذکورہ اشیا اور بے فائدہ علم، بے خشوع دل، سیر نہ ہونے والے نفس اور نامقبول عمل و دُعا سے اللہ کی پناہ مانگنے کی دعا:

117- نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے:

---

[1] سنن أبي داود، سنن النسائي، مشكاة المصابيح (٢٤٧٣) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٩٣) سوئے حرم (ص: ٢٦٨)

«اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَا وَزَكِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكَّاھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَاتَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَھَا»[1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بے بسی، کاہلی و سُستی، بُزدلی، بخل، شدید بڑھاپے، عذابِ قبر اور فتنۂ دجّال سے، اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کا تزکیہ فرما اور تو ہی بہترین تزکیہ کرنے والا ہے، تو ہی اِس کا آقا و دوست ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: بے فائدہ علم، بے خشوع دِل، سیر نہ ہونے والے نفس اور اُس دُعا سے جو قبول نہ ہو''

[1] صحيح مسلم، سنن النسائي، مسند أحمد، صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٩٧)

118- ایک حدیث میں یہ دُعا مختصراً یوں ہے:

«اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَاتَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ھٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ» [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے بے خشوع دِل، غیر مقبول دُعا، سیر نہ ہونے والے نفس اور بے فائدہ علم، ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

119- ایک دوسری حدیث میں اس سے بھی زیادہ اختصار ہے:

«اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا یُرْفَعُ وَدُعَاءٍ لَایُسْمَعُ»

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: بے فائدہ علم اور غیر مقبول عمل و دُعا سے۔'' [2]

---

[1] صحيح مسلم، سُنن أبي داوٗد، سنن الترمذي، سنن النسائي، سنن ابن ماجه، مسند أحمد، صحيح الجامع، رقم الحديث (١٣٠٨) سوئے حرم (٢٧٨)

[2] صحيح ابن حبان، مسند أحمد، مستدرك حاكم، صحيح الجامع، رقم الحديث (١٣٠٦)

بُرے اَوقات، بُرے ساتھی اور بُرے پڑوسی سے اللہ کی پناہ:

120- نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَیْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِالسُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ»[1]

''اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں: بُرے دن، بُری رات، بُری گھڑی، بُرے ساتھی اور مستقل رہائش گاہ کے ساتھ بُرے پڑوسی سے۔''

بھوک اور خیانت سے اللہ کی پناہ:

121- نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ

[1] الأدب المفرد، صحيح ابن حبان، طبراني الكبير، السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (١٤٤٣) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٣٠١، ١٣١٠)

وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ»[1]

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: بھوک سے کیونکہ یہ بہت ہی بری ساتھی ہے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ یہ بہت ہی بری رازدان ہے۔''

مالی قِلت و ذِلت اور ظلم سے اللہ کی پناہ:

122- نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ»[2]

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: فقر و قلت و ذلت سے، اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر ظلم کرے۔''

[1] صحيح سنن أبي داود، رقم الحديث (١٣٨٣) صحيح سنن النسائي، رقم الحديث (٥٠٥١) صحيح سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٢٧٠٧) مشكاة المصابيح، رقم الحديث (٢٤٦٩) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٩٤)

[2] سنن أبي داود، سنن النسائي، سنن ابن ماجه، إرواء الغليل (٨٥٢) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٩٨)

سمع و بصر، زبان و دِل اور مادۂ منویہ و آلۂ تناسل کے شرّ سے اللہ کی پناہ:

123- نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ» (1)

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: سمع و بصر کے شرّ سے، زبان و دِل اور مادۂ منویّہ کے شرّ سے۔''

کردہ و ناکردہ افعال کے شرّ سے اللہ کی پناہ:

124- نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ» (2)

---

(1) سنن أبي داود، صحيح الترمذي، رقم الحديث (٢٧٧٥) صحيح سنن النسائي، رقم الحديث (٥٠٣١، ٥٠٦٠) مشكاة المصابيح، رقم الحديث (٢٤٧٢) سوئے حرم (ص: ٢٧٦)

(2) صحيح مسلم، صحيح سنن النسائي، رقم الحديث (٥٠٩٦) صحيح سنن ابن ماجه (٣٠٩٦) صحيح الجامع (١٣٠٤)

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: ہر اس فعلِ بد کے شرّ سے جو مجھ سے سرزد ہوا اور ہر اس فعل کے شرّ سے جو مجھ سے نہ ہو سکا۔''

قرض اور دشمن کے غلبہ سے اللہ کی پناہ:

125- نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ»[1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: قرض اور دشمن کے غلبے سے اور یہ کہ دشمن میرے کسی معاملہ میں مجھ پر ہنسیں۔''

بد اخلاقی و بد اعمالی اور خواہشاتِ نفسانیہ و امراضِ جسمانیہ سے اللہ کی پناہ:

126- نبی اکرم ﷺ یہ دعا کرتے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ

---

[1] سنن النسائي، مسند أحمد، السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (١٥٤١) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٣٠٧)

وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ »[1]

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: بداخلاقی و بداعمالی اور خواہشاتِ نفسانیہ اور امراضِ جسمانیہ کے شرّ سے۔''

کفر وفقر اور عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ:

127- نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

« اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ »[2]

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر وفقر اور عذابِ قبر سے۔''

سوئے قضا و بلا سے اللہ کی پناہ:

128- نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

« اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ دَرَكِ الشِّقَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

---

① صحيح سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٨٤٠) صحيح ابن حبان، مستدرك حاكم، صحيح الجامع، رقم الحديث (١٣٠٩) مشكاة المصابيح (٢٤٧١) سوئے حرم (ص: ٢٧٧)

② صحيح سنن النسائي، رقم الحديث (٥٠٤٨)

وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ» ①

”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بدبختی سے اور دشمنوں کے ہنسی اڑانے سے، بری تقدیر سے اور بڑی مصیبت سے (جس کا کہ دفاع نہ کرسکوں)۔“

زوالِ نعمت سے اللہ کی پناہ:

129- نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ» ②

”اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: زوالِ نعمت سے اور عافیّت کے منہ موڑ لینے سے اور اچانک عذاب سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔“

---

① صحيح البخاري، صحيح مسلم، صحيح سنن النسائي، رقم الحديث (٥٠٦٦، ٥٠٦٧)

② صحيح مسلم، سنن أبي داود، سنن أبي داود، سنن الترمذي، صحيح الجامع، رقم الحديث (١٣٠٢) سوئے حرم (ص: ٢٤٧)

متفرق اَدعیہ

بڑھاپے کے وقت وسیع رزق دیے جانے کے لیے دُعا:

130- نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَ اِنْقِطَاعِ عُمُرِيْ»[1]

''اے اللہ! مجھے اس وقت رزق کی فراوانی عطا فرمانا جب میں عمر رسیدہ اور زندگی کے آخری پہر میں داخل ہو جاؤں (تاکہ بڑھاپا خوار نہ ہو)۔''

ہر حال میں اسلام کی دُعا، خیر کی طلب اور شر سے اللہ کی پناہ:

131- نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے:

[1] مستدرك حاكم. السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (١٥٣٩) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٦٦)

«اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِي عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ» [1]

"اے اللہ! مجھے کھڑے، بیٹھے، لیٹے، ہر حال میں اسلام پر قائم رکھ اور دشمن اور حاسد کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دے، اے اللہ! میں تجھ سے ہر بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے خزانے تیرے پاس ہیں اور میں ہر شرّ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جس کے خزانے تیرے پاس ہیں۔"

خشوع و انکساری والی زندگی کی دُعا:

132- نبی اکرم ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

[1] مستدرك حاكم، السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (١٥٤٠) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٧١) سنوئے حرم (ص: ٢٥٨)

«اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنَ»[1]

''اے اللہ! مجھے خشوع و انکساری کی حالت میں زندہ رکھ، ایسے ہی موت دے اور ایسے ہی لوگوں میں قیامت کے دن مجھے اُٹھا۔''

پردہ پوشی و امن اور قضاءِ دَین کی دُعا:

133- «اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ وَاقْضِ عَنِّیْ دَیْنِیْ»[2]

''اے اللہ! شرم سارکن امور کی پردہ پوشی فرما، ڈر خوف سے امن میں رکھ اور مجھ سے میرے قرضے ادا کروا دے۔''

---

[1] صحيح النسائي، رقم الحديث (١٩١٧) سنن ابن ماجه، السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (٣٠٨) الإرواء، رقم الحديث (٨٥٣) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٧٢)

[2] معجم طبرانی الكبير، صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٧٣) مشكاة المصابيح، رقم الحديث (٢٤٥٥) سوئے حرم (ص: ٢٥٩)

حُسنِ عاقبت کی دعا اور رسوائی و عذاب سے بچاؤ کی طلب:

134- «اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ» ①

”اے اللہ! تمام امور میں ہمارا انجام اچھا کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں بچا۔“

دنیا و آخرت کی بھلائیوں کی دُعا:

135- «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ» ②

”اے اللہ! ہمارے پروردگار! ہمیں اس دُنیا میں اور آخرت میں بھلائیاں عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

---

① مسند أحمد، صحيح ابن حبان، سوئے حرم (ص: ٢٤٨)

② صحيح البخاري، صحيح مسلم، صحيح سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٧٧٣) صحيح سنن النسائي، رقم الحديث (٢٧٧٢) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٣١٧) سوئے حرم (ص: ٢٨١)

اللہ کے فضل و رحمت کی دُعا:

136- «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ»[1]

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و رحم کا سوال کرتا ہوں اور ان چیزوں کا مالک صرف تو ہی تو ہے۔''

دین و دنیا کی اصلاح اور طلبِ خیر کی دُعا:

137- «اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْيَایَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَاشِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ»

''اے اللہ! میرے لیے میرے دین کی اصلاح فرما جو میرے تمام امور کی حفاظت و عصمت کا ذریعہ ہے اور

[1] معجم طبرانی، السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (١٥٤٣) سوئے حرم (ص: ٢٨٥)

میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں میرا روزگار ہے اور میری آخرت کی اصلاح فرما جو کہ میرا آخری ٹھکانا ہے اور ہر بھلائی کے لیے میری عمر دراز کر دے اور ہر بُرائی سے بچانے کے لیے موت کو میرے لیے باعث راحت بنا دے۔''[1]

گمراہ ہونے سے بچاؤ کی دُعا:

138- «اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ وَاَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَ الْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ»[2]

''اے اللہ! میں تیرا تابع فرمان ہوا اور میں تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسا و توکّل کیا اور تیری طرف ہی رجوع

[1] صحيح مسلم (٩/ ١٧/ ٤٠) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٧٤)

[2] صحيح البخاري، صحيح مسلم (٩/ ١٧/ ٣٩) مسند أحمد (١/ ٣٠٢) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٠٨٦) سوئے حرم (ص: ٢٧٥)

کیا اور تیری پشت پناہی سے میں ہی لڑتا ہوں، اے اللہ! میں تیری عزّت کی پناہ چاہتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ اور میں اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے گمراہ کر دے، تو زندہ و جاوداں ہے، جسے موت نہیں جبکہ جن و انس تو تمام ہی ایک نہ ایک دن مرجائیں گے۔"

اِس دُعا کا کچھ حصہ بخاری و مسلم کے حوالہ سے اصل کتاب میں نمبر (٦٩) کے تحت واردہ دُعا میں بھی گزرا ہے۔

گناہوں کی بخشش اور نیک اعمال و اخلاق کے لیے دُعا:

139- « اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَایَایَ کُلَّهَا اَللّٰهُمَّ اَنْعِشْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ فَاِنَّهٗ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یُصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ »[1]

"اے اللہ! میرے تمام گناہ اور خطائیں بخش دے، اے اللہ! مجھے سرفرازی و تونگری عطا کر اور اچھے اعمال و اخلاق

[1] المعجم الأوسط للطبراني، صحیح الجامع، رقم الحدیث (١٢٧٧)

کی طرف راہنمائی فرما، اعمال و اخلاقِ حسنہ کی طرف راہنمائی کرنا اور اعمال و اخلاقِ سیئہ سے پھیرنا و بچانا صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔''

ہدایت وتقویٰ اور عفّت وتونگری کی دُعا:

140- «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى»①

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت وتقویٰ، عفّت و پاک دامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔''

طلبِ مغفرت کی دُعا:

141- «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَ جَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَئِيْ وَعَمَدِيْ وَهَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ

① صحيح مسلم، صحيح سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٧٧٤) صحيح سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٠٩٠) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٨٦) سوئے حرم (ص: ٢٦٥)

عِنْدِیْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ» [1]

''اے اللہ! میری خطا و نادانی اور حدود سے تجاوز کو بخش دے جنہیں تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطا جان بوجھ کر کیے گئے گناہ، غیر ارادی طور پر اور ارادتاً کیے گئے گناہ معاف فرما کہ یہ سب میرے نامۂ اعمال میں ہیں۔ اے اللہ! مجھے میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور اعلانیہ سب گناہ معاف فرما دے۔ تو ازل سے آگے کرنے والا ہے اور ابد تک پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

اِس دُعا کا کچھ حصّہ اصل کتاب میں صحیح مسلم کے حوالے سے نمبر (۸۷) کے تحت بھی گزرا ہے۔

[1] صحيح البخاري، صحيح مسلم، صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٧٥) سوئے حرم (ص: ٢٦٣)

آنکھوں کی بینائی اور کانوں کی شنوائی کے تحفّظ اور ظلم سے بچاؤ کی دُعا:

142- «اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ وَخُذْمِنْهُ بِثَأْرِیْ»[1]

''اے اللہ! مجھے (ساری عمر) قوتِ سماعت و بصارت سے نوازے رکھنا اور انھیں میری وراثت بنا دے اور مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔''

یہ دعا مفصّلاً بھی مروی ہے۔ جس میں مذکورہ پہلے حصہ میں: ''اَلْوَارِثَ مِنِّیْ'' کے بعد ہے:

«وَعَافِنِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَجَسَدِیْ»[2]

''اور میرے جسم و دین میں مجھے عافیت عطا فرما۔''

---

[1] صحيح سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٨٥٤) مستدرك حاكم، صحيح الجامع، رقم الحديث (١٣٢١)

[2] المعجم الصغير، صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٨٠)

جبکہ ان مذکورہ الفاظ کو چھوڑ کر بقیہ مفصّل دُعا صحیح بخاری و مسلم کے حوالہ سے اصل کتاب میں نمبر (۳۵) کے تحت بھی گزری ہے۔

بھلائی و جنت کی طلب اور شرّ و جہنم سے اللہ کی پناہ مانگنے کی دُعا:

143- «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَالَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَاعِلِمْتُ مِنْهُ وَمَالَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِمَا سَئَلَكَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّمَا عَاذَبِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ

قَضَيْتَهُ لِي خَيْراً»[1]

”اے اللہ! میں تجھ سے ہر بھلائی کا سوال کرتا ہوں وہ جلد ہو یا بدیر اور میں اسے جانتا ہوں یا نہیں جانتا اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہر بُرائی سے جلد ہو یا بدیر اور میں اسے جانتا ہوں یا نہیں جانتا، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بھلائی کا جو تیرے بندے اور رسول ﷺ نے تجھ سے طلب کی اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بُرائی سے جس سے تیرے بندے اور رسول ﷺ نے پناہ طلب کی، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول وعمل کی توفیق کا جو مجھے اس کے قریب کر دے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں نارِ جہنم سے اور ہر اس قول وفعل سے جو مجھے اس کے قریب کر دے اور میں تجھ سے سوال

---

[1] سنن ابن ماجه، صحيح ابن حبان، مسند أحمد، المعجم الكبير، السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (١٥٤٢) صحيح الجامع، رقم الحديث (١٢٨٧، ١٢٨٨) سُوئے حرم (ص: ٢٦٧)

کرتا ہوں کہ تو ہر اس فیصلے کو جو میرے بارے میں کر چکا ہے اسے میرے لیے بھلائی والا بنا۔''

طلبِ علم و منافعِ علم کی دُعا:

144- «اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَ عَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْماً»[1]

''اے اللہ! تو مجھے سکھلائے گئے علم سے فائدہ پہنچا اور اور مجھے مفید علم سکھلا دے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔''

مدد و نصرت، ہدایت و توفیقِ شکر، تقویٰ و انابت اور قبولیتِ دُعا وغیرہ کا سوال:

145- «رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ

[1] صحيح الترمذي، رقم الحديث (٢٨٤٥) صحيح سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٢٠٣، ٣٠٩١) مشكاة المصابيح، رقم الحديث (٢٤٩٣)

رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا
لَكَ مُطِیْعًا اِلَیْكَ مُخْتَبِتًا اِلَیْكَ اَوَّاهًا مُنِیْبًا رَبِّ
تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ
وَاهْدِ قَلْبِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَ ثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَاسْلُلْ
سَخِیْمَةَ قَلْبِیْ))[1]

''اے اللہ! میری مدد فرما، میرے خلاف کسی کی مدد نہ فرما، میری نصرت فرما، میرے دشمن کو میرے خلاف کامیاب نہ کر، میرے لیے اچھی تدبیر فرما میرے خلاف تدبیر نہ کر، مجھے ہدایت دے اور میرے لیے راہِ ہدایت کو آسان فرما اور جو شخص میرے خلاف بغاوت کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔ اے میرے پروردگار! مجھے بہت زیادہ شکر کرنے والا، ذکر کرنے والا، خوف کھانے والا، اطاعت گزار، پناہ لینے والا اور انابت و رجوع کرنے والا بنا

[1] صحيح سنن الترمذي (٦/ ٢٨) صحيح سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٠٨٨) السنة لابن أبي عاصم (ص: ٣٨٤)

دے۔ اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھو دے میری دعا قبول فرما، میرے دل کو ہدایت نصیب فرما میری زبان کو راستی سے نواز، میری حجت کو ثبات بخش اور میرے دل کی تاریکی وسیاہی مٹا دے۔"

امام وکیع رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اس دُعا کو قنوتِ وتر میں پڑھ سکتے ہیں۔[1]

دل کو ٹھنڈا کرنے اور گناہوں سے پاک کرنے کی دُعا:

146- «اَللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِیْ بِالثَّلْجِ وَ الْمَاءِ وَالْبَرَدِ اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ»[2]

"اے اللہ! میرا دل برف، پانی اور اولوں سے ٹھنڈا کر دے، اے اللہ! میرے دِل کو گناہوں سے اس طرح دھو دے، جس طرح سفید کپڑا میل سے دھویا جاتا ہے۔"

① سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٨٣٠)

② صحيح مسلم، صحيح سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٨١٢)

عملِ خیر و ترکِ منکر اور حبِ مسکین کی توفیق اور فتنہ سے تحفّظ کی دُعا:

147- اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے بعد یہ دُعا کرنے کا حکم فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ»[1]

''اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کو سرانجام دینے اور بُرے افعال کو ترک کرنے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو مبتلائے فتنہ کرنا چاہے تو مجھے اس میں مبتلا کرنے سے پہلے فوت کرلے۔''

ضرر رساں کیڑوں اور تمام بیماریوں سے تحفّظ کی دُعا:

148- تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام یہ دُعا کرنے سے

(1) صحيح سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٥٨٠) السنة لابن أبي عاصم (٣٨٨)

بندہ ہر ضرر رساں چیز سے محفوظ ہو جاتا ہے:

« بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ »[1]

''اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کا نام لے لینے کے بعد زمین و آسمان کی کوئی چیز کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ سُننے والا جاننے والا ہے۔''

راوی حدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے اَبان ہیں۔ انھیں فالج کا عارضہ ہو گیا تھا۔ ایک آدمی انھیں بہ غور دیکھنے لگا تو انھوں نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''مجھے ایسے گھور گھور کر کیوں دیکھتے ہو؟ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ہے، جس طرح میں نے بیان کی ہے۔ البتہ جس دن مجھے یہ عارضہ لاحق ہوا، اس دِن مجھ سے یہ دُعا رہ گئی تھی اور اللہ کی تقدیر اپنا کام کر گئی۔''[2]

---

[1] سنن أبي داود، سنن الترمذي، صحيح ابن حبان، صحيح الترغيب والترهيب (٦٤٩) مشكاة المصابيح (٢٢٩١)

[2] حوالہ جاتِ سابقہ.

افضل ذکر اور افضل دُعا:

149- ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

«اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ» ①

''سب سے افضل ذکر: ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' ہے کہ ''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں'' اور سب سے افضل دُعا ''الحمد للہ'' ہے کہ ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے۔''

کھانا کھانے کے بعد کی دُعا:

150- اس سے قبل بھی کھانا کھانے سے متعلقہ دُعائیں گزر چکی ہیں، جبکہ ایک دُعا یہ بھی ہے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَ سَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا»

---

① سنن الترمذي، سنن النسائي، السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (١٤٩٧) صحيح الجامع، رقم الحديث(١١١٥) مشكاة المصابيح، رقم الحديث (٢٣٠٦)

”ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لیے ہے جس نے کھلایا، پلایا، ہضم کروادیا اور فضلہ کے نکلنے کا راستہ بنایا۔“ [1]

نماز (فجر) کے بعد کی دُعا:

151- سابق میں ذکر کی گئی نماز سے متعلقہ دُعاؤں کے علاوہ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک یہ پیاری سی دُعا بھی روایت کی ہے۔ جسے آپ نماز کے بعد (خصوصاً نمازِ فجر کے بعد) مانگا کرتے تھے:

«اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْماً نَّا فِعاً وَّعَمَلاً مُّتَقَبَّلاً وَّرِزْقاً طَيِّباً» [2]

”اے اللہ! میں تجھ سے علمِ نافع، عملِ مقبول اور رزقِ طیّب کا سوال کرتا ہوں۔“

بچھو کے ڈنگ کا علاج:

152- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] سنن أبي داود، سنن النسائي، و صححة النووي في الأذكار (ص: ٢٠٢)

[2] سنن ابن ماجه، مسند أحمد، الدعوت الكبير للبيهقي، مشكاة المصابيح (٢٤٩٨)

کو نماز کے دوران بچھو نے کاٹ لیا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

«لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ»

''اللہ کی لعنت ہو اس بچھو پر، یہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو۔''

پھر آپ ﷺ نے پانی و نمک منگوایا اور نمک کو پانی میں ملا کر اپنا دستِ مبارک اس میں ڈبو دیا اور اسے ملتے رہے۔ اور ڈنگ والی جگہ کو چھوتے ہوئے آپ ﷺ یہ بھی پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٣ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝٤ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝٦﴾ [سورة الكافرون]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي
الْعُقَدِ ۝٤ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝٥﴾ [سورة الفلق]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ إِلٰهِ
النَّاسِ ۝٣ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِيْ
يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ
وَالنَّاسِ ۝٦﴾ [سورة الناس] (1)

(1) المعجم الصغير، مصنف ابن أبي شيبة، السلسلة الأحاديث الصحيحة (٢/ ٨٠ـ ٨١) رقم الحديث (٥٤٨)

اَسمائے حُسنیٰ

قرآنِ کریم کے متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اسمائے حُسنیٰ کے ساتھ دُعا کرنے کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

[الأعراف: ١٨٠]

''اللہ تعالیٰ کے کتنے ہی اچھے اچھے نام ہیں تم انھی ناموں کے ذریعے اُسے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو، جو اس کے مبارک ناموں میں کج روی کرتے (الحاد میں مبتلا ہوتے) ہیں، عنقریب انھیں ان کے عمل کی سزا دی جائے گی۔''

اور ارشادِ الٰہی ہے:

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾ [الإسراء: ١١٠]

''فرما دیجیے کہ اس ذات کو اللہ کے نام سے پکارو، یا رحمٰن کے نام سے، چاہے کسی بھی نام سے پکارو، اس کے تو بے شمار اسمائے حسنٰی ہیں۔''

اور ایک جگہ فرمانِ ربانی ہے:

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴾ [طٰہٰ: ۸]

''اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں ہے اور اس کے لاتعداد اسمائے حسنٰی ہیں۔''

اور ایک مقام پر فرمایا ہے:

﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴾ [الحشر: ٢٤]

''وہی ایک ذات اللہ ہے جو خالق و باری بھی ہے اور مصور بھی اور اس کے بہ کثرت اسمائے حسنٰی ہیں۔''

تعدادِ اسمائے حسنٰی:

❁ ایک غلط فہمی:

عوام الناس میں معروف ہے کہ ''اسمائے حسنٰی'' کی تعداد

صرف ننانوے (۹۹) ہی ہے، جب کہ بعض کبار علما نے بھی یہی بات کہی ہے، جیسے علامہ ابن حزم رحمہ اللہ سے تسامح ہوا اور "المحلّی" میں انھوں نے ننانوے سے زیادہ اسمائے حُسنیٰ ہونے کا سختی سے انکار کر دیا ہے۔[1]

بعض علما نے تین سو (۳۰۰)، ایک ہزار (۱۰۰۰) اور انبیاء و رُسل علیہم السلام کی تعداد کے برابر اسمائے الٰہی ہونے کی بات کہی ہے۔

صحیح تر بات:

اس سلسلے میں جمہور اہلِ علم کی رائے اور صحیح تر بات یہی ہے کہ جس طرح اللہ کے کلمات کی کوئی حد و انتہا نہیں۔ اسی طرح اس کے "اسمائے حُسنیٰ بھی لاتعداد و بے شمار ہیں۔

دلیل:

153- اس بات کی دلیل وہ حدیث ہے، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جب بھی کسی کو کوئی غم و پریشانی لاحق ہو تو وہ یہ دُعا

[1] دیکھیں: المحلّی (۱/ ۳۰، ۸/ ۳۱)

کرے، اللہ اس کے تمام غم اور پریشانیاں دور کر دیتا ہے اور ان کی جگہ اسے خوشی و فرحت سے نواز دیتا ہے۔''

وہ دعا وہی ہے جو کہ اصل کتاب میں نمبر (۱۰۵) کے تحت گزری ہے۔ اور اس حدیث میں وارد دُعا میں محلِ شاہد یہ الفاظ ہیں:

«اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَداً مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اِسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ...»[1]

''میں تیرے ہر اس نام کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنے لیے منتخب فرمایا یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل کیا یا تو نے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا پھر اُسے اپنے علمِ غیب میں پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔''

---

[1] صحيح ابن حبان، مسند أحمد، مسند أبي يعلى، المعجم الكبير للطبراني، السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (١٩٩) مجمع الزوائد (٥/ ١٠/ ١٣٩۔ ١٤٠)

اس حدیث سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حُسنیٰ کی تعداد ۹۹ تک محصور ومحدود نہیں ہے۔[1]

ننانوے (۹۹) کا عدد:

154- ننانوے کا عدد صحیح احادیث میں ضرور وارد ہوا ہے۔ چنانچہ ارشادِ نبوی ہے:

«اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعاً وَّتِسْعِیْنَ اِسْماً مِائَةً اِلَّا وَاحِداً مَنْ اَحْصَاھَا (وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یَحْفَظُھَا اَحَدٌ اِلَّا) دَخَلَ الْجَنَّةَ»[2]

''اللہ تعالیٰ کے ننانوے ایک کم سو نام ایسے ہیں کہ جس نے انھیں یاد کرلیا، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

---

[1] تفسیر ابن کثیر، سورۃ الاعراف [آیت: ۱۸۰]

[2] صحیح البخاري، صحیح مسلم بدون أسماء: ضعیف ترمذي مع الأسماء (٦٩٣) صحیح ابن حبان، سنن ابن ماجه، مسند أحمد، صحیح الجامع، رقم الحدیث (٢١٦٢، ٢١٦٣) مشکاۃ المصابیح، رقم الحدیث (٢٢٨٧، ٢٢٨٨)

''اِس حدیث میں ننانوے (۹۹) کے عدد سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے صرف ننانوے (۹۹) ہی نام ہیں، بلکہ مقصود یہ ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے صرف ننانوے (۹۹) کو یاد کرلیا وہ جنت میں چلا جائے گا۔'' [1]

بخاری و مسلم میں ننانوے (۹۹) ناموں کی تفصیل نہیں ہے اور سنن ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم، شرح السنہ للبغوی اور بعض دیگر کتبِ حدیث میں تفصیل بھی وارد ہوئی ہے، لیکن اس تفصیل کو خود امام ترمذی، ایسے ہی عقیلی، بیہقی، ابنِ حزم اور دیگر کبار حفاظ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [2]

تنبیہ:

حدیث کے ناموں والے حصہ کے ضعیف یا مدرج و الحاقی ہونے کا یہ معنی بھی ہرگز نہیں کہ اُن اسمائے حُسنیٰ میں سے کوئی بھی نام ثابت نہیں، ہرگز نہیں، بلکہ ان میں سے اکثر کا ذکر

---

[1] شرح صحيح مسلم للنووي (۹/ ۱۷/ ٥)

[2] للتفصيل فتح الباري (۱۱/ ۲۱٤ـ ۲٦۸)

قرآنِ کریم اور احادیثِ صحیحہ میں وارد ہوا ہے۔ حتیٰ کہ امام غزالی رحمہ اللہ کی کتاب "شرح الأسماء الحسنیٰ" سے نقل کرتے ہوئے حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں لکھا ہے:

''علامہ ابنِ حزم رحمہ اللہ نے قرآنِ کریم اور احادیثِ صحیحہ سے اَسّی (۸۰) نام جمع کیے ہیں۔''[1]

جب کہ "المحلّٰی ابن حزم" کے مطبوعہ نسخہ بہ تحقیق علامہ احمد شاکر رحمہ اللہ (۸/ ۳۱) پر جہاں ان اسمائے حُسنیٰ کا ذکر آیا ہے۔ ان کی گنتی کرنے سے ان کی تعداد چوراسی (۸۴) بنتی ہے۔

غرض باوجود اس کے کہ ان ناموں کی تفصیل پر مشتمل کوئی حدیث سنداً کلام سے خالی نہیں۔ البتہ ان میں سے بقول حافظ ابن حجر رحمہ اللہ:

''صحیح ترین حدیث وہی ہے جو سنن ترمذی میں ہے اور اسمائے حُسنیٰ کی شروح لکھنے والے علما نے اسے ہی بنیاد بنایا ہے اور اسی سے ترتیب اخذ کی ہے۔''

---

[1] فتح الباري (۱۱/ ۲۱٦۔ ۲۱۷) و المحلّٰی (۸/ ۳۱)

اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی:

اس تفصیل کے بعد اب آیئے اُن معروف اسما کا مطالعہ کریں۔ وہ اسمائے حُسنٰی یہ ہیں:

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ [الحشر: ۲۳]

"وہ اللہ ہی ہے کہ جس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔"

① اَللّٰهُ	اللہ۔
② اَلرَّحْمٰنُ	بڑا مہربان۔
③ اَلرَّحِیْمُ	نہایت رحم والا۔
④ اَلْمَلِكُ	بادشاہ۔
⑤ اَلْقُدُّوْسُ	پاک و بے عیب۔
⑥ اَلسَّلَامُ	سلامتی دینے والا۔
⑦ اَلْمُؤْمِنُ	امن میں رکھنے والا۔
⑧ اَلْمُهَيْمِنُ	محافظ۔
⑨ اَلْعَزِیْزُ	غالب و باعزت۔
⑩ اَلْجَبَّارُ	زبردست۔
⑪ اَلْمُتَكَبِّرُ	بڑائی والا۔

⑫ اَلْخَالِقُ	پیدا کرنے والا۔
⑬ اَلْبَارِئُ	دُنیا بنانے والا۔
⑭ اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنانے والا۔
⑮ اَلْغَفَّارُ	بڑا بخشنے والا۔
⑯ اَلْقَهَّارُ	سب پر غالب۔
⑰ اَلْوَهَّابُ	بہ کثرت و بلاعوض دینے والا۔
⑱ اَلرَّزَّاقُ	روزی دینے والا۔
⑲ اَلْفَتَّاحُ	کھولنے والا۔
⑳ اَلْعَلِيمُ	ہر چیز کا جاننے والا۔
㉑ اَلْقَابِضُ	بند کرنے والا۔
㉒ اَلْبَاسِطُ	کشادہ کرنے والا۔
㉓ اَلْخَافِضُ	پست کرنے والا۔
㉔ اَلرَّافِعُ	بلند کرنے والا۔
㉕ اَلْمُعِزُّ	عزت بخشنے والا۔
㉖ اَلْمُذِلُّ	ذلیل کرنے والا۔
㉗ اَلسَّمِيعُ	سننے والا۔

۲۸ اَلْبَصِيْرُ دیکھنے والا۔

۲۹ اَلْحَكَمُ فیصلہ کرنے والا۔

۳۰ اَلْعَدْلُ انصاف کرنے والا۔

۳۱ اَللَّطِيْفُ باریک بین۔

۳۲ اَلْخَبِيْرُ ہر چیز سے باخبر۔

۳۳ اَلْحَلِيْمُ بُردبار۔

۳۴ اَلْعَظِيْمُ عظمت والا۔

۳۵ اَلْغَفُوْرُ بخشنے والا۔

۳۶ اَلشَّكُوْرُ قدردان۔

۳۷ اَلْعَلِيُّ سب سے بلند۔

۳۸ اَلْكَبِيْرُ سب سے بڑا۔

۳۹ اَلْحَفِيْظُ محافظ ونگہبان۔

۴۰ اَلْمُقِيْتُ محافظ و مقتدر اور ہر قسم کی روزی پیدا کرنے والے۔

۴۱ اَلْحَسِيْبُ حساب لینے والا، کفایت کرنے والا۔

۴۲ اَلْجَلِيْلُ بڑی شان والا۔

۴۳ اَلْكَرِيْمُ	کرم کرنے والا، بلاسوال دینے والا۔
۴۴ اَلرَّقِيْبُ	نگہبان۔
۴۵ اَلْمُجِيْبُ	دعا قبول کرنے والا، پکار سننے والا۔
۴۶ اَلْوَسِعُ	کشادہ رحمت والا، ہر چیز کا احاطہ کرنے والا۔
۴۷ اَلْحَكِيْمُ	حاکم باحکمت۔
۴۸ اَلْوَدُوْدُ	محبت کرنے والا۔
۴۹ اَلْمَجِيْدُ	بزرگی والا۔
۵۰ اَلبَاعِثُ	مرنے کے بعد اٹھانے والا۔
۵۱ اَلشَّهِيْدُ	حاضر۔
۵۲ اَلْحَقُّ	سچا و ثابت۔
۵۳ اَلْوَكِيْلُ	کارساز۔
۵۴ اَلْقَوِيُّ	طاقتور وزبردست۔
۵۵ اَلْمَتِيْنُ	قوت والا۔
۵۶ اَلْوَلِيُّ	مددگار، دوست۔
۵۷ اَلْحَمِيْدُ	قابلِ تعریف۔

۵۸ اَلْمُحْصِیْ ہر چیز کا گھیرنے والا۔

۵۹ اَلْمُبْدِیُٔ ایجاد کرنے والا۔

۶۰ اَلْمُعِیْدُ دوبارہ زندہ کرنے والا۔

۶۱ اَلْمُحْیِیْ پیدا کرنے والا۔

۶۲ اَلْمُمِیْتُ مارنے والا۔

۶۳ اَلْحَیُّ ہمیشہ زندہ رہنے والا۔

۶۴ اَلْقَیُّوْمُ ہمیشہ قائم رہنے والا۔

۶۵ اَلْوَاجِدُ غنی و بے پرواہ۔

۶۶ اَلْمَاجِدُ شرف و بزرگی والا۔

۶۷ اَلْوَاحِدُ اکیلا و تنہا۔

۶۸ اَلصَّمَدُ بے نیاز۔

۶۹ اَلْقَادِرُ طاقت و قدرت والا۔

۷۰ اَلْمُقْتَدِرُ اقتدار والا۔

۷۱ اَلْمُقَدِّمُ آگے بڑھانے والا۔

۷۲ اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے کرنے والا۔

۷۳ اَلْاَوَّلُ سب سے پہلا۔

٧٤ اَلْآخِرُ — سب سے آخری۔

٧٥ اَلظَّاهِرُ — حاضر وظاہر۔

٧٦ اَلْبَاطِنُ — پوشیدہ و باطن۔

٧٧ اَلْوَالِيُّ — کام بنانے والا، مالک۔

٧٨ اَلْمُتَعَالِيُّ — بلند مرتبہ والا۔

٧٩ اَلْبَرُّ — مہربان، احسان کرنے والا۔

٨٠ اَلتَّوَّابُ — توبہ قبول کرنے والا۔

٨١ اَلْمُنْتَقِمُ — سزا دینے والا بدلہ لینے والا۔

٨٢ اَلْعَفُوُّ — معاف کرنے والا۔

٨٣ اَلرَّؤُوْفُ — نہایت مہربان۔

٨٤ مَالِكُ الْمُلْكِ — تمام جہانوں کا مالک۔

٨٥ ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ — جلال و اکرام والا۔

٨٦ اَلْمُقْسِطُ — عادل۔

٨٧ اَلْجَامِعُ — جمع کرنے والا۔

٨٨ اَلْغَنِيُّ — سب سے بے نیاز، غنی۔

٨٩ اَلْمُغْنِيُّ — بے پرواہ کرنے والا۔

٩٠ اَلْمَانِعُ — روکنے والا۔

٩١ اَلضَّارُّ — نقصان پہنچانے والا۔

٩٢ اَلنَّافِعُ — نفع بخشنے والا۔

٩٣ اَلنُّوْرُ — روشنی دینے والا۔

٩٤ اَلْهَادِیُ — ہدایت دینے والا۔

٩٥ اَلْبَدِیْعُ — ایجاد کرنے والا۔

٩٦ اَلْبَاقِیُ — ہمیشہ باقی رہنے والا۔

٩٧ اَلْوَارِثُ — فنائے عالم کے بعد بھی زندہ و باقی رہنے والا۔

٩٨ اَلرَّشِیْدُ — راہنما۔

٩٩ اَلصَّبُوْرُ — صبر کرنے والا ہے (جو بندوں کی سرکشی اور گناہوں پر جلدی بدلہ نہ لے اور سزا نہ دے۔)

ایک وضاحت:

امام نووی رحمہ اللہ نے ''الأذکار'' میں لکھا ہے:

① ''اَلْمُقِیْتُ'' کے بجائے (١٠٠) ''اَلْمُغِیْثُ'' مدد کرنے والا۔

② ''اَلرَّقِیْبُ'' کے بجائے (۱۰۱) ''اَلْقَرِیْبُ'' قریب کرنے والا۔

③ ''اَلْمَتِیْنُ'' کے بجائے (۱۰۲) ''اَلْمُبِیْنُ'' واضح، بیان کرنے والا۔

بھی مروی ہے، اگرچہ مشہور ''اَلْمَتِیْنُ'' ہی ہے۔''[1]

ان ''اسمائے حُسنیٰ'' کو محض یاد کر لینا ہی کافی نہیں، بلکہ ان کے معانی کا جاننا، ان پر ایمان اور ان میں وارد ہونے والی صفاتِ حمیدہ اور عاداتِ فریدہ و مجیدہ پر حسبِ استطاعت عمل کرنا بھی مطلوب و مقصود ہے اور پھر اس کا ثمرہ جنت ہے۔

اسمائے حُسنیٰ قرآنِ کریم میں:

حدیث میں وارد ہونے والے ننانوے (۹۹) اسمائے حُسنیٰ میں سے اکثر قرآنِ کریم میں بھی وارد ہوئے ہیں، جب کہ قرآنِ کریم میں ان کے علاوہ دیگر اسمائے گرامی بھی موجود ہیں، جو اس حدیث میں نہیں ہیں۔ مثلاً:

سورۃ الفاتحہ میں:

(۱۰۴) اَلرَّبُّ پروردگار

[1] الأذكار للنووي (ص: ٨٥)

سورۃ البقرہ میں:

(۱۰۵) اَلنَّصِیْرُ مددگار۔

(۱۰۶) اَلشَّدِیْدُ سخت۔

(۱۰۷) اَلْاَحَدُ یکتا۔

(۱۰۸) اَلْکَافِیْ کفایت کرنے والا۔

(۱۰۹) اَلْمُحِیْطُ احاطہ کرنے (گھیرنے) والا۔

(۱۱۰) اَلْاِلٰہُ معبود۔

سُورت آلِ عمران میں:

(۱۱۱) اَلْقَائِمُ قائم رہنے والا۔

سُورۃ النساء میں:

(۱۱۲) اَلْغَافِرُ بخشنے والا۔

(۱۱۳) اَلْاَصْدَقُ بہت زیادہ سچ کہنے والا۔

سُورۃ المائدہ میں:

(۱۱۴) اَلْعَلَّامُ بہت زیادہ جاننے والا۔

سُورۃ الانعام میں:

(۱۱۵) اَلْفَاطِرُ پیدا کرنے والا۔

(۱۱۶) اَلْجَاعِلُ — بنانے والا۔

(۱۱۷) اَلشَّفِيْعُ — شفاعت کا مالک۔

(۱۱۸) اَلْاَعْلَمُ — زیادہ علم والا۔

(۱۱۹) اَلْعَالِمُ — جاننے والا۔

(۱۲۰) اَلْاَسْرَعُ — بہت تیز۔

(۱۲۱) اَلْفَالِقُ — پھاڑنے والا (دانے کو پھاڑ کر کونپل اور اندھیرے کو پھاڑ کر صبح کا اُجالا کرنے والا)۔

(۱۲۲) اَلْاَكْبَرُ — سب سے بڑا۔

(۱۲۳) اَلْمُخْرِجُ — نکالنے والا (مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ)۔

(۱۲۴) اَلسَّرِيْعُ — تیز۔

سُورۃ الاعراف میں:

(۱۲۵) اَلْمُرْسِلُ — بھیجنے والا (بجلیوں اور ہواؤں وغیرہ کو)۔

(۱۲۶) اَلْمُنَزِّلُ — اتارنے والا (کتاب وغیرہ کو)۔

(۱۲۷) اَلْمُتَوَلِّيْ — سرپرستی کرنے والا، نگہبان۔

سُورۃ الانفال میں:

(۱۲۸) اَلْمُوْهِنُ کمزور کرنے والا (کفار کی چالوں کو)۔

(۱۲۹) اَلْمَوْلٰی دوست و مددگار۔

سُورت یونس میں:

(۱۳۰) اَلْمُدَبِّرُ تدبیر کرنے والا (تمام کارِ جہاں کی)۔

(۱۳۱) اَلْکَاشِف کھولنے والا (تنگی کا مشکل کشا)۔

(۱۳۲) اَلرَّازِق روزی دینے والا۔

سُورت ھود میں:

(۱۳۳) اَلْعَاصِمُ بچانے والا۔

(۱۳۴) اَلْآخِذُ پکڑنے والا۔

(۱۳۵) اَلْقَرِیْبُ قریب والا۔

سُورت یُوسف میں:

(۱۳۶) اَلْمُسْتَعَانُ مدد کرسکنے والا۔

(۱۳۷) اَلْغَالِبُ غلبہ والا۔

(۱۳۸) اَلْحَافِظ حفاظت کرنے والا۔

سُورۃ الحجر میں:

(۱۳۹) اَلْخَلَّاقُ — پیدا کرنے والا۔

سُورۃ النحل میں:

(۱۴۰) اَلنَّاصِرُ — مددگار۔

(۱۴۱) اَلْاَعْلٰی — بلند مرتبہ۔

(۱۴۲) اَلْمُمْسِكُ — روکنے والا (بارش وغیرہ کو)۔

(۱۴۳) اَلْكَفِيْلُ — کفالت کرنے والا۔

سُورۃ الکہف میں:

(۱۴۴) اَلْمُرْشِدُ — ہدایت دینے والا۔

(۱۴۵) اَلْاَقْرَبُ — بہت زیادہ قریب والا۔

سُورت مریم میں:

(۱۴۶) اَلصَّادِقُ — سچ کہنے والا۔

سُورت طٰہٰ میں:

(۱۴۷) اَلْاَبْقٰی — بہت باقی رہنے والا۔

(۱۴۸) اَلدَّاعِیْ — پکارنے والا۔

سُورۃ الانبیا میں:

(۱۴۹) اَلْفَاعِلُ — کرنے والا۔

سُورۃ الشعرآء میں:

(۱۵۰) اَلشَّافِیُ — شفا بخشنے والا۔

(۱۵۱) اَلسَّاقِیُ — پلانے والا۔

(۱۵۲) اَلْمُطْعِمُ — کھلانے والا۔

سُورۃ القصص میں:

(۱۵۳) اَلرَّادُّ — لوٹانے والا۔

سُورۃ المومن میں:

(۱۵۴) اَلرَّفِیْعُ — بلند۔

(۱۵۵) اَلْقَابِلُ — قبول کرنے والا۔

سُورۃ الجاثیہ میں:

(۱۵۶) اَلنَّاصِرُ — مدد کرنے والا۔

سُورۃ القمر میں:

(۱۵۷) اَلْمَلِیْكُ — بادشاہ۔

سُورۃ الصف میں:

(۱۵۸) اَلْمُتِمُّ — پورا کرنے والا۔

سُورۃ الطلاق میں:

(۱۵۹) اَلْبَالِغُ — نافذ و جاری کرنے والا (اپنے امر و فیصلہ کو)

علامہ ابنِ حزم رحمہ اللہ کی تحقیق:

قرآنِ کریم اور حدیثِ شریف میں وارد ان اسمائے گرامی میں سے غالب اکثریت کو علامہ ابنِ حزم رحمہ اللہ نے بھی چوراسی (۸۴) اسمائے حُسنیٰ کے ضمن میں "المحلّٰی" میں ذکر کیا ہے اور بعض ایسے اسمائے مبارکہ بھی ذکر کیے ہیں جو گذشتہ صفحات میں درج نہیں ہوئے۔ مثلاً:

(۱۶۰)	اَلْاَعَزُّ	بہت زیادہ عزت والا معزز۔
(۱۶۱)	اَلسَّیِّدُ	آقا و مالک۔
(۱۶۲)	اَلسُّبُّوْحُ	ہر عیب سے پاک ومنزّہ۔
(۱۶۳)	اَلْوِتْرُ	یکتا وتنہا۔
(۱۶۴)	اَلْمِحْسَانُ	بہت احسان کرنے والا۔
(۱۶۵)	اَلْجَمِیْلُ	صاحبِ حسن و جمال۔
(۱۶۶)	اَلرَّفِیْقُ	دوست وساتھی۔
(۱۶۷)	اَلْمُسْعِرُ	بھڑکانے والا (آگ وغیرہ کو)۔
(۱۶۸)	اَلْمُعْطِیُ	عطاء کرنے والا۔
(۱۶۹)	اَلدَّھْرُ	زمانہ۔

الغرض! یہ محض ایک مختصر فہرست ہے حصر نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حُسنیٰ لامحدود ہیں اور ان میں سے معروف وہی ہیں، جو ترمذی شریف کے حوالے سے شروع میں ننانوے (۹۹) ذکر کیے گئے ہیں اور یہ وضاحت بھی کرتے جائیں کہ قرآنِ کریم سے لیے گئے اِن اسمائے حُسنیٰ میں سے بعض تو الف لام کے ساتھ وارد ہوئے ہیں، جبکہ بعض الف لام کے بغیر ہیں۔ جس کی سیاق وسباق کے لیے رعایت رکھی گئی ہے، جبکہ یہاں ہم نے چونکہ ہر اسم گرامی کو الگ لکھا ہے، اس لیے سب کے ساتھ الف لام لگا دیا ہے۔

اسمِ اعظم:

155- نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اِس دُعا مانگنے والے شخص نے اللہ تعالیٰ کے ''اسمِ اعظم'' کے ساتھ سوال کیا ہے اور اس اسمِ اعظم کے ساتھ جو شخص کوئی بھی دُعا کرے اللہ اس کی دُعا کو قبول

کرتا ہے اور اس کے ساتھ جو کچھ کوئی مانگے وہ دیتا ہے۔"

اور اُس آدمی نے یہ کہتے ہوئے دُعا کی تھی:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ»[1]

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، جب کہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبودِ برحق ہے تیرے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں تو یکتا و بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنم دیا نہ اُسے کسی نے جنم دیا اور جس کا کوئی ہم سر و ہم پلہ نہیں ہے۔"

156- ایک حدیث میں اسمِ اعظم ان الفاظ میں قرار دیا گیا ہے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا

---

[1] صحيح سنن أبي داود، صحيح سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٧٦٣) صحيح سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣١١١) مشكاة المصابيح (٢/ ٧٠٨)

أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَاحَيُّ يَاقَيُّومُ أَسْئَلُكَ...))

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، جب کہ ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے تو حنّان و منّان ہے، آسمانوں اور زمین بنانے والا ہے، اے جلال و اکرام والے! اے حی و قیّوم (زندہ و قائم رہنے والے) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں....''[1]

157- ایک حدیث میں ہے کہ اسمِ اعظم ان دو (۲) آیتوں میں ہے:

﴿وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾

[البقرة: ١٦٣]

''اور تمھارا معبودِ حقیقی ایک اللہ ہی ہے، اس کے سوا کوئی

[1] صحيح سنن أبي داود، صحيح سنن الترمذي، صحيح سنن النسائي، صحيح سنن ابن ماجه، مشكاة المصابيح (٢/ ٧٠٨، ٧٠٩)

معبودِ برحق نہیں، وہ بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔''

﴿الٓمّٓ ○ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾

[آل عمران:۱۔۲]

''الف، لام میم۔ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والا ہے۔''[1]

158- ایک حدیث میں ہے کہ اسمِ اعظم قرآنِ کریم کی تین سورتوں میں ہے:

''① سورۃ البقرۃ۔ ② سورت آلِ عمران۔ ③ سورت طٰہٰ۔''[2]

نبی اکرم ﷺ نے تو صرف تین سورتوں کا نام ہی لیا ہے، جبکہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے راوی

[1] صحيح سنن أبي داود، صحيح سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٦٦٤) صحيح سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٨٥٥) مسند أحمد، صحيح الجامع (١/ ١/ ٣٢٩) رقم الحديث (٩٩١) مشكاة المصابيح (٢/ ٧٠٩)

[2] صحيح سنن ابن ماجه، مشكل الآثار للطحاوي، السلسلة الصحيحة، رقم الحديث (٧٤٦) صحيح الجامع، رقم الحديث (٩٩٠)

قاسم ابو عبدالرحمن رحمہ اللہ (تابعی) فرماتے ہیں:

''میں نے ان سورتوں میں اسمِ اعظم تلاش کیا تو وہ ان آیات میں پایا:

1- ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴾

[البقرة: ٢٥٥، آية الكرسي]

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والا ہے۔''

2- ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴾ [آل عمران: ٢]

''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والا ہے۔''

3- ﴿ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ﴾ [طٰه: ١١١]

''اور ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والے کے سامنے سب جھکتے ہیں۔''

تو گویا ہر سہہ سورتوں میں ہی واردہ اسمائے حُسنٰی ﴿ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴾ ہی اسمِ اعظم پر مشتمل ہیں۔ غرض ان آیات و احادیث میں متعدد اسمائے گرامی آئے ہیں، جن کے ساتھ دُعا کرنا باعثِ قبولیت ہے۔ مختلف مواقع پر مختلف اسمائے حُسنٰی کے ساتھ

دُعا کرنا چاہیے۔ تاکہ اللہ کے یہاں جو بھی اسمِ اعظم ہے، اس کے ساتھ دُعا ہو جائے اور شرفِ قبول پائے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ.

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

ابو سلمان محمد منیر قمر نواب الدین

اُم القیوین

مُتحدہ عرب امارات

[حال مقیم الخبر سعودی عرب]

لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين

مچھلی کے پیٹ میں

تالیف

ڈاکٹر محمد بن عبدالرحمن العریفی حفظہ اللہ

ترجمہ

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ناشر

مکتبہ کتاب و سنت
ریحان چیمہ - ڈسکہ

ام القریٰ پبلی کیشنز
سیالکوٹ روڈ، گوجرانوالہ

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾

بے شک ہم ہی نے یہ نصیحت نازل کی ہے اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

عظمتِ قرآن

تالیف

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ناشر

مکتبہ کتاب و سنت
ریحان چیمہ۔ ڈسکہ

ام القریٰ پبلی کیشنز
سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ

خطباتِ جمعہ اور دروسِ مساجد کے لیے راہنما کتاب
سال بھر کی ترتیب کے ساتھ

خطباتِ حرمین

أصحاب الفضيلة

فضيلة الشيخ ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذيفی حفظه الله
فضيلة الشيخ ڈاکٹر حسين بن عبد العزيز آل شيخ حفظه الله
فضيلة الشيخ صلاح بن محمد البدير حفظه الله
فضيلة الشيخ ڈاکٹر عبد البارى الثبيتي حفظه الله
فضيلة الشيخ ڈاکٹر عبد المحسن القاسم حفظه الله

ترجمہ و تفہیم
فضیلۃ الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ

تحقیق و تخریج
حافظ شاہد محمود
فاضل مدینہ یونیورسٹی

ناشر

مکتبہ کتاب و سنت
ریحان چیمہ۔ ڈسکہ

ام القریٰ پبلی کیشنز
سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ

جادو کا آسان علاج

جو آپ خود بھی کر سکتے ہیں

تالیف
فضیلۃ الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ

جمع و ترتیب
محترمہ ام طلحہ نبیلہ قمر حفظہا اللہ

تحقیق و تخریج
حافظ شاہد محمود
فاضل مدینہ یونیورسٹی

ناشر

مکتبہ کتاب و سنت
ریحان چیمہ، ڈسکہ

ام القریٰ پبلی کیشنز
سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ

احکام القرآن

قرآن مجید میں احکامات و ممنوعات

ترتیب وتدوین

ام عبدالمتین عظمت فاطمہ

تقدیم، تہذیب واضافہ

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ناشر

مکتبہ کتاب و سنت
ریحان چیمہ ڈسکہ

ام القریٰ پبلیکیشنز
سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ



مکتبہ کتاب و سنت ریحان چیمہ ڈسکہ